ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
جنوری 2018ء

کیا کھویا اور کیا پایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالِ نو کے موقع پر ایک فکرانگیز ارشاد

غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کیا کھویا اور کیا پایا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۲۰ جنوری ۲۰۱۷ء، صفحہ ۸)

سالِ نو کے موقع پر حضور انور کا بصیرت افروز پیغام

نئے سال کا آغاز جائزے اور دعا سے کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ دسمبر ۲۰۱۶ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے ۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شوروغل نہیں ہوتا ۔ ...

ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارک باد وں اور دنیا داری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ بھی نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ ...

ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو ۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو ۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۲۰ جنوری ۲۰۱۷ء، صفحہ ۸)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 1

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	نصرتِ الٰہی۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ازمکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن	6
☆	مسجد بیت الفتوح کے ایک حصہ کی تعمیرِ نو : حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت مالی تحریک	14
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	15
☆	دعا کی اہمیت اور آداب ازمکرم عبدالحق شاکر صاحب	35
☆	ونڈسر میں یادگارِ امن (Peace Monument) ایک شاندار تقریب ازمکرم پروفیسر محمد اعظم نوید صاحب	36
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	41
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	
☆		
☆		

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا ۙ o قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا ۙ o اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

وَالنَّھَارِ اِذَا جَلّٰھَا ۙ o اور دن کی جب وہ اس سورج کو خوب روشن کردے۔

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰھَا ۙ o اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے۔

(سورۃ الشمس 91:2-5)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

(سنن ابن ماجه ، جلد سوم۔ کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها ۔ نمبر شمار 4068 ، صفحه 474)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی ۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا ☆ جب وہ طلوع ہوگا تو لوگ اس کو دیکھ لیں گے اور جو شخص اُس وقت ایمان لائے گا اُس کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہ اِس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔

☆ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 305)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا
سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا

’’آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔...

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 304-305)

سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وہ مضمون بھی بیان فرمایا ہے جس کو مالی قربانی کرنے والے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر اس میں آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ شامل ہیں جنہوں نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کر کے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کی کوشش کی۔

ایک صحابیؓ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ مسجد نبوی کے قریب میرا ایک باغ ہے جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آج میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتا ہوں۔ آج ان قربانیوں کو دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت زندہ رکھے ہوئے ہے اور احمدی اپنے مالوں میں سے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی ہوئی تعلیم اور پرورش کا نتیجہ ہے۔

ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیزوں کو خرچ نہ کرو گے۔ پس احمدی اس روح کے ساتھ قربانی بھی کر رہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر بھی دے گا اور ان کے اموال میں برکت بھی دے گا۔

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس شخص نے پاک کمائی میں سے ایک کھجور بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اس کو بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ آج بھی احمدی ان چیزوں کا تجربہ کر رہے ہیں۔

کیمرون کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی جو پچھلے سال بے روزگار تھے اور کافی غربت کا سامنا تھا۔ ایک دن مسجد میں انہوں نے چندہ تحریک جدید کے بارہ میں سنا تو ان کی جیب میں 10,000 فرانک تھے جو انہوں نے چندہ میں دے دیئے۔ کچھ دن بعد وہ واپس آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا چندہ قبول کر لیا ہے اور ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے ایک لاکھ فرانک کی نوکری دی ہے جو میرے چندہ سے دس گنا زیادہ ہے۔ اس لئے اب میں اپنے پہلے ماہ کی تنخواہ بھی اس راہ میں پیش کروں گا۔

کینیڈا کے امیر جماعت لکھتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر جو پارٹ ٹائم کام کر رہی تھیں، ان کو چندہ تحریک جدید کے لئے ایک ماہ کی آدھی رقم پیش کرنے کے لئے توجہ دلائی گئی تو انہوں نے کچھ رقم کا وعدہ کیا لیکن اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ اگر فل ٹائم نوکری مل جائے تو وہ پوری تنخواہ پیش کریں گی۔ اس کے فوراً بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو فل ٹائم نوکری مل گئی جس کی تنخواہ پانچ ہزار ڈالر تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظارے ہم جماعت کی ابتدا سے دیکھ رہے ہیں۔ احمدیوں کی اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ ہے جو مساجد کی تعمیر، لٹریچر، جامعات وغیرہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے اور ان سب چیزوں کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی بھی جزو ایمان ہے۔ اس لحاظ سے سکول، ہسپتال وغیرہ بھی مخلصین کی قربانیوں سے چلتے ہیں۔ اللہ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے مخلصین پیدا ہوتے چلے جائیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال پیش کرنے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عام طریق کے مطابق میں آج تحریک جدید کے 84ویں سال کا اعلان کرتا ہوں، 83ویں سال کے کوائف درج ذیل ہیں:

کل رقم 1 کروڑ 25 لاکھ 80 ہزار پاؤنڈ۔ یہ وصولی پچھلے سال سے 15 لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ کل شاملین 16 کی تعداد لاکھ سے زیادہ ہے جو پچھلے سال کی نسبت دو لاکھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے اموال میں بے انتہا برکت ڈالے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کے لئے خصوصاً اور عام طور پر پوری دنیا کے بااختیار احمدیوں کو مسجد بیت الفتوح کی تحریک فرمائی۔ دو سال قبل مسجد بیت الفتوح کے کچھ حصہ میں آگ لگی تھی اور اب اس کی ازسرنو تعمیر کے لئے تقریباً 11 ملین پاؤنڈ خرچ ہوں گے جس میں سے آدھی رقم تو پہلے سے موجود ہے اور باقی رقم کے لئے جماعت میں عام تحریک کی جاتی ہے۔ اپنے وعدے تین سال میں پورے کریں لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال ہی میں مکمل کریں۔

آخر پر حضور انور نے عادل حمید صاحب آف یمن کی نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ موصوف نمازوں کے پابند تھے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ دین کی اہمیت اور جماعت سے مضبوط تعلق کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 10 نومبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر معاملہ میں عدل قائم کرنے کی تلقین کی ہے لیکن آج عام مسلمانوں اور علماء میں یہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے۔ مثلاً گھریلو معاملات میں اپنے حقوق لینے کے لئے سچائی سے کام نہیں لیتے اور عدالت میں جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اس طرح قومی سطح پر برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں اور ہر مرحلہ پر انصاف کے معیاروں کو روندا جاتا ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خیر امت ہیں لیکن وہ

ایسی صورت میں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کریں۔ پس حالات جیسے بھی ہوں مومن کی گواہی ہمیشہ سچی اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے۔ اور یہ اسی وقت ہی ہوگا جب اس کا ایمان پکا ہوگا۔ یہ اسی وقت ہی ہوگا جب انسان ضرورت پڑنے پر اپنے یا اپنے والدین یا اپنے خاندان کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

افسوس اس بات کا ہے بعض اوقات ہم میں بھی ایسی باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً قضا یا لین دین کے معاملات۔ بعض دین کا علم رکھنے والے بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارے تمام اعمال ہمارے سامنے رکھے جائیں گے۔ جس امام کو ہم نے مانا ہے انہوں نے تو انصاف کے اعلیٰ معیار کی مثال ہمارے لئے قائم کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ذکر ہے کہ جوانی کے زمانہ میں ایک مقدمہ میں آپؑ نے اپنے والد کے خلاف گواہی دی باوجود اس کے کہ وکیل نے آپؑ کو بتایا تھا کہ اس طرح آپ کیس ہار جائیں گے۔ اور کیس ہارنے کے بعد آپ ایسی مسکراہٹ سے نکلے کہ گویا آپ نے کیس جیت لیا ہو۔ پس ایسی اعلیٰ مثال ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔

مثلاً بعض لوگ کمائی کو چھپا کر ٹیکس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پکڑے جانے پر اپنی بھی اور جماعت کی بھی بے عزتی کا موجب بنتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق رکھیں تو اللہ تعالیٰ بہترین رزق عطا فرمانے والا ہے۔

اسی طرح بعض لوگ رشتہ کے معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ بعض لوگ طلاق کے بعد ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بول کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نہایت غلط باتیں ہیں۔

بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے کسی سے زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔ مومن کا کام تو یہ ہے کہ ہر معاملہ میں امن اور انصاف کی مثال کو قائم کرے۔ آج کل مسلمانوں کی ناانصافیوں کو مغرب میں بہت اچھالا جاتا ہے کہ کس طرح مسلمان ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں اور حکمران اپنے ہی لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور پھر یہاں مغربی ممالک میں آ کر بھی بعض ظلم کرتے ہیں اور اس کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے لوگوں پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ اس ظلم میں بھی اصل قصوروار مسلمان ہی تھے۔ پس اس طرح یہ دشمنیاں بڑھتی جائیں گی۔ یہ بات قرآن کریم کی اس تعلیم کے خلاف ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ لیکن افسوس کہ آج کل کے علماء نے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم ان لوگوں کو بتائیں اور آنحضرت ﷺ کا حقیقی اسوہ بیان کریں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بعض مسلمانوں کو خبر گیری کے لئے بھیجا۔ حرم کے علاقہ میں بعض لوگوں نے ان کو دیکھ لیا۔ اس ڈر سے کہ یہ لوگ دوسروں کو بتا دیں گے مسلمانوں نے دو لوگوں کو قتل کر دیا۔ مقتولین کے لوگ شکایت کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم لوگ بھی ظلم کرتے رہے ہو بلکہ کہا کہ ہاں تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اور دستور کے مطابق مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے گا۔ اور ان صحابہؓ سے خفا ہوئے۔

پس وہ معیار جن پر ہم نے چلنا ہے اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا۔ اور ان معیاروں کو قائم کئے بغیر ہم حقیقی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ورنہ غیر ہمیں کہیں گے کہ پہلے اپنے معاملات تو درست کرو۔

اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلنے والے ہوں اور دوسروں کے لئے انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

حضور انور نے مکرم حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر کے نماز جنازہ کا اعلان فرمایا۔ موصوف موصی تھے اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ 1953ء میں موصوف اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ کینیڈا آنے کے بعد 2006ء تک مدیر احمدیہ گزٹ بھی رہے۔

آپ کے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی ارشاد

آپ کی طرف سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نومبر 2017ء کا شمارہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اس میں اچھے علمی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور آپ کی کوششوں میں آئندہ بھی برکت ڈالتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا آپ کے سب معاونین کا ہر لحہ حامی و ناصر ہو۔

نیا سال بہت مبارک ہو

(مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب)

خدا کرے کہ ہر کسی کو راحتیں نصیب ہوں
محبتوں کی دولتیں ، رفاقتیں نصیب ہوں

خدا کرے کہ ہر کسی کی زندگی گلاب ہو
یہاں بھی کامران ہو، وہاں بھی کامیاب ہو

خدا کرے مسافروں کو ہر گھڑی امان ہو
جہاں بھی دھوپ ہو گرمی وہیں پہ سائبان ہو

خدا کرے کہ بیٹیوں کو نیک ہم سفر ملیں
سدا سکھی رہیں جہاں ، وہ شادماں گھر ملیں

خدا کرے گلی گلی میں رحمتیں نزول ہوں
جہاں جہاں بھی خار ہیں وہاں وہاں پہ پھول ہوں

خدا کرے مرے وطن کی رونقیں بحال ہوں
اجاڑتے ہیں جو اسے وہ ہاتھ پامال کریں

خدا کرے کہ شر پسند لوگ ہم سے دور ہوں
ہوں آس پاس وہی جو باعث سرور ہوں

خدا کرے کہ درد سے کوئی نہ بے قرار ہو
مریض کو طبیب کا کبھی نہ انتظار ہو

معاملات زندگی کچھ اس طرح عجیب ہوں
اگر مریض ایک ہو تو ساتھ دو طبیب ہوں

خدا کرے وفاؤں کا ہر ایک کو صلہ ملے
کوئی اگر غزل کہے تو داد بے پناہ ملے

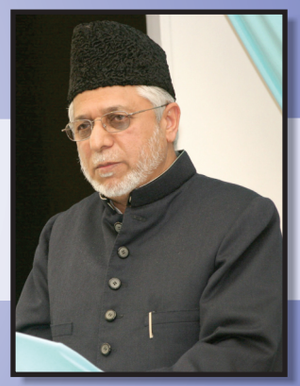

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء

نصرتِ الٰہی۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد لندن نائب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 51 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر تیسرے اور آخری روز 30 جولائی 2017ء کو چوتھے اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد لندن نائب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی۔ آپ نے 'نصرتِ الٰہی ۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت' کے موضوع پر حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمشائر، یوکے میں نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ o (سورۃ المومن 40:52)

ابتدائیہ:

میری تقریر کا عنوان ہے۔

نصرتِ الٰہی ۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس مضمون کے حوالہ سے ایک بنیادی آیت ہے۔ ترجمہ ہے:

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس آیت کا مضمون اس طرح بیان فرمایا ہے:

ہمارا قانون قدرت یہی ہے کہ ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان داروں کو دنیا اور آخرت میں مدد دیا کرتے ہیں۔

(تفسیر مسیح موعودؑ ۔ جلد سوم، صفحہ 199)

پھر آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقی معاون اور ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان ہے نِعم المولی ونعم الوکیل و نِعم النصِیر

(تفسیر مسیح موعودؑ۔ جلد سوم، صفحہ 199)

خالقِ کائنات رب العالمین کی سب مقدس صفات کی طرح نصرتِ الٰہی کا مضمون بھی بے انتہا وسعت کا حامل ہے۔ وقت کا ہر لمحہ اور کائنات کا ہر گوشہ اس نعمتِ خداوندی پر شاہدِ ناطق ہے۔ قرآن مجید کی بیسیوں آیات میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ (سورالرحمٰن 30:55) کے مطابق نصرتِ الٰہی کے جلوے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی غیبی حفاظت، شفایابی، دستگیری اور قبولیتِ دعا کے رنگ میں اور کبھی مخالفین کی ذلت اور رسوائی اور عذاب کے رنگ میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم میں فرمایا ہے:

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر حسِ رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہوجاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ۔ ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

انبیائے کرام کے زمانہ میں نصرتِ الٰہی

انبیائے کرام کی زندگیوں میں نصرت الٰہی کے جلوے مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَ غْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (سورۃ المجادلہ 22:58) کے مطابق مخالفین کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود انبیائے کرام اپنے مقاصدِ بعثت میں کامیاب و کامران ہوتے رہے اور مخالفین نے ہمیشہ ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھا۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت یونس، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دیگر انبیائے کرام کی مثالیں قرآن کریم میں بار بار بیان ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ سب نبیوں اور ان کے متبعین کے سروں پر سایہ فگن رہی۔

جب ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا بابرکت دور آیا تو مشکلات کے عظیم پہاڑوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی جلوہ گری بھی ایک غیر معمولی عظمت اور شان سے ظاہر ہوئی۔ حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ نورِ علیٰ نور کا منظر پیش کرتا رہا۔ اعلان نبوت کے بعد مکہ میں ظلم و ستم کا دور آیا۔ مکہ سے ہجرت کا نازک مرحلہ آیا۔ غارِ ثور میں پناہ کے دوران انتہائی خطرناک صورت پیدا ہوئی، احد اور دیگر غزوات کے میدانوں میں، یہودیوں کی طرف سے زہر کھلانے کی مذموم کوشش کے وقت، الغرض ہر موقعہ پر غالب اور مقتدر خدا کی تائید و نصرت کا سایہ آپ کے سر پر رہا اور وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس (سورۃ المائدہ 68:5) کی بشارت آپ کے ساتھ رہی اور آپ ﷺ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا o (سورۃ النصر 3:110) کا نظارہ دیکھ کر فائز المرام اس دنیا سے رخصت ہوئے!

مسیح پاک کی آمد کا مقصد

دہریت و الحاد کی تاریکیوں میں غرق اِس تاریک دور میں حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بنیادی مقصد ہستی باری تعالیٰ کا اِثبات اور خدا نمائی ہے۔ آپؑ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کے فیضان کی برکت سے دنیا کو دائمی نجات اور روحانی احیائے نو کی نوید سناتے ہوئے فرمایا:

میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات ۔ جلد 2، صفحہ 311)

آپؑ فرماتے ہیں:

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 619)

آپؑ نے مزید فرمایا:

اس نے مجھے بھیج کر ارادہ کیا ہے کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا منہ بند کر دے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 620)

اس بلند مقصد کی تکمیل کے لئے خدائے قادروتوانا نے اس غلامِ صادق کو رسول مقبول ﷺ کی محبت میں کلیۃً فنا ہوجانے کی برکت سے غیر معمولی تائیدات اور دم بدم نازل ہونے والی نصرتِ الٰہی کی دولت سے نوازا۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے:

میں اس کی تائیدوں کا ایک زندہ نشان ہوں۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 251)

مامورِ زمانہ مسیح دوراں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی ساری کی ساری زندگی تائیداتِ الٰہیہ اور نصرتِ الٰہی کا ایک بحرِ ذخار تھی۔ آپؑ نے اپنی زندگی کا کیا خوب نقشہ بیان فرمایا ہے۔

آپؑ کا شعر ہے:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا سایہ آپؑ کے سر پر رہا۔ اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ o (سورۃ الصفت 173:37) کا خدائی وعدہ بار بار پورا ہوا۔ ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ آپؑ کا معین و مددگار اور محافظ رہا اور سارے دشمن مل کر بھی آپؑ کی راہ میں روک نہ بن سکے۔ آپؑ نے خود فرمایا ہے:

’’خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ ان لوگوں نے میرے ہلاک کرنے کے لئے تدبیریں تو ہر ایک قسم کی کیں مگر کچھ بھی پیش نہ گئی۔ ... زمین میری دشمنی کے جوش سے یوں بھر گئی جیسا کہ کوئی برتن زہر سے بھرا جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے حملوں سے میری عزت کو محفوظ رکھا۔ ... جس کی آنکھیں ہیں دیکھے کہ کیا یہ خدا کے کام ہیں یا انسان کے؟‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 464-461)

مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کس جلال سے فرمایا:

’’تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بیکس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادت مند کر دیا۔... میں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور میں اس کے پروف دیکھنے کے لئے اور کتاب کے چھپوانے کے لئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا اور نہ میں کوئی حیثیت قابل تعظیم رکھتا تھا۔... وہ پادری خود حیرانی سے پیشگوئیوں کو پڑھ کر باتیں کرتا تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائے گا۔ پر چونکہ وہ باتیں خدا کی طرف سے تھیں میری نہیں تھیں اس لئے وہ اپنے وقت میں پوری ہوگئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 80-79)

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

برکت کے طور پر نصرتِ الٰہی اور تائیدات خداوندی کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

پولیس ہتھکڑیاں لیکر دروازہ پر... مگر ایسا نہ ہوگا

1899ء کی بات ہے۔ ایک موقعہ پر پولیس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی کے لئے اچانک آ گئی۔ قبل از وقت اس کا کوئی پتہ اور خبر نہ تھی اور نہ ہوسکتی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے کہیں سے سن لیا کہ پولیس وارنٹ اور ہتھکڑی سمیت آ گئی ہے۔ میر صاحب حواس باختہ .... حضرت صاحب کو یہ خبر کرنے دوڑے گئے اور غلبہ رقت کی وجہ سے بصد مشکل اس ناگوار خبر کے منہ سے برقع اتارا۔ (حضرت اس وقت) کتاب نور القرآن لکھ رہے تھے اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون درپیش تھا۔ سر اٹھا کر اور مسکرا کر فرمایا:

میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔

پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا:

مگر ایسا نہیں ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ ... اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا۔

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 306-305۔ ایڈیشن 1984 لندن)

نصرت الٰہی اس قادرانہ رنگ میں ظاہر ہوئی کہ پولیس کسی کاروائی کے بغیر واپس چلی گئی۔

معجزانہ شفایابی کا واقعہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بیماری اور اس سے شفایابی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ o (سورۃ الشعرا 81:26) کے مطابق ہستی باری تعالیٰ کا ایک اعجازی نشان ہے۔ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت اقدس علیہ السلام کو خارش کی بہت سخت شکایت ہوگئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔ لکھنا یا دوسری ضروریات کا سرانجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دور نہ ہوتی تھی۔... ایک دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عصر کے قریب کا وقت تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؑ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں مگر آپ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔... میں نے جرأت کر کے پوچھا کہ حضور آج خلاف معمول آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں ایک معصیت کا خیال گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور ادھر صحت کا یہ حال ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اس پر مجھے الہام ہوا:

ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے

اس سے میرے قلب پر بے حد رقت اور ہیبت طاری ہے کہ میں نے ایسا خیال کیوں کیا۔ ادھر تو یہ الہام ہوا مگر جب اٹھا تو ہاتھ بالکل صاف ہوگئے اور خارش کا نام و نشان نہ رہا۔ ایک طرف اس پُر شوکت الہام کو دیکھتا ہوں۔ دوسری طرف اس فضل اور رحم کو، تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر انتہائی جوش پیدا ہوگیا اور بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔

(تذکرہ مطبوعہ 2004ء۔ ایڈیشن چہارم، صفحہ 685-686)

نصرتِ الٰہی کا جلوہ۔ حفاظت کی صورت میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

ایک رات میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا اور اس کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ آدمی اور بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹِک ٹِک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک محسوس ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی چوہا ہوگا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر ویسی آواز آئی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے۔ (حیاتِ طیبہ از شیخ عبدالقادر سوداگر مل، صفحہ 19)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے زمانے کا ایک ایمان افروز

واقعہ یاد کرنے کے لائق ہے۔

ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا۔ اس وقت وہ حوالہ حضرت کو یاد نہیں تھا اور نہ آپ کے خادموں میں سے کسی اور کو یاد تھا لہٰذا شماتت کا اندیشہ پیدا ہوا۔ مگر حضرت صاحب نے بخاری کا ایک نسخہ منگوایا اور یونہی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق الٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا کہ لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق الٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا۔ اسی لئے میں ان کو جلد جلد الٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا کہ سوائے اس جگہ کے کہ جس پر حوالہ درج تھا باقی تمام جگہ آپ کو خالی نظر آئی۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، صفحہ 2-3 مطبوعہ 1935ء)

اللہ کی قدرت سے دل کی خواہش پوری ہوگئی!

قادرِ مطلق خدا تعالیٰ کا سلوک اپنے پیاروں سے بہت خاص قسم کا ہوتا ہے۔ وہ ان کے دلوں میں چھپی ہوئی خواہشات کو بھی اپنی قدرت اور تصرف سے پوری کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ قادیان سے گورداسپور جاتے ہوئے بٹالہ میں ٹھہرے۔ وہاں ایک ناواقف شخص... نے کچھ پھل آپ کو بطور تحفہ دیئے۔ ان میں انگور بھی تھے۔ آپ نے انگور کھائے اور فرمایا:

ابھی میرا دل انگور کو چاہتا تھا۔ سو خدا نے بھیج دیئے۔

(سیرت المہدی، جلد اول، صفحہ 28، مطبوعہ 1935ء)

غیر معمولی حالات میں نصرتِ الٰہی کے بکثرت واقعات کے حوالہ سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

میں اپنے ذاتی تجربوں کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 16۔ 1984ء ایڈیشن، لندن)

نصرتِ الٰہی کی وسعت اور مبارک نوید

نصرتِ الٰہی کی وسعت کو جاننے کے لئے یہ آیت کریمہ ہماری راہنما ہے۔ فرمایا:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ الروم 30:48)

اس آیت کے حوالہ سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے:

ابتدا سے یہی مقرر ہے کہ مومنوں کی مدد کرنا ہم پر ایک حق لازم ہے۔ (تفسیر مسیح موعودؑ، جلد سوم، صفحہ 20)

پھر فرمایا:

جب وہ (خدا) خود ایک وعدہ کرتا ہے تو اس وعدہ کا پورا کرنا اپنے پر ایک حق ٹھہرا لیتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ تفسیر مسیح موعود، جلد سوم، صفحہ 21)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کس قدر خوشی اور امید کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسی دنیا میں بھی ملتی ہے اور اسی دنیا میں نصرت اور تائید کا ملنا آخرت کی نصرت پر ایک قوی دلیل ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ یہ نصرت اور تائید ہر مومن مخلص کو ملتی ہے۔ اگر صرف انبیا علیہم السلام کے ساتھ یہ مخصوص ہوتی تو البتہ عام مومنوں کے لئے کس قدر دل شکن بات ہو سکتی تھی۔ مگر خدا کا یہ کس قدر احسان ہے کہ فرمایا۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (یعنی ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اس دنیا میں مدد کرتے ہیں۔) ... یہ نصرت عجیب عجیب طور پر اپنا ظہور کرتی ہے کیونکہ اس نصرت سے اللہ کی ہستی کا ثبوت، ماموریں اللہ کی صداقت اور اللہ کے دوسرے وعدوں کی تصدیق کی ایک دلیل ہوتی ہے اور ایک عظیم الشان حجت ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے قائم کی جاتی ہے۔

(حقائق الفرقان، جلد 3، صفحہ 524-525)

نصرتِ الٰہی اور قبولیتِ دعا کا تعلق

نصرت الٰہی اور قبولیت دعا کے تعلق کے نکتہ معرفت کی وضاحت میں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (سورۃ النمل 27:63) پھر جب کہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثارِ صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے۔... اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔

(تفسیر مسیح موعود، جلد دوم، صفحہ 385)

ایک اور موقع پر آپؑ نے فرمایا:

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں سے پہچانا جاتا ہے۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء۔ لندن)

واقعات کی دنیا میں

آیئے اب واقعات کی دنیا میں اتر کر دیکھتے ہیں کہ نصرتِ الٰہی کس کس طرح مومنوں کی زندگیوں میں اپنا جلوہ دکھا کر ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔

حفاظتِ خداوندی کا حیران کن واقعہ

جماعت کے ایک مخلص اور فدائی ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ترک بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ آپ کی نیک شہرت اور ہر دلعزیزی بعض لوگوں کو بالکل پسند نہ تھی۔ احمدیت کا بہانہ بنا کر چند لوگوں نے ... آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ایک رات اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے وہ لوگ مسلح ہو کر آپ کے مکان پر پہنچ گئے۔ جب ان کے نوکر نے انہیں دیکھا، تو دروازہ نہ کھولا۔ مگر آپ نے ان کی نیت کو دیکھ کر نوکر سے کہا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بیٹھک میں بٹھاؤ۔ نوکر نے ایسا ہی کیا۔ اتنے میں ڈاکٹر صاحب موصوف بھی تیار ہو کر بیٹھک میں تشریف لے آئے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تم مجھے قتل کرنے کے لئے ہی آئے ہو نا! تو مجھے دو رکعت نماز نفل پڑھ لینے دو، اس کے بعد تم جو چاہو کر لینا۔ چنانچہ آپ نے ان کی اجازت کیساتھ وہیں نفل پڑھنے شروع کر دیئے۔ ابھی آپ سجدہ میں ہی تھے کہ ان لوگوں کو خدا جانے کیا خیال آیا کہ سب اٹھ کر چلے گئے۔ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے غیبی ہاتھ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو ان کی دست برد سے بچا کر قدرت کا نشان دکھایا۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 ستمبر 1973ء)

موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی کا کیسا ایمان افروز نظارہ دنیا نے دیکھا!

غیر معمولی تصرف الٰہی کا واقعہ

آسمانی حفاظت کے محیر العقول واقعات ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہوتے ہیں۔ ایک اور مثال عرض کرتا ہوں۔

یہ واقعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک صحابی حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالویؓ کا ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپؓ جب اپنے وطن واپس لوٹے تو آپؓ کے علاقہ کے لوگ

آپؓ کے سخت مخالف ہوگئے، اور قتل کی دھمکیاں دینے لگے۔ بالآخر ان لوگوں نے ایک دن آپؓ کو واقعی قتل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ آپؓ کی نواسی بیان کرتی ہیں:

ایک بار قریبی دیہات سے لوگ اس نیت سے اکٹھے ہوگئے کہ آپ کو قتل کردیں۔ آپ نے ان کو کہا کہ اگر مارنے ہی آئے ہو، تو میں دونفل پڑھ کر دعا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ قریبی مسجد میں چلے گئے۔ وہاں دعا میں ایسے مشغول ہوئے کہ آپؓ کو وقت گزرنے کا احساس تک نہ رہا۔ باہر لوگوں نے سمجھا کہ شاید آپؓ ڈر گئے ہیں۔ جب کافی دیر کے بعد آپؓ باہر نکلے، تو ایک گھوڑ سوار آتا دکھائی دیا۔ اس نے للکار کر کہا کہ اس شخص کو کوئی ہاتھ تک نہ لگائے۔ وہ شخص اتنا بارعب معلوم ہوتا تھا کہ مجمع یہ سنتے ہی منتشر ہوگیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جان محفوظ رہی۔

(بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16 اپریل 2001ء)

نصرتِ الٰہی پر ایک دہریہ کا اعتراف

مکرم محترم شیخ محمد حسن صاحب مرحوم آف لندن اپنا ایک ایمان افروز تجربہ بیان فرماتے ہیں:

میرے ساتھ یعقوب نامی ایک شخص کام کرتا تھا۔ دہریہ خیالات کا تھا، اللہ کی ذات سے منکر تھا۔ اس کی شوخیاں حد سے بڑھنے لگیں۔ ایک دن طنز سے مجھے کہا کہ دیکھو کتنی گرمی ہے، تم اپنے خدا سے کہو کہ بارش برسادے۔ میں نے اسے بہت سمجھایا کہ ہم دعا کرسکتے ہیں مگر حکم نہیں دے سکتے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں دعا شروع کردی، اس رات بادل آئے مگر برسے بنا چلے گئے۔ مجھے یقین تھا کہ آج جاتے ہی دوبارہ مجھے طعنہ دیا جائے گا۔ وہی ہوا، جاتے ہی مجھے وہی شخص ملا اور بار بار اس کا اصرار تھا کہ تمہارا خدا گرجا تو بہت مگر برسا نہیں۔ اس نے میرا وہاں بیٹھنا مشکل کردیا۔

دن کے گیارہ بجے تھے میں اٹھ کر باہر چلا گیا۔ شدید گرمی تھی۔ میں نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو اس کی غیرت کا واسطہ دے کر التجا کی کہ اے خدا وہ دہریہ تیری ذات کا منکر ہے اور مجھے طعنہ دیئے جارہا ہے۔ تو اس کا منہ بند کر۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ میری عاجزی کو ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ نہ جانے کہاں سے آسمان پر بادل آئے اور میرے چہرے پر بارش کے قطرے گرنے لگے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ وہ اس ہلکی بارش کو تو نہیں مانے گا پھر کیا تھا۔ نہایت زوردار بارش ہوئی اور زوردار ہوا کے جھکڑ چلے۔ دہریہ اس وقت برآمدہ میں بیٹھا تھا اور بارش اور ہوا کا زور اس کے منہ پر جا کر لگ رہے تھے۔ جس پر وہ بے اختیار بول اٹھا۔ میں مان گیا کہ تمہارا خدا زندہ خدا ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا یہ خدا صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کا ہی ہوسکتا ہے! (روزنامہ الفضل ربوہ۔3 مئی 2006ء)

ایک ناقابل فراموش واقعہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: **الرویا الصالحة یرا ھا المسلم او تری له** (سنن ابن ماجہ۔ باب الرویا الصالحہ) کہ مسلمان کبھی خود سچی خوابیں دیکھتا ہے اور کبھی کسی دوسرے کو اس کے بارہ میں خواب دکھائی جاتی ہے۔

اس حدیث نبوی کے حوالہ سے ڈنمارک کے ایک بزرگ احمدی نوح سوینڈ ہینسن صاحب مرحوم کا ایک ایمان افروز واقعہ قابلِ ذکر ہے۔ یہ عاجز جاپان میں خدمت پر مامور تھا کہ ایک دوست لندن سے میرے پاس آئے۔ چند روز قیام کے بعد ربوہ گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ انہوں نے میرے ساتھ ٹوکیو میں ہونے والی باتوں کا ذکر کیا جس پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لکھا کہ آپ کی جو باتیں ان سے ہوئی ہیں فوری طور پر لکھ کر بھجوائیں۔ اس خط نے مجھے ہلا کر رکھ دیا کیونکہ خط کا مضمون اور انداز ہی ایسا تھا کہ کوئی بات حضور کو سخت ناگوار گزری ہے۔ رات بڑے ہی کرب سے گزری۔

صبح ہوتے ہی میں نے ساری گفتگو پوری تفصیل سے لکھ کر حضور کو بھجوادی اور دن گننے لگا کہ کب حضور کی طرف سے جواب موصول ہوتا ہے۔ انتظار کا ایک ایک لمحہ گزرنا مشکل ہو رہا تھا۔ چند روز بعد ہینسن صاحب کی طرف سے ڈنمارک سے ایک خط موصول ہوا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ٹوکیو کے بازار Ginza میں جارہا ہوں۔ زمین پر ایک کاغذ دیکھا۔ میں نے اٹھا لیا۔ ساری عبارت اجنبی زبان میں تھی۔ صرف ایک فقرہ انگریزی میں لکھا تھا:

Your Case is All Right

انہوں نے لکھا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس خواب کا مطلب کیا ہے؟ چونکہ اس خواب کا تعلق جاپان سے ہے اور جاپان میں صرف آپ کو ہی ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے آپ کو لکھ رہا ہوں۔

میں تو یہ خط پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگیا اور پھر چند روز کے اندر اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی طرف سے بھی خط آگیا کہ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ آپ کا معاملہ بالکل ٹھیک ہے۔ کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ اس خواب نے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے بابرکت جواب نے تو گویا میری زندگی بنا دی! اللہ تعالیٰ نے کس پیار بھرے انداز میں اس عاجز کی نصرت فرمائی اور اپنی ہستی کا ایک زندہ ثبوت عطا فرمایا!

اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز بات یہ ہے کہ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ نے خط پر دستخط ثبت فرمائے عین اسی رات محترم ہینسن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ خواب دکھائی!

سمندری سفر میں حفاظت

نصرت الٰہی کی ہمہ گیر صفت کے جلوے **کل یوم ھو فی شان** کا رنگ رکھتے ہیں اور بحر و بر میں ان کی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔

حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب نے براعظم افریقہ میں عظیم الشان تاریخی خدمات سرانجام دی ہیں۔ بڑے دعا گو اور ولی اللہ مجاہدِ اسلام تھے۔ ان کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ ایک موقعہ پر انہوں نے نائیجیریا سے سیرالیون جانا تھا۔ آپ کی اہلیہ اور گیارہ سالہ بچہ مبارک احمد بھی آپ کے ساتھ تھے۔ بحری جہاز میں سوار ہوتے وقت حسبِ قواعد ایک ڈاکٹر نے ہر مسافر کا طبی معائنہ کیا۔ جب اس نے بچہ کی حالت دیکھی تو اس نے صاف کہہ دیا کہ یہ بچہ سفر کے قابل نہیں۔ سات دن کا سمندری سفر ہے اور ہمارے پاس جہاز میں Cold Storge کی سہولت بھی نہیں۔ اگر دوران سفر یہ بچہ مرگیا تو سمندری قانون کے مطابق اسے سمندر میں پھینک دینا پڑے گا۔ سفر پر اسے ساتھ لے جانے کی ایک ہی صورت ممکن ہے کہ آپ ایک فارم پر یہ لکھ کر دیں اگر بچہ دوران سفر فوت ہوجائے تو ہمیں اجازت ہوگی کہ ہم اس کو سمندر میں پھینک دیں۔

قارئین کرام! اس جگہ ذرا ٹھہر کر سوچیں کہ اس وقت والدین کی جذباتی کیفیت کیا ہوئی ہوگی؟ ایک بیٹا قادیان چھوڑ آئے اور دوسرے کے بارہ میں یہ مطالبہ کیا جارہا ہے۔ حضرت مولانا کی اہلیہ نے تو بے اختیار رونا شروع کردیا اور خود وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے طالب ہوئے۔ خدائے قادر و توانا نے آپ کے دل کو تسلی دی اور آپ نے بڑی زوردار آواز سے کپتان سے کہا کہ بتاؤ کس جگہ دستخط کرنے ہیں اور فوراً ہی فارم پر دستخط کردیئے۔ آپ نے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور روتی ہوئی اہلیہ کو فرمایا کہ آمنہ! یقین رکھو کہ مبارک کو کچھ نہیں ہوگا۔ اس حالت میں تینوں جہاز پر سوار ہوئے اور خیریت سے منزل پر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کی نصرت اور حضرت مولانا کی فلک رسا دعا کی برکت دیکھئے کہ وہ مبارک احمد نہ صرف سات دن زندہ رہا بلکہ اس واقعہ کے 70 سال بعد تک زندہ سلامت رہا اور آج بھی خدمت دین میں مصروف ہے!

زندہ خدا کی طرف سے علاج کی راہنمائی

جماعت احمدیہ کے افراد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائیدات کے زندہ گواہ ہیں۔ رب العالمین خدا اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر کبھی ان لوگوں کو بھی اپنے فیضان کا مزہ چکھا دیتا ہے جو اس کے وجود کے قائل نہیں ہوتے۔ اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ سنیئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ منشی مختار احمد صاحب کا بڑا بیٹا میرا کلاس فیلو تھا۔ اسے مرگی کی قسم کا ایک عارضہ ہوگیا۔ کلاس میں بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہوکر گر پڑتا۔ کلاس میں ابتری پھیل جاتی۔ آخر منشی صاحب نے تنگ آکر اسے سکول سے اٹھالیا۔ ہر ممکن علاج کیا۔ لیکن نہ صحیح تشخیص ہوسکی اور نہ مرض دور ہوا۔ منشی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے محض شغل کے طور پر ایک معمولی سے ہندو طبیب سے علاج کروانا چاہا۔ طبیب نے حالات سن کر کہا کہ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کل غور کرکے بتاؤں گا۔ اگلے روز وہ طبیب کہنے لگا کہ رات میں نے خواب میں ایک کتاب دیکھی۔ جس میں لکھا تھا کہ اس بیماری کا علاج املی کے سوا کچھ نہیں۔ منشی صاحبؓ نے اس خواب کو خدائی اشارہ یقین کرکے بیٹے کو ہدایت کی کہ اب تم کھاؤ بھی املی اور پیو بھی املی۔ علیم وخبیر زندہ خدا کی قدرت اور نصرت کا کرشمہ دیکھیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر بیماری کا نام ونشان تک نہ رہا۔ بیٹے نے تعلیم مکمل کی، اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں اور لمبا عرصہ ملازمت کے بعد اپنا کاروبار کرتے رہے۔ آخر یہ نصرت الٰہی کا کرشمہ کس نے دکھایا؟ ہمارے زندہ اور شافی مطلق خدا نے!

(بحوالہ اصحابِ احمدؑ، جلد 4، صفحہ 25-26)

نصرت الٰہی۔ معجزانہ حفاظت کی صورت میں

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ معجزانہ حفاظت کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کام کے لئے ایک غیر ملک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر سوار ہوا جب جہاز نصف سفر طے کرچکا تو سمندر میں طوفان کے آثار دکھائی دیا اور ایسا معلوم ہوا کہ جہاز غرق ہونے لگا ہے۔ لوگ چلانے لگے اور جہاز میں شورِ قیامت برپا ہوگیا۔ لوگ روتے اور آہ وبکا کرتے تھے۔ میں نے بڑے زور اور دعوی سے کہا کہ میں پنجاب سے آیا ہوں اور میں ایسے شخص کے کام کو جارہا ہوں جسے خدا نے اس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے اس لئے جب تک میں اس جہاز میں سوار ہوں خدا تعالیٰ اس جہاز کو غرق نہیں کرے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جالگا۔ میں اپنی منزل پر اتر گیا اور جہاز آگے روانہ ہوگیا۔ مگر تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ غرق ہوگیا۔

ہندوستان میں جب اس جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع آئی تو میرے عزیز روتے ہوئے حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہوگیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں سنا تو ہے کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ غرق ہوگیا ہے۔ یہ کہہ کر حضور خاموش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: مگر حامد علی تو اپنا کام کر رہا ہے، وہ غرق نہیں ہوا۔ بعد کے واقعات نے حضور کے اس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضور کو کشفی طور پر سارا واقعہ دکھایا گیا۔

(بحوالہ تذکرہ۔ مطبوعہ 2004ء۔ ایڈیشن چہارم، صفحہ 686)

حافظ حامد علی صاحبؓ کی اس معجزانہ حفاظت کے آئینہ میں دنیا نے نصرتِ الٰہی کا ایک ایمان افروز نظارہ دیکھا!

عبدالرحیم صاحب کا ایمان افروز واقعہ

نصرتِ الٰہی کا ایک اور واقعہ ماریشس کے مخلص احمدی عبدالرحیم صاحب کو پیش آیا جو ماریشس سے برطانیہ آرہے تھے۔ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان کو غرقابی سے بچایا اور اپنی زندہ اور قادر ہستی کا ثبوت عطا فرمایا۔

واقعہ اس طرح ہے کہ 1943ء میں وہ بمبئی سے برطانیہ آنے کے لئے ایک تجارتی جہاز پر سوار ہوئے۔ جنگ کا زمانہ تھا۔ جونہی جہاز برطانیہ کے شمالی سمندر میں داخل ہوا تو جرمنی کی ایک آبدوز کشتی سے اعلان سنائی دیا کہ سب مسافر جہاز کو خالی کردیں کیونکہ دو گھنٹے کے اندر اندر اس جہاز کو تباہ کردیا جائے گا۔ ہر طرف افراتفری پھیل گئی اور ہر شخص جان بچانے کی کوشش میں لگ گیا۔ رحیم صاحب نے باہر دیکھا اور خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے مولیٰ! کیا میں ان یخ بستہ لہروں میں غرق ہوجاوں گا؟ وہ اپنے کیبن میں چلے گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگئے۔ دعائیں کرتے کرتے ان پر غنودگی طاری ہوگئی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ منظر بدل گیا ہے۔ ایک نورانی وجود کو اپنے سامنے دیکھا جس نے سمندر کی بپھرتی ہوئی لہروں کی طرف اشارہ کیا اور سر ہلا کر رحیم صاحب کو بتایا کہ خواہ کچھ ہو تمہارا انجام ان یخ بستہ لہروں میں نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اس نورانی وجود نے پہاڑوں اور جھاڑیوں کے درمیان ایک قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہے تمہاری آخری آرامگاہ! رحیم صاحب کا دل خدا کی حمد وثنا اور تسلی سے بھر گیا۔ آپ نے فوراً کپتان کو بتادیا کہ کچھ بھی ہو میری موت ان لہروں میں نہیں ہوگی۔ کپتان اور ساتھیوں نے ان کی بات سنی اور مسکرادیئے۔

جو خبر خدا کی طرف سے دی گئی تھی وہ کس طرح غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی؟ اس کی ایمان افروز تفصیل یوں ہے کہ چند گھنٹوں میں ہر طرف سخت گہری دھند چھا گئی جس سے اردگرد کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ دشمن کو کسی کاروائی کا موقع نہ مل سکا اور رحیم صاحب والا بحری جہاز خیر وعافیت سے سکاٹ لینڈ کے سمندر میں داخل ہوگیا۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ ایڈنبرا اتر جائیں اور لندن تک کا باقی سفر ٹرین میں کرلیں۔ کپتان کی اجازت سے آپ جہاز سے اتر گئے اور جہاز ساوتھ ہیمپٹن جانے کے لئے روانہ ہوگیا۔ آپ کو ایڈنبرا کی بندرگاہ سے نکلنے میں کافی وقت لگ گیا۔ اس دوران ایک افسر نے پوچھا کہ جس جہاز پر آپ آئے ہیں اس کا نام کیا تھا۔ آپ نے نام بتایا تو وہ اور بھی حیران ہوا۔ اس نے بتایا کہ یہ جہاز تو ایڈنبرا سے آگے روانہ ہونے کے جلدی بعد جرمن آبدوز کشتی کے نشانہ میں آگیا اور چند لمحوں میں سب مسافروں سمیت غرق ہو چکا ہے۔ عبدالرحیم صاحب کی روح تو یہ بات سن کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوگئی کہ کس طرح قادر وتوانا اور بحر وبر کے مالک خدا نے مسیح محمدی کے ایک غلام کو اپنے دستِ قدرت سے بچالیا۔ جو وعدہ نورانی وجود نے دیا تھا وہ پورا ہوکر رہا۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ صرف عبدالرحیم صاحب کو ہی بچایا جائے گا اور صرف ان کو بچا کر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور قدرت کا جگمگا تا نشان عطا فرمایا!

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

خلاصہ تحریری بیان محمود رحیم ابن عبدالرحیم صاحب۔ لندن

لڑائی کے بغیر تمغہ مل گیا

مسبب الاسباب زندہ خدا کس طرح اپنے بندوں کو منہ مانگی مراد عطا کرتا ہے۔ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ایک احمدی فوجی افسر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دعا کی درخواست کی کہ میں لڑائی میں نہ جاؤں اور مجھے تمغہ بھی مل جائے۔ عام قاعدہ تو یہی ہے کہ بغیر لڑائی میں جانے کے میڈل نہیں مل سکتا۔ لیکن ان کے اصرار پر حضرت خلیفہ اولؓ نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ناممکن بات کو کس طرح

حقیقت میں تبدیل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ احمدی آئے اور کہا کہ دعا کی برکت سے مجھے تمغہ مل گیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہوا یوں کہ میں اپنی Base میں تھا۔ حکم آیا کہ لڑائی کے میدان میں پہنچو۔ ڈرتے ڈرتے میں چل پڑا۔ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا مگر وہ حد پار کر چکا تھا جس کے عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار بن جاتا ہے۔ اتنے میں واپسی کا حکم آ گیا۔ صبح ہوگئی اور لڑائی بند ہوگئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کے تصرفِ خاص سے لڑائی پر جائے بغیر ہی انہیں تمغہ مل گیا!

(بحوالہ اصحاب احمدؑ، جلد سوم، صفحہ 94)

بیٹے نے فر فر بولنا شروع کر دیا

مکرم نذیر احمد سندھو صاحب ایڈووکیٹ بوریوالہ بیان کرتے ہیں کہ 1980ء کی بات ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایک تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو ایک غیر از جماعت بااثر دوست ملک نذیر حسین صاحب لنگڑیال مرحوم نے آپ سے مقامی زبان میں بڑی چاہت سے پوچھا کہ کیا دعائیں قبول ہوتی ہیں؟ میاں صاحب نے جواباً دعا کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ کو بتایا گیا کہ ملک صاحب کا ایک بیٹا صفدر حسین ہائی سکول کی بڑی جماعت میں پڑھتا ہے لیکن بیچارہ کوئی بات نہیں کر سکتا۔ آپ نے اس کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کیا اور دوائی بھی تجویز کی۔ ملک صاحب نے فوراً بازار سے دوائی منگوالی۔ لیکن اس دوائی کے استعمال سے پہلے ہی اسلام کے شافی مطلق خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی وقت سکول سے استاد نے آ کر مبارکباد دی کہ جو ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا تھا آج آپ کا وہی بیٹا فر فر بول رہا ہے!

(ملخص از بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 مئی 2016ء)

مسبب الاسباب خدا نے خلیفہ وقت کی بات کو پورا کر دیا

اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا عجیب رنگ ہے۔ وہ اپنے پیارے بندہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو اپنی قدرت سے پورا کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ آپ کے اپنے الفاظ میں سنئے! آپ نے فرمایا:

1975ء میں لندن کانفرنس کے بعد مجھ سے کہا یہ گیا کہ صحافیوں کو غلط بریفنگ کر دی گئی ہے کہ خلیفۃ المسیح کا ارادہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کے پانچ نئے مراکز قائم کرنے کا ہے۔ مجھ سے درخواست یہ کی گئی کہ میں اس کی تائید کر دوں۔ میرے سامنے دو راستے تھے ایک یہ کہ میں اس منصوبہ کو اپنانے سے انکار کر دوں۔ دوسرا یہ کہ میں اس منصوبہ کو اپنا کر اعلان کر دوں کہ ہم انگلستان میں پانچ نئے مرکز قائم کریں گے۔ میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے منصوبہ کا اعلان کر دیا۔ دو سال نہیں گزرے کہ بریڈفورڈ، ہڈرزفیلڈ، مانچسٹر، برمنگھم اور ساؤتھ ہال میں پانچ مراکز قائم کرنے کے لئے مکان اور ہال وغیرہ خرید لئے گئے۔ جس کام کے کرنے کا سوچے سمجھے ارادہ اور پلان کے بغیر اعلان کیا گیا تھا خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ کام ہو گیا۔

(دورہ مغرب 1980ء از مسعود احمد دہلوی، صفحہ 366)

اکنافِ عالم میں نصرت الٰہی کی تجلیات

اسلام ایک عالمگیر خدا کا تصور پیش کرتا ہے جس کی رحمت اور نصرت کی تجلیات اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ دنیا کا کوئی حصہ ان کے فیوض سے محروم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیوض وقت کے ساتھ ساتھ منصۂ شہود پر آ کر ازدیاد ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔

سن 2004ء کی بات ہے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ غانا تشریف لے گئے تو ایک موقع پر دورانِ سفر حضور نے اہل غانا کو یہ بشارت دی کہ غانا کی سرزمین سے تیل نکلے گا۔ چار سال بعد 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر جب حضور انور دوبارہ غانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدر مملکت نے حضور انور کو بتایا کہ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ غانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔ خوشی کی خبر یہ ہے کہ گزشتہ سال تیل نکل آیا ہے!

غانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے 17/اپریل 2008ء کے شمارہ میں صفحہ اول پر لکھا کہ:

خلیفۃ المسیح نے غانا میں تیل کی دریافت کے بارہ میں اپنے یقین کا اظہار کیا تھا۔ یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا اور غانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا!

غیبی مدد کا ایمان افروز واقعہ

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں۔ بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہو سکی۔ سکول والے تقاضہ کر رہے ہیں۔ بہت پریشانی ہے۔

ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے، آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو کر ابھی دفتر میں آ جائیں۔ جب میں دفتر جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا کہ آپ لمبے سفر پر جا رہے ہیں اور گھر میں بچوں کے گزارہ اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں؟

میں نے کہا کہ میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا۔ میں نے ان کو تسلی دلائی۔ اس پر میری بیوی خاموش ہوگئیں اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے میرے محسن خدا! تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں۔ تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبدِ حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کر سکتا۔

میں دعا کرتا ہوا، ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلا کر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کر عرض کیا جائے کہ اس دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔

میں نے وہ رقم لے کر انہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے تبلیغ کے سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ میرا اب دوبارہ گھر واپس جانا مناسب نہیں۔ بازار سے ضروری سامان خورد و نوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں۔ وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھر لے جانے کے لئے دیدیا اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوادی۔ فالحمد للہ علی ذالک

(حیاتِ قدسی، جلد چہارم، صفحہ 4-5 مطبوعہ مئی 2003ء قادیان)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیدی مل گئی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا بیان کردہ ایک اور دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ میں تبلیغی سفر پر مردان میں تھا۔ عیدالاضحیہ کے دن سے دو روز پہلے میرے بیٹے کا خط ملا کہ مجھے اپنے تعلیمی اخراجات کے لئے فوری طور پر سو روپے کی ضرورت ہے میں حالتِ

سفر میں تھا جماعت میں کوئی واقف نہ تھا جس سے قرض مانگ لیا جاتا۔ بس ایک ہی دروازہ تھا جو میں ہمیشہ کھٹکھٹاتا تھا۔ عید کا دن آیا۔ جب میں حالتِ سجدہ میں دعا کر رہا تھا تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔ اور اس کا فوری باعث یہ مشاہدہ تھا کہ احمدی بچے اپنے باپوں کے ساتھ مسجد آئے ہوئے تھے۔ بچے عیدی مانگتے اور والدین ان کو عیدی دے رہے تھے۔ اس حالت میں میں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے ایک بیٹے نے بھی مجھے سو روپیہ بھجوانے کا لکھا ہے۔ تو ہی غریب الوطنی میں اس کے سامان پیدا فرما۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس روز مردان سے چارسدہ جانے کے لئے روانگی تھی۔ بعض لوگ رخصت کرنے اڈہ تک آئے ان میں سے ایک دوست جن سے میں قطعاً ناواقف تھا میرے پاس سے گزرے اور میری جیب میں ایک لفافہ ڈال گئے۔ منزل پر پہنچ کر لفافہ کھولا تو اس میں ایک سو روپے کا نوٹ تھا۔ ساتھ ایک کاغذ پر لکھا تھا کہ آج جب آپ نماز پڑھا رہے تھے تو میرے دل میں بڑے زور سے تحریک ہوئی کہ میں اتنی رقم آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ سو یہ تحفہ حاضر ہے۔

(ملخص از حیاتِ قدسی، جلد چہارم، صفحہ 177 - 179 مطبوعہ قادیان 2003ء)

یہ ایمان افراز واقعہ ہستی باری تعالیٰ کا کتنا عظیم ثبوت ہے ایک عاجز بندہ کی التجا جو سمیع الدعا خدا نے سنی اور عین اسی وقت ایک اور بندہ کے دل میں مجیب الدعوات خدا نے یہ تحریک کی کہ جاؤ اور میرے اس بندہ کی مدد کرو۔ وہ نیک بخت انسان اٹھا اور اولین فرصت میں بڑی رازداری کے انداز میں تصرفِ الٰہی سے بالکل اتنی رقم ان کی جیب میں ڈال دی جو ان کو مطلوب تھی!

اطاعتِ امام اور نصرت الٰہی

اطاعتِ امام کے نتیجہ میں نصرت الٰہی کا شیریں پھل کیسے نصیب ہوتا ہے۔ ایک واقعہ سنیئے!

حضرت شیخ محمد دین صاحب بڑے بزرگ آدمی تھے۔ آپ ملتان میں پٹواری تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں حکم بھیجا کہ نوکری چھوڑ کر فوراً آجاؤ۔ آپ کو انجمن کی جائیداد پر مختار عام مقرر کرنا ہے۔ آپ نے نوکری ارشاد ملتے ہی فوراً چھوڑ دی۔ بیوی بچوں کو بھجوا دیا، جانور بیچ دیئے اور کچھ تھوڑا بہت سامان لے کر جو بھی تھا آپ سٹیشن پر پہنچ گئے اور بکنگ کلرک کے پاس گئے کہ سامان بک کردو۔ بکنگ کلرک نے کہا کہ افسوس ہم سامان بک نہیں کر سکتے۔ بکنگ تو جنگ کی وجہ سے کئی مہینوں سے بند ہے۔ آپ باہر آکر بیٹھ گئے اور خدا کے حضور عرض کیا کہ اب یہ بے نوا مسافر آخر کہاں جائے۔ ویران جگہ، نہ کوئی واقف، نہ کوئی دوست، نہ کوئی رشتہ دار۔ اجاڑ میں بیٹھا ہوں۔ بیوی بچے جا چکے ہیں۔ تیرے خلیفہ کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ خدایا تو میری مدد کر۔

اسی دوران ایک لڑکا آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا آپ نے سامان بک کروانا ہے۔ آپ نے کہا جی۔ لڑکے نے کہا کہ آپ کو بکنگ کلرک بلاتے ہیں۔ بکنگ کلرک کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ میاں! بڑے خوش قسمت ہو۔ مدت سے سامان کی بکنگ بند تھی، ابھی ٹیلی گرام آئی ہے کہ بکنگ فوراً کھول دو۔ لاؤ سامان۔ آپ نے سامان دیا، بکنگ کروائی، رسید جیب میں ڈالی اور گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر آکر بیٹھ گئے۔ 20-15 منٹ گزر گئے تو وہ لڑکا پھر آیا۔ کہنے لگا جی آپ کو بکنگ کلرک پھر بلاتے ہیں۔ آپ چلے گئے۔ بکنگ کلرک نے کہا کہ میاں کیا چیز ہیں آپ؟۔ آپ نے پوچھا کہ کیوں کیا ہوا۔ کہنے لگا کہ جیسے ہی میں نے آپ کے سامان کی بکنگ کی، ٹیلی گرام پھر آ گیا کہ غلطی سے بکنگ کھولنے کے آرڈر دئے گئے تھے اگر کوئی بکنگ ہوگئی ہے تو اس کو چھوڑ کر مزید بکنگ فوراً بند کردو۔ آپ چونکہ بکنگ کروا چکے تھے اور وہ کینسل نہ ہوسکتی تھی۔ اس طرح آپ سامان سمیت بحفاظت قادیان پہنچ گئے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 19، 21/اپریل 1947ء)

انگلی بھی بچ گئی اور انگوٹھی بھی

نصرتِ الٰہی کے ایک ایمان افروز جلوہ کا ذکر کرتے ہوئے افریقہ کے کنگ آف الاڈا (King of Alada) بیان کرتے ہیں کہ الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مجھے دی تھی، وہ مجھے اتنی محبوب ہوگئی کہ میں نے پہننے کے بعد ایک دفعہ بھی نہیں اتاری اور مسلسل پہننے کی وجہ سے میری انگلی کچھ خراب ہوگئی۔ انگوٹھی اتارتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی تھی اور وہ اترتی نہیں رہی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ یا تو انگلی کٹوا لو یا انگوٹھی کٹوا لو۔ اب انگوٹھی تو میں نہیں کٹوانا چاہتا تھا کیونکہ ڈر تھا کہیں برکتیں کم نہ ہوجائیں اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ انگلی کٹوالوں۔ آخر میں نے جائے نماز بچھائی اور یوں دعا کی:

اے خلیفۃ المسیح کے خدا! انہوں نے مجھے یہ بابرکت انگوٹھی پہنائی ہے اور میں اسے کٹوانا نہیں چاہتا کہ کہیں برکتیں کم نہ ہوجائیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ، دعا مکمل کرنے کے بعد انہوں نے پھر کوشش کی تو انگوٹھی آرام سے اتر گئی اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے انگلی کا بھی علاج کر دیا۔

(بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 ستمبر 2001ء)

ہاتھ کاٹنے سے روک دیا گیا

کافی عرصہ قبل جس زمانہ میں سیرالیون میں باغیوں نے سارے ملک میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا ہوا تھا۔ ان دنوں ایک نوجوان احمدی طالب علم کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے نصرتِ الٰہی کا جلوہ دکھایا اور اپنے خاص فضل سے بچالیا۔ اس کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ:

سیرالیون یونیورسٹی کے ایک طالب علم محمود کوکا صاحب کو باغیوں نے پکڑ لیا اور بعض دوسرے سویلین کے ساتھ ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور باری باری ہاتھ کاٹنے شروع کر دیئے۔ وہ ہر آدمی سے پوچھتے جاتے کہ کہاں سے ہاتھ کٹوانا ہے۔ آگے وہ بیچارہ جس جگہ سے کہتا، اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔ اس طرح آٹھ آدمیوں کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ احمدی طالب علم کا نواں نمبر تھا۔ جب ان کی باری آئی، تو باغیوں کے ساتھی نے آواز دی کہ کمانڈر کہتا ہے، ہاتھ مت کاٹو، تمہیں ہاتھ کاٹنے کا کس نے کہا ہے۔ چنانچہ کمانڈر کے حکم پر باقی لوگوں کے ہاتھ نہ کاٹے گئے۔ اس طرح محمود کوکا صاحب اور ان کے پیچھے جتنے لوگ تھے، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچالیا۔ (بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم نومبر 1999ء)

چلتی ہوئی گاڑی قریب آکر رک گئی

نصرتِ الٰہی کا یہ عجیب و غریب واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام کا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ:

ایک بار آپ کو ایک تبلیغی بحث کے لئے گڑھ شنکر پہنچنا تھا۔ لیکن چلنے میں تاخیر ہوگئی۔ اس خیال سے کہ ریل گاڑی تو جا چکی ہوگی، آپ ریل کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ پیدل ہی چل پڑے۔ جون کا مہینہ تھا اور سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ ادھر چلچلاتی دھوپ۔ آپ دعا کرتے جا رہے تھے کہ سواری مل جائے تا وقت پر پہنچ سکیں۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ پیچھے سے گڑھ شنکر جانے والی گاڑی آ رہی ہے۔ اور جب وہ گاڑی عین آپ کے قریب پہنچی تو اچانک رک گئی۔ آپ نے سوار ہو کر ریلوے گارڈ کو کرایہ ادا کیا اور گاڑی رکنے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ ایک مسافر نے اپنی روٹی والا رومال گاڑی روکنے والی زنجیر سے باندھ دیا تھا۔ رومال اتارتے وقت اس نے زنجیر کو جھٹکا دیا تو گاڑی رک گئی!

(بحوالہ درویشان احمدیت، جلد چہارم، صفحہ 54-55)

نصرتِ الٰہی کا یہ دلچسپ واقعہ ایک شاہکار ہے۔ قادر و مقتدر

خدا اپنے پیارے بندوں کی غیر معمولی مدد اور نصرت کے کیا کیا انداز اختیار فرماتا ہے۔

خلافت احمدیہ کی برکات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں روحانی قیادت کا نظام خلافت راشدہ احمدیہ کی صورت میں قائم فرمایا۔ اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کچھ ایسا انتشار روحانیت ہوا کہ خلافت احمدیہ کا ہر دور تائید ایزدی اور نصرتِ الٰہی سے اس طرح بھرا ہوا ہے جس طرح سمندر پانی سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر خلیفہ وقت کو نصرت الٰہی اور قبولیت دعا کا ایک خاص اعجاز فرمایا جس کے فیض سے احمدیوں کی جھولیاں بھری ہوئی ہیں۔ احمدیوں کی زندگیوں میں نصرتِ الٰہی کے واقعات اس کثرت سے نظر آتے ہیں کہ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آج احمدی مسلمانوں کے اس عظیم عالمگیر روحانی اجتماع میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہوگا جس نے اپنی ذات میں، اپنے خاندان میں یا اپنے ملک میں نصرتِ الٰہی کا کوئی نہ کوئی واقعہ مشاہدہ نہ کیا ہو یا اس کے علم میں نہ آیا ہو۔ یہ فیض ہے اس روحانی انعام خلافت کے تاج کا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صرف اور صرف جماعت احمدیہ عالمگیر کے سر پر سجایا ہے۔ اور ہم انتہائی عاجزی اور شکرگزاری کے ساتھ اس امتیازی نشان کو جماعت احمدیہ مسلمہ کی صداقت کے طور پر برملا پیش کر سکتے ہیں۔

تاریخ احمدیت کے مختلف ادوار میں

یہ واقعات جو آپ نے ملاحظہ فرمائے یہ انفرادی نوعیت کے واقعات تھے۔ ہر ایک واقعہ ہستی باری تعالیٰ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ خلافت احمدیہ کی 109 سالہ تاریخ کے ہر دور میں من حیث الجماعت بھی نصرت الٰہی کے جلوے بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوتے رہے اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی جاری وساری ہے اور ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ اس بابرکت تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں۔

جب خلافت اولیٰ کا قیام ہوا تو بعض لوگوں نے خلافت کی ضرورت اور شخصی خلافت کے سوال کو اٹھا کر جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جماعت مومنین نے خلیفہ وقت کی زبردست قیادت میں اس فتنہ کو کلیۃً ناکام بنا دیا۔ خلافت پر ایمان و یقین ہمیشہ کے لئے احمدیوں کے دلوں میں پوری طرح واضح اور راسخ ہو گیا۔

خلافت ثانیہ میں یکے بعد دیگرے مختلف فتنوں نے سر اٹھایا۔ پیغام صلح کے نام پر افتراق پیدا کرنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی لیکن جماعت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح خلافت کی نعمت کے سایہ میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔ احراریوں کا فتنہ بڑے طمطراق سے اٹھا اور قصہ پارینہ بن گیا۔ جماعت احمدیہ تحریک جدید کی برکت سے اکناف عالم میں پھیلتی گئی۔ قادیان سے ہجرت کا مرحلہ آیا تو خدائی نصرت نے ربوہ کی صورت میں نیا مرکز عطا کر کے جماعت کو متحد کر دیا۔ ملک گیر مخالفانہ تحریکات اٹھیں لیکن جماعت خدائی تائید ونصرت کے سایہ میں ترقی پر ترقی کرتی گئی۔

خلافت ثالثہ کے دور میں جماعت کی مخالفت کا سلسلہ اور بھی تیز ہو گیا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ قانون سازی کرنے پر مخالفین نے شادیانے بجائے۔ حاکم وقت نے یہ تعلّی کی کہ میری کرسی بہت مضبوط ہے اور میں جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا لیکن نصرت الٰہی کا جلوہ دیکھئے کہ اسی متکبر حاکم کی جان بخشی کی خاطر اس کے ساتھی ہاتھوں میں کشکول لئے اس کی زندگی کی بھیک مانگتے پھرے لیکن وہ تختہ دار سے نہ بچ سکا۔ اور ہمیشہ کے لئے نشان عبرت بن گیا!

خلافت رابعہ میں ایک اور ظالم اور جابر حکمران نے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کر کے جماعت پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی بے سود کوشش کی۔ انتہائی مخالفانہ حالات میں خلیفہ وقت کا فرشتوں کے حصار میں بخیریت ملک سے ہجرت کر جانا نصرتِ الٰہی کا زندہ نشان ہے۔ اس آمر نے اس حد تک زبان درازی کی کہ احمدیت ایک کینسر ہے اور میری حکومت اسے جڑ سے اکھیڑ پھینکے گی لیکن نصرتِ الٰہی کی ایک ہی قادرانہ چمکار نے اس کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ خدائی قہر کی آگ میں ایسا بھسم ہوا کہ کچھ بھی باقی نہ رہا!

پھر خلافت خامسہ کے بابرکت دور کا آغاز ہوا۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کا سلسلہ جو ہر دورِ خلافت میں جاری رہا اس نے اکنافِ عالم میں کچھ اس طرح ترقی کی کہ خلیفہ وقت کی آواز وقت کی آواز بن گئی۔ جماعت کا ایک عالمگیر تشخص پیدا ہوا۔ ساری دنیا میں اسلام اور امنِ عالم کے پیغام کی اس وسعت اور کثرت سے اشاعت ہوئی کہ دنیا کے بلند ترین ایوانوں میں اس کی صدائے باز گشت سنائی دینے لگی۔ امام وقت کی دنیا کے ہر ملک میں ایسی شہرت اور پذیرائی ہوئی کہ دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور نُـصِـرْتُ بِـالرُّعْبِ کا نظارہ دنیا نے بار بار مشاہدہ کیا۔ شہیدانِ احمدیت نے حق وصداقت کی خاطر جانوں کے نذرانے دیئے اور ان کے مقدس لہو کی برکت سے شجرِ احمدیت دنیا کے 210 ممالک پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔ ان کامیابیوں کو دیکھ کر دشمن پہلے سے بھی بڑھ کر آتشِ حسد میں جل رہا ہے لیکن کون ہے جو خدائی تائید ونصرت کے راستہ میں روک بن سکے!

ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

اختتامیہ:

نصرتِ الٰہی کے بحرِ بیکراں کے صرف چند قطرے آپ کی خدمت میں پیش کر سکا ہوں۔ یہ ایسا موضوع ہے جس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ نصرتِ الٰہی کا فیضان جاری وساری ہے اور ہمیشہ وسعت پذیر ہوتا رہے گا۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پر معارف حوالہ پیش کرتا ہوں۔ آپ کس تحدّی اور جلال سے فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا۔ اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو۔ خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔... اے بندگانِ خدا کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 554)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خدایا! سالِ نو میں ہم پہ رحمت کی نظر رکھنا
کرم کرنا ہمیں اپنی نظر میں معتبر رکھنا
تری شوکت لپک کر آئے ہم بے اختیاروں تک
تری تبلیغ جا پہنچے زمیں کے سب کناروں تک

(محترمہ ارشاد عرشی صاحبہ)

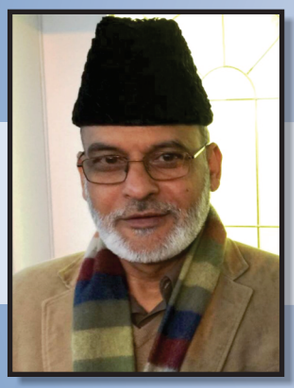

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت مالی تحریک

مسجد بیت الفتوح کے ایک حصہ کی تعمیرِ نو

مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل المال لندن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 نومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں مسجد بیت الفتوح لندن کے ایک حصہ کی تعمیرِ نو کے لئے مالی تحریک فرمائی ہے جس سے ہمیں اس دور میں مالی قربانی پیش کرنے کا ایک اور سنہری موقع میسر آیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

’’میں مختصراً ایک اور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یو کے (UK) کے لئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحبِ حیثیت ہیں ان کے لئے ہے۔ اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیرِ نو کے لئے ہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے جب مسجد کے ایک حصہ کو آگ لگی تھی۔ آج کل کچھ سالوں سے 1984ء سے خلافت کے یہاں قیام کی وجہ سے دنیا سے افراد بھی یہاں آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور پھر مختلف فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب تو ویسے بھی دنیا کے ملکوں کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعتوں کے بھی بڑے بڑے وفود سارا سال آتے رہتے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ملحق ہال اور کمرے ہوتے تھے پہلے وہاں انتظام ہو جاتا تھا۔ جلنے کے بعد اب اس میں کافی تنگی پیدا ہو رہی ہے اور اس کی تعمیرِ نو کا منصوبہ تو بنا لیا گیا ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ جگہ تو تھوڑی سی زیادہ ہے لیکن بہرحال منصوبہ بڑا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں مسجد کے مین (Main) حصے کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسری جگہوں پہ خرچ زیادہ ہو گیا تھا تو پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کے بعد بھی مختلف کام آہستہ آہستہ ہوتے رہے جو جماعت اپنے بجٹ میں سے خرچ کرتی رہی اور کافی حد تک مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا یہ حادثہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی۔ وہ آگ لگ گئی اور یہ کافی بڑا حصہ جل گیا تو اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہو گی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے جو انشورنس وغیرہ سے ملی ہے یا دوسرے لوگوں نے بعض چندے دیئے ہیں۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

مسجد بیت الفتوح کو اس وقت جب وہ سارا حصہ مکمل تھا طرزِ تعمیر کے لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے اور بڑی عمارت کے لحاظ سے یورپ کی جو پچاس بڑی عمارتیں ہیں ان کی لسٹ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ منصوبہ دیا تھا تو یہ بھی اعلان فرمایا تھا اور اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے یوپ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہو گی بلکہ اور کوئی مسجد اس سے بڑی نہیں ہو گی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آسکیں تو ہماری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی اس میں ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ سما سکتے تھے۔

(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 7 اپریل 1995 اور 23 مارچ 2001ء)

لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی۔ پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں۔ اپنے علاقوں میں پڑھیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ احباب کو پتا ہے کہ ہمیں پارک میں علیحدہ مارکی لگانی پڑتی تھی اور عید کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے کیونکہ یہ یو کے (UK) جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے عمومی طور پر تو جیسا کہ مَیں نے کہا (UK) کے احمدیوں کا ہی کام ہے، جماعت کا ہی کام ہے۔ انہیں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور باہر کی دنیا کے بھی مخیّر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں انہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یو کے (UK) جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ یہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’عالمگیر کے زمانے میں مسجد شاہی کو آگ لگ تھی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر بادشاہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے تو بادشاہ نے کہا کہ میں مدت سے سوچتا تھا اور آہ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزار ہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔ لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْم‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 387۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔

اس منصوبے کے جو کوائف ہیں وہ یہ ہیں۔ پہلے یہ covered ایریا چار ہزار سات سو سکوائیر میٹر تھا۔ اور اب اس کا جو نیا پلان بنا ہے اس کے مطابق پانچ ہزار آٹھ سو سکوائر میٹر ہے اور ناصر ہال کی چھت بھی تھوڑی سے بلند کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ پہلا جو فلور ہو گا نور ہال ہو گا۔ اس کی چھت بھی بلند کی گئی ہے۔ پھر دوسرے فلور پر دفاتر ہوں گے، پھر تیسرے فلور اور چوتھے فلور پر دفاتر اور exhibition hall اور مہمانوں کے لئے رہائش، گیسٹ روم وغیرہ بنیں گے۔ پھر یہ گیٹ سے ذرا ہٹا کر بنائی گئی ہے تا کہ کچھ پارکنگ کی جگہ مل جائے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت میں آسانی رہے۔ پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی رہے۔ عورتوں اور مردوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔ تو یہ منصوبہ ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یو کے (UK) جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل لندن۔ 24 نومبر 2017ء، صفحہ 8-9)

تمام مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ ہمارے پیارے آقا نے جو مالی تحریک فرمائی ہے اس پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

گیارھویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

یارک یونی ورسٹی ٹورانٹو میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب، مہمانوں کے تاثرات

انفرادی ملاقاتیں، خطبہ نکاح واعلان نکاح، سرائے انصار کا افتتاح، مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہیں۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (ایڈیٹر)

28/اکتوبر 2016ء

بروز جمعۃ المبارک

آج نماز فجر کے وقت میں پندرہ منٹ کی تبدیلی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے وقت کے مطابق چھ بج کر 45 منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پیس ویلج کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد وخواتین شامل ہوئے۔ بعض لوگ امریکہ سے بھی بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ بعض بذریعہ کار چار سے پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے تا کہ اپنے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کر سکیں۔

نماز جمعہ کی مجموعی حاضری 9,356 تھی جس میں پانچ ہزار سے زائد مرد احباب اور چار ہزار سے زائد خواتین تھیں۔ مَردوں کے لئے مسجد بیت الاسلام کے دونوں ہال اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں دو بڑے شامیانے لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ خواتین کے لئے ایوان طاہر میں اور اس کے علاوہ دو بڑے شامیانے لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔

دُور کی جماعتوں سے صبح سے ہی لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ آئے کہ شعبہ خدمت خلق کو دو ہزار سات سو کاروں کی پارکنگ کا انتظام کرنا پڑا۔ اور شعبہ ضیافت نے ان مہمان احباب کے لئے دوپہر کو ساڑھے چھ ہزار افراد کا کھانا تیار کیا اور پھر شام کے لئے قریباً پانچ ہزار احباب کا کھانا تیار کیا۔ بعض مہمانوں نے رات بھی قیام کیا۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر 35 منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روزانہ مجھے والدین کے خط ملتے ہیں۔ بعض دنوں میں ان کی تعداد بیس پچیس ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچوں کو وقفِ نَو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ تحریک فرمائی تھی، پہلے مستقل نہیں تھی پھر آپ نے اسے مستقل کر دیا اور جماعت نے بھی خاص طور پر ماؤں نے اس پر ہر ملک میں لبیک کہا۔ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے جماعت کی جو اس طرف توجہ ہوئی تھی اس کی وجہ سے جو تعداد واقفینِ نَو کی 28,000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61,000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کرنا ہے۔ لیکن صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بے شک ایک احمدی بچے کی تربیت کی ذمہ داری والدین پر ہے اور والدین اپنے بچے کی بہتری ہی چاہتے ہیں۔ اس کی دنیاوی تعلیم بھی چاہتے ہیں۔ تربیت بھی چاہتے ہیں۔ دینی تعلیم بھی چاہتے ہیں اگر وہ دینی رجحان رکھنے والے والدین ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقفِ نَو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے لیکن واقفینِ نَو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کر کے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے، جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے، جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے، جو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی

اسلامی تعلیم دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا مشن ہے، اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقفِ نَو بچوں کے والدین خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کسی وقفِ نَو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے۔ جو واقفینِ نَو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔

واقفینِ نَو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ واقفینِ نَو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت بجائے خود فیصلے کرنے کے جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے۔ لائن منتخب کرنے کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ واقفینِ نَو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے 18 دسمبر 2016ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔

یارک یونیورسٹی (ٹورانٹو) میں
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آج پروگرام کے مطابق York University (ٹورانٹو) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا۔

York University کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیز میں سے ایک ہے۔ اس یونیورسٹی کی تاریخ 1959ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں 11 فیکلٹیز ہیں اور اس وقت 53 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو چکے ہیں جو مختلف شعبہ جات میں اپنی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔

قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یونیورسٹی میں تشریف آوری ہوئی۔ یونیورسٹی کے مین گیٹ پر چانسلر آف یارک یونیورسٹی Greg Sorbara صاحب اور رضا مریدی صاحب نے جو کہ Minister of Research, Innovation and Science ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایک گیسٹ روم میں لے آئے۔ یہاں مختصر قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آج کی تقریب احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے تعاون سے ہو رہی تھی۔ حضور انور کے استفسار پر صدر AMSA نے بتایا کہ اس وقت یونیورسٹی میں 80 احمدی طلباء اور 150 احمدی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور احمدی طلباء کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں سے تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو چکی ہے۔

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں طلباء، اساتذہ اور مہمان حضرات کی بڑی تعداد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکی تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل بٹ صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

چانسلر آف یارک یونیورسٹی کا ایڈریس

بعد ازاں گریگ سوربارا (Greg Sorbara) چانسلر آف یارک یونیورسٹی نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

'السلام علیکم۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح!

مَیں بطور چانسلر یارک یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مَیں آپ کے خطاب کا انتظار کر رہا ہوں۔ مَیں سوچتا ہوں کہ سامعین میں سے اکثر جانتے ہوں گے کہ خلیفۃ المسیح 2003ء سے جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر ہیں۔ اس مقام پر خلیفۃ المسیح کو جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی روحانی تربیت کرنی ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے زراعت کے بارہ میں تعلیم حاصل کی ہے اور زمین کی دیکھ بھال کا آپ کو تجربہ ہے۔ آپ میں سے اکثر کو نہیں معلوم ہوگا کہ آپ نے افریقہ غانا میں زراعت کا ایک معجزہ دکھایا تھا اور وہ یہ تھا کہ پہلی مرتبہ غانا میں گندم اُگائی گئی۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں، یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ کینیڈا بھر میں جوش و خروش کی کیفیت میں ہیں۔ آپ نے تمام مصروفیات کے باوجود جماعت کو پچھلے کئی ہفتوں سے بہت وقت دیا ہے۔ آپ کی موجودگی نے وینکوور سے کیلگری اور ٹورانٹو سے آٹوا تک سب کو متاثر کر رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے جس طرح اَور دوسری کینیڈین تنظیمیں پھیل رہی ہیں۔ جماعت کا مشن ہے کہ: ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ جماعت کے ایسے مشن کی آواز پوری دنیا میں پہنچنی چاہئے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرا تعلق اس جماعت سے کم از کم مقامی طور پر یارک ریجن میں کافی دیر سے ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جماعت کی ابتدا میں یہاں کے ایک مبلغ کی محنت سے وان (Vaughn) میں ایک خوبصورت اور پُرکشش مسجد کی تعمیر شروع

ہوئی اور مکمل ہوئی۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اس مسجد کے اطراف کئی ہزار لوگ بس چکے ہیں۔ خاص طور پر اُن لوگوں نے اپنا اثر اپنے اطراف میں اور دوسری جگہوں پر ڈالا ہے۔

ہم سب خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے منتظر ہیں اور خاص طور پر مَیں کیونکہ یہاں کا چانسلر ہونے کی حیثیت سے مَیں سننا چاہتا ہوں کہ آپ کیا خطاب فرمائیں گے۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے خطاب سے اور آپ کے مشن کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ مَیں اس پوڈیم پر اپنا کچھ اظہارِ خیال کرسکوں۔ شکریہ۔'

Minister of Research, Innovation and Science

رضا مریدی صاحب کا خطاب

بعدازاں رضا مریدی صاحب (Minister of Research, Innovation and Science) نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! چانسلر Sorbara صاحب اور تمام حاضرین!

مَیں بہت خوش نصیب ہوں کہ آج مَیں وزیر اعلیٰ صوبہ اونٹاریو کیتھلین وِن (Kathleen Wynne) اور اونٹاریو کی حکومت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

ہم اونٹاریو میں آپ کی مہمان نوازی کرکے بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہم آپ کے ٹورانٹو اور صوبہ اونٹاریو کے مستقبل کے دَوروں کے منتظر رہیں گے۔ یہ علاقہ ملٹی کلچر ہے اس میں اظہار رائے کی کھلی آزادی ہے نیز مذہبی رواداری بھی ہے جس پر تمام کینیڈا میں ہم عمل کرتے ہیں۔ ٹورانٹو کے اندر 200 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس سے زیادہ مذاہب پر لوگ عمل کرتے ہیں۔ نہ صرف ٹورانٹو میں بلکہ تمام کینیڈا میں ہر کوئی اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرتا ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کینیڈین ہیں اور ہم آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرسکتے ہیں۔ بے شک وہ اسلام کی کوئی شاخ ہو یا عیسائیت کی یا یہودیت کی، ہندوازم، بدھ ازم یا کوئی بھی اَور مذہب ہو۔ یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے۔

کچھ سال قبل مَیں نے اونٹاریو Legislature میں یہ Motion پیش کیا تھا جو کہ 21 فروری انٹرنیشنل زبانوں کا دن تھا۔ بعض آپ میں سے جانتے ہوں گے کہ اس پیشکش کی شروعات بنگلہ دیش سے ہوئی جہاں پاکستانی فوج نے کئی طالبعلموں کو مار دیا جو اپنی زبان بولنے کے لئے کوشش کررہے تھے۔ اس سانحہ کے سبب UNO نے انٹرنیشنل زبانوں کا دن شروع کیا۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ مَیں اس دن کو اونٹاریو Legislature میں لے کر آیا۔ اس طرح اونٹاریو میں بھی انٹرنیشنل زبانوں کا دن منایا جانے لگا۔ اس کے حق میں تمام پارلیمنٹ کے ممبروں نے ووٹ دیا تھا۔ مَیں نے اپنے ایڈریس میں اس دن کہا کہ اگر مَیں دنیا کی چھ ہزار زبانوں میں hello کہنا چاہوں تو ہم کئی ہفتے یہاں کھڑے رہیں گے۔ لیکن میں نے چالیس مختلف زبانوں میں یہ کہا۔ السلام علیکم کے ساتھ اور کئی زبانوں میں سلام کیا۔ یہ کینیڈا ہے جہاں ہم ایک دوسروں کی خاصیتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا مختلف ہونا ہی ہماری قوت ہے۔ دنیا کے بعض ممالک میں وہ لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہونی چاہئے اور زبانیں بولنے کی آزادی ہونی چاہئے۔

آج ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بہت سی جنگیں چل رہی ہیں۔ ان کی بنیادی وجہ اپنے ملک پر فخر کرنا اور دوسروں کے مذہب، زبان اور رواج وغیرہ کی عزت نہ کرنا ہے۔ یہ میرے مذہب میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ مَیں مسلمان پیدا ہوا تھا اور یہ سب مشرقِ وسطیٰ میں دیکھا جارہا ہے۔ وہاں بہت مسائل ہیں۔ لیکن اسلامی دنیا میں ایک رہنما ہیں جو کہ حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔

خلیفۃ المسیح آپ مسلم دنیا کو اپنی تعلیم، کتب، تقاریر اور میٹنگ کے ذریعہ راہنمائی کررہے ہیں کیونکہ آپ امن، اخوت، تمام لوگوں میں انصاف وغیرہ کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے یہ قدم اٹھایا۔ نیز ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ یہاں آئے۔ آپ کے ساتھ میری دوسری ملاقات ہے۔ پہلی ملاقات کچھ سال قبل ہوئی تھی جب McGuinty اونٹاریو کے Premier تھے۔ تب Hilton ہوٹل میں آپ سے ملنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آج بھی مَیں خوش قسمت ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی کئی مرتبہ ملنے کا موقع ملے گا۔ ایک مرتبہ پھر اونٹاریو میں خوش آمدید۔ ہم آپ کے آئندہ مزید دَوروں کے منتظر رہیں گے۔

آخر میں مَیں کہوں گا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ ایک بہت اچھا پیغام ہے اور مَیں اس کی ہمیشہ بات کرتا رہتا ہوں۔

یہاں سے جانے سے قبل مَیں ایک خاص احمدی کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو اس جماعت سے بہت مرد و خواتین ایسے ہوئے ہیں جو اپنی خصوصیت رکھتے ہیں لیکن ایک ان میں سے بہت عظیم وجود پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام تھے۔ آپ میں سے بعض جانتے ہوں گے کہ مَیں خود Phy sicist ہوں۔ وہ سائنس کے بہت عظیم وجود ہیں جنہوں نے انسانیت اور سائنس کی خوب خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ انہوں نے اٹلی میں ایک سینٹر بنایا تھا جس کا نام Centre for Theoretical Phy sics ہے۔ اس میں تمام دنیا سے سائنسدان اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق کو مزید بڑھائیں۔

ایک مرتبہ پھر خلیفہ صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ پھر ہمارے ہاں تشریف لائے۔ خاص کر سال کے اس وقت جب ہم جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا رہے ہیں۔ شکریہ۔ السلام علیکم۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ خطاب کا موضوع تھا: "Justice in an unjust world"۔ اس خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور اس کے بعد تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہمارے گرد دنیا مسلسل تبدیل ہورہی ہے اور ترقی کی جانب گامزن ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں تو بلاشبہ غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ تکنیکی ترقی کو لیں تو روز بروز جدید تکنیکی اور سائنسی ایجادات ہورہی ہیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی ہورہی ہے۔ مثلاً جدید ذرائع مواصلات اور الیکٹرانکس میں مسلسل تیزی سے ترقی ہورہی ہے اور اس ترقی اور ریسرچ سے ہماری زندگیوں میں کافی آسانیاں پیدا ہورہی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی عقل اور ذہانت کو استعمال کرکے آگے بڑھا ہے اور اپنی مہارت، پیداوار اور سہولیات میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ جہاں انسانیت تیز رفتاری سے ترقی کررہی ہے وہاں اس میں دُوریاں پڑرہی ہیں اور مسلسل تفرقہ کا شکار ہورہی ہے۔ عالمی امن اور استحکام دن بدن تباہ ہورہا ہے اور خطروں سے گھر رہا ہے۔ بعض ممالک کے حکمران اور حکومتیں اپنی عوام کے حقوق مہیا کرنے میں ناکام ہورہی ہیں اور ان پر شدید مظالم کررہی ہیں اور ناانصافی برت رہی ہیں، جس کے ردّعمل میں عوام بھی ان کی

مخالفت میں اُٹھ رہے ہیں اور باغی گروہ بن رہے ہیں اور اس قسم کے متنازعہ علاقے دہشت گردوں اور انتہاپسندوں کے لئے زرخیز میدان بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح ایسے گروہوں نے بہت سے ممالک میں اپنی جڑیں پکڑلی ہیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی ہیں کہ جن ملکوں میں خانہ جنگی ہورہی ہے وہاں بعض بیرونی طاقتیں ان ملکوں کے حکمرانوں کی مدد کررہی ہیں جب کہ بعض باغی عناصر کی مدد کررہی ہیں۔ چنانچہ دونوں گروہوں کو ظاہری اور خفیہ طور پر بیرونی معاونت حاصل ہے۔ اور اس کے نتائج ہم سب خون خرابہ، فساد اور معصوم لوگوں کے بہیمانہ قتل وغارت کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں جدید ٹیکنالوجی اچھائی کی محرک بنی ہے، وہاں اسے برائی اور تباہی کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی بھی حاصل کرلی گئی ہے کہ ایک بٹن کے دبانے سے قومیں صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہیں۔ مَیں وسیع تباہی مچانے والے ہتھیاروں کی طرف اشارہ کررہا ہوں جو ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر دہشت، تباہی اور بربادی کرنے کے قابل ہیں۔ ایسے ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں جو کہ نہ صرف موجودہ تہذیب کو تباہ کرسکتے ہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی دُکھ اور تکلیف ہی چھوڑیں گے۔ موجودہ دور میں ہم معاشرے کی بہت سے طبقات میں دوہرے معیار اور منافقت دیکھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بدامنی، ان لوگوں کے لئے جو انسانیت کا درد رکھتے ہیں، سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر کے امام ہونے کی حیثیت سے یہ وہ مسئلہ ہے جو کہ مجھے ہر دوسرے مسئلہ سے زیادہ پریشان کئے ہوئے ہے۔ بطور ایک مسلمان رہنما، میرے لئے یہ ذاتی طور پر تکلیف کا باعث ہے کہ آج جو فساد برپا ہے اس کا مرکز نام نہاد مسلمان ہیں اور اس تمام فساد کو اسلام سے منسوب کیا جارہا ہے۔ ایک طرف تو زیادہ تر جنگیں اور جانوں کا نقصان مسلمان دنیا میں ہورہا ہے جب کہ دوسری طرف نام نہاد مسلمانوں نے اپنی دہشت کا دائرہ مزید پھیلا دیا ہے اور یہاں مغرب میں بھی معصوم لوگوں کو نشانہ بنارہے ہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے نفرت انگیز اور بُرے اعمال کو اسلام کے نام پر جائز قرار دے رہے ہیں۔ اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے، یہ تمام اسلام کے نام کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن، تحفظ اور محبت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لحاظ سے ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ یا تو دہشت گردوں اور انتہاپسندوں کے مذموم اقدامات کلیۃً اسلام کی تعلیمات کے مخالف ہیں یا پھر یہ ماننا ہوگا کہ امن کی بجائے اسلام حقیقتاً ایسا مذہب ہے جو انتہاپسندی اور فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ ان دونوں مخالف بیانات میں سے کون سا ٹھیک ہے، ہمیں بہرصورت اسلام کی حقیقی تعلیمات دیکھنا ہوں گی۔ ہمیں اسلام کے بنیادی مأخذ یعنی اس کی مقدس کتاب قرآنِ مجید کو دیکھنا ہوگا اور مزید یہ کہ اس کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھنا ہوگا۔ اس لئے جو وقت میسر ہے اس میں آپ کے سامنے مَیں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتا ہوں جس کے بعد آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے کہ دنیا میں موجود تفرقہ اور فساد اسلامی تعلیم کے باعث ہے یا پھر اس کی وجہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دُوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی چند لفظوں میں دنیا اور تمام قوموں کے درمیان امن قائم کرنے کی بنیاد بیان فرمادی تھی۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ میرے خیال میں یہ ازلی ابدی اصول آج بھی وہی اہمیت رکھتا ہے جیسے کہ ماضی میں رکھتا تھا۔ یقیناً ہر انسان اپنے لئے امن اور تمام پریشانیوں اور دکھوں سے خلاصی پسند کرتا ہے۔ ہر انسان امید کرتا ہے کہ اس کے پاس پُرسکون زندگی کے ذرائع ہوں جس میں سختیاں نہ ہوں۔ ہر انسان اچھی صحت چاہتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگیوں سے تلخی اور درد کو دُور کرسکے۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ معاشرے میں اس کا ایک اچھا مقام ہو اور دوسروں سے عزت ملے۔ اسی طرح ہر حکومت اور ہر قوم بھی ایسی خوشحالی اور ترقی چاہتی ہے۔ تاہم کتنی قومیں اور کتنے ممالک ہیں جو درحقیقت دوسروں کے لئے بھی امن، ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں؟ زبانی دعووں کی حد تک تو یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہاں ہم دوسروں کے لئے بہتر چاہتے ہیں۔ تاہم عملاً یہ بہت زیادہ مشکل اور دشوار ہے۔ جہاں بھی فائدہ کی بات ہو، اکثر لوگ اپنے مفاد اور اپنی بھلائی کو دوسروں کے حقوق پر فوقیت دیتے ہیں۔ یہ انفرادی سطح پر بھی سچ ہے اور اجتماعی طور پر قومی سطح پر بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افسوس ہے کہ آج ہمیں بےغرضی کی بجائے خودغرضی ہی نظر آتی ہے۔ اکثر لوگ اور قومیں اپنے حقوق کو فوقیت دیتے ہیں اور اپنے مقاصد اور خواہشات پوری کرنے کی خاطر دوسروں کے حقوق پامال اور غصب کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ مسلمان دنیا میں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حکمران اور عوام نے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات چھوڑ دی ہیں اور فتنہ وفساد میں پڑے ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہ حکمران اپنے عوام کو تحفظ دینے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے فریضہ میں ناکام ہو چکے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے باغی گروہ بھی درست اور انصاف کے طریق سے بھٹک گئے ہیں۔ ہم بار بار مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا کی اہم طاقتیں انصاف اور استحکام کے رستہ پر چلنے کی بجائے صرف اپنے مفادات حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ مسلمان حکومتوں کی مدد یا مخالف گروہوں کی مدد کا فیصلہ کریں، اس کی بنیاد اس پر نہیں ہوتی کہ کیا ٹھیک اور درست ہے، بلکہ اس پر ہوتی ہے کہ کون سا گروہ ان کے مفادات بہتر طور پر پورے کرسکتا ہے۔ جبکہ اسلام تو کہتا ہے کہ جیسے ہم اپنی بہتری کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں، بالکل اسی طرح ہمیں دوسروں کی بہتری اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے تو اس سے دنیا میں حقیقی امن اور تحفظ کی راہ ہموار ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام امن قائم کرنے کے لئے امانتوں کے حق پورے کرنے پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی سورۃ نساء آیت نمبر 59 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ ان امانتوں کا حق ادا کریں جو ان کو دی گئی ہیں۔ ان میں وہ امانتیں اور عہد بھی شامل ہیں جو انفرادی سطح پر کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو اجتماعی سطح پر کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک ذاتی امانتوں کا تعلق ہے تو انسان کو نہ دوسروں کی املاک اور حقوق غصب کرنے چاہئیں اور نہ ہی دوسروں کے حقوق کی ادائیگی سے رُوگردانی کرنی چاہئے۔ جہاں تک اجتماعی امانتوں کا تعلق ہے تو اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ عوام، ریاست کے لئے ایسے نمائندے منتخب کرے جو ان کے خیال میں قوم کا حقیقی سرمایہ ہوں۔ جب انتخاب اور نامزدگی کا موقع آئے تو یہ نہ ہو کہ صرف اپنے اتحادی اور پارٹی ممبر کو ہی ووٹ دینا ہے، بلکہ چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ جس عہدہ کے لئے انتخاب کیا جارہا ہے اس کے لئے کون زیادہ

موزوں اور قابل ہے۔ اس کے بعد جو منتخب ہو جائیں اور جنہیں حکومت کی کلید سپرد کر دی جائے تو پھر انہیں اپنے فرائض مکمل دیانتداری اور انصاف سے ادا کرنے چاہئیں۔ پس یہ تعلیم جمہوریت کا وہ معیار ہے جسے اسلام بڑے فخر سے پیش کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر معاشرے میں ہر فرد کے ذمہ بعض امانتیں اور فرائض ہوتے ہیں اور معاشرے کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عام شہری اور حکمران ایک دوسرے کے فرائض حقیقی انصاف سے ادا کریں۔ اگر مسلمان دنیا ان اصولوں پر عمل کرتی تو ہم وہ فتنہ و فساد نہ دیکھتے جس کی لپیٹ میں آج کئی ملک آ چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ اس قرآنی اصول کی عالمگیر اہمیت ہے اور صرف مسلمان دنیا کے لئے نہیں بلکہ یہ تمام دنیا کے لئے مفید ہے۔ تمام ملکوں کے شہریوں کو اپنی پارلیمان اور اسمبلیوں کے لئے ایسے افراد کو منتخب کرنا چاہئے جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کریں گے۔ جہاں افراد یا کسی مخصوص پالیسی کے لئے ووٹ دینے کا معاملہ ہو وہاں ذاتی تعلقات اور پارٹی کی پیروی کرنے کی بجائے یہی رہنما اصول اپنانا چاہئے۔ اگر ملکی رہنما کرپٹ اور ذاتی مفادات پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے اپنے لوگوں کی ترقی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اپنی حکومتوں کے خلاف کھڑے ہوں یا خانہ جنگی اور اختلافات بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سے بڑھ کر پھر بڑی طاقتوں اور اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں کو بھی عہدوں اور امانتوں کے حق ادا کرنے کا یہ اصول ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے۔ کمزور ملک ہمیشہ بڑی طاقتوں سے مدد لینے پر مجبور ہوتے ہیں اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اس امانت کا حق ادا کریں جو کمزور ممالک نے ان کے سپرد کی ہوئی ہے۔ بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ پسماندہ ممالک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں اور انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ کمزور ممالک کی ترقی اور خوشحالی میں ہی دنیا کا فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اقوامِ متحدہ میں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بعض ممالک تو اپنی ناجائز طاقتوں کا اظہار کرتے پھریں یا سیکیورٹی کونسل کے مستقل ممبران صرف ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے طریق پر ویٹو کا حق استعمال کریں جس سے اکثریت کا مفاد خطرہ میں پڑ جائے۔ بلکہ اقوامِ متحدہ کے تمام ممبران کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں اور دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے عہد کو پورا کریں جس پر اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ قومیں نہ تو اپنے عہدوں کو پورا کر رہی ہیں اور نہ ہی عدل و انصاف کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے سابق اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری Anthony Banbury نے ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں انہوں نے اقوام متحدہ (جہاں وہ خود کام بھی کر چکے ہیں) کی اپنے مقاصد میں ناکامی کا ذکر کیا۔ وہ نیویارک ٹائمز میں لکھتے ہیں: مَیں اقوام متحدہ سے پیار کرتا ہوں مگر وہ ناکام ہو رہی ہے۔ بیوروکریسی بہت زیادہ ہے اور نتائج بہت کم۔ اقوام متحدہ کے اصولوں اور مقاصد پر عمل کرنے کی بجائے یا حقیقت کو بنیاد بنانے کی بجائے بہت سے فیصلے سیاسی وجوہات کی بناء پر کر دیئے جاتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں: اگر اقوام متحدہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کی ازسرِنو تجدید کی ضرورت ہے جہاں ایک بیرونی کمیٹی ہو جو سسٹم کی نگرانی کرے اور مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اقوام متحدہ کے قریبی بھی اب اعلانیہ اس کی کمیوں کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ یہ دنیا کا امن اور سلامتی برقرار رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ جہاں تک مغربی ممالک کی غلط خارجہ پالیسیوں کی بات ہے تو اس کی گزشتہ سالوں میں تازہ مثال 2003ء میں ہونے والی عراق کی جنگ ہے۔ یو کے کے سابق وزیر خارجہ David Miliband جو اس وقت انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی کے صدر ہیں نے کچھ عرصہ پہلے عراق کی جنگ کے دیرینہ اثرات کے حوالہ سے بات کی۔ عراق میں دہشت گردی اور مستقل عدم استحکام کے حوالہ سے اخبار The Observer کو انٹرویو دیتے ہوئے David Miliband صاحب نے کہا: عراق کی موجودہ صورتحال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ عراق پر ہونے والا حملہ یا اس کے بعد کے حالات کو خاص طور پر دیکھا جائے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا صدام حسین عراق کو متحد رکھ سکتا تھا یا داعش جیسی تنظیموں سے عراق کو بچا سکتا تھا تو انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اس کا معمولی امکان تھا۔ یہ بیان سابق ممبر برٹش پارلیمنٹ کا ہے جنہوں نے عراق جنگ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

اسی طرح ایک مشہور کالم نگار Paul Krugman نے حال ہی میں نیویارک ٹائمز میں لکھا کہ کہ عراق کی جنگ کوئی معصومانہ غلطی نہ تھی۔ یہ ایک ایسا معرکہ تھا جس کی بنیاد انٹیلی جنس کی خبروں پر رکھی گئی تھی جو بعد میں غلط نکلیں۔ عوام کی تسلی کے لئے جو دلائل دئے گئے وہ صرف اور صرف بہانے اور جھوٹے بہانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ جن لوگوں نے ابتدائی طور پر عراق کی جنگ کی حامی بھری یا وہ جو اقوامِ متحدہ کے حامی تھے وہ بھی اپنی غلطیوں اور ان کے بھیانک نتائج تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ایسی ناانصافیوں نے دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے اور داعش جیسی دہشت گرد تنظیموں کو حکمران بننے اور آگے بڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ ایسے گروہ اب نہ صرف مسلم دنیا بلکہ ساری انسانیت کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن ابھی بھی نہیں لگتا کہ دنیا ماضی کے سبق سے کچھ سیکھ رہی ہے۔ وزارت خارجہ کی غیر منصفانہ پالیسیاں ابھی بھی غالب ہیں اور مختلف ممالک میں جنگ بھڑکا رہی ہیں جس کے نتیجہ میں معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں اپنے کاروباری مفادات کو ہر چیز پر فوقیت دئے ہوئے ہیں اور دوسرے ملکوں کو جدید ترین اسلحہ بیچ رہی ہیں باوجود اس کے کہ صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ اسلحہ معصوم لوگوں کو ناکارہ کرنے اور اَن گنت جانوں کے ضیاع کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ میں جو بھی کہہ رہا ہوں کوئی ڈھکی چھپی یا نئی بات نہیں بلکہ یہ باتیں ایک عرصہ سے عام ہیں۔ مثلاً بعض مغربی ممالک سعودی عرب کو مسلسل اسلحہ بیچ رہے ہیں جو یمن کے لوگوں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ کسی مسلمان ملک کے پاس اتنے بڑے پیمانے پر اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں نہیں جو ایسے جان لیوا اور جدید ہتھیار بنا سکیں۔ پس مغربی ممالک ہی ان کا ذریعہ ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں مسلمان حکومتوں کو اسلحہ بیچ رہی ہیں جبکہ دوسری حکومتیں انہی ملکوں میں باغی عناصر کو اسلحہ بیچ رہی ہیں۔ پس ہر دو فریق کو بیرونی طور پر اسلحہ اور مدد فراہم کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام فہم بات ہے کہ اگر اسلحہ کی یہ تجارت روک دی جائے تو مسلمان ممالک کے پاس ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے کوئی اسلحہ نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ بعض مغربی ممالک کے تجزیہ نگاروں نے بھی اس قسم کی عالمی تجارت کرنے والوں کی منافقت اور اخلاقی

گراوٹ پر آواز اٹھائی ہے۔لیکن اس کے باجود اگر اس تجارت کے متعلق سوال کیا جائے تو حکومتیں یا تو ایسے سوالات کو بالکل ہی نظرانداز کردیتی ہیں یا ایسے کاموں کو جائز قرار دینے کی کوشش کرتی ہیں جو کہ صریحاً ناجائز ہیں۔اگر انہیں کسی بات کی فکر ہے تو یہ کہ ان کے چیک کلیئر ہوں تا کروڑوں ڈالرز ان کے قومی بجٹ میں شامل ہوسکیں۔مختصر یہ کہ پیسہ بولتا ہے اور اخلاقیات کا نام ونشان بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔اب ایسے ماحول میں زمین پر امن کیسے قائم ہوسکتا ہے جہاں دہشتگرد تنظیمیں کثیر تعداد میں بھاری اسلحہ اور فنڈز حاصل کرنے میں مسلسل کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اکثر یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ دہشتگرد تنظیم داعش کے لئے یہ کیسے ممکن ہوا کہ وہ اتنی امیر ہوگئی۔وہ اپنے کروڑوں ڈالرز کہاں سے حاصل کرتی ہے؟اس کی فنڈنگ ابھی تک کیوں نہیں روکی گئی؟وہ کس طرح تیل کی تجارت اور اسلحہ خرید رہے ہیں؟ مغربی طاقتوں اور اقوام متحدہ نے تو طاقتور ملکوں پر بھی نہایت سخت پابندیاں لگائی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ داعش جیسی تنظیموں کی فنڈنگ کو نہیں روک سکے؟اب اس قدر تاخیر کے بعد بھی جب داعش کی فنڈنگ روکنے کی کوشش کی جارہی ہے تب بھی وہ کروڑوں ڈالرز کمارہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حال ہی میں کینیڈا کے وزیر برائے امن عامہ Public Safety نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ داعش کو اسلامی مملکت کے نام سے کبھی نہیں پکاریں گے۔انہوں نے کہا ہے کہ داعش نہ تو اسلام ہے اور نہ ہی کوئی مملکت ہے۔ان کا یہ بیان بہت عمدہ تھا اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مغربی ممالک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے جنگ وجدل کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔تاہم ان گروپس کی فنڈنگ اور نشوونما کو روکنے کے لئے مؤثر طریقے اختیار نہیں کئے گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے دنیا میں جاری عدل وانصاف کی کمی کے متعلق تفصیلی بات کی ہے اس لئے اب میں بیان کروں گا کہ اسلام کے نزدیک عدل کے کیا معنی ہیں؟ جیسا کہ وقت محدود ہے میں قرآن کریم کی دو آیات بیان کروں گا جو کہ اسلام کی بے نظیر عدل اور انصاف کی تعلیم پر روشنی ڈالتی ہیں۔سورۃ نساء کی آیت نمبر 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں) میں اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیرخواہ ہے۔اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔تاعدل کرسکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہارحق سے) پہلوتہی کروگے تو (یادرکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

اس سورۃ میں مسلمانوں کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے خلاف اور اپنے گھر والوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہیں تاکہ سچ کا بول بالا ہو اور عدل قائم ہوسکے۔ایک مسلمان کی سچائی کے ساتھ وابستگی ہر چیز سے بالا ہونی چاہئے۔اسی طرح سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہوجاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرو۔جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

مسلمانوں کو اپنے ہی نفسوں کے خلاف گواہی دینے کی نصیحت کرنے کے بعد اس آیت میں قرآن کریم نصیحت کرتا ہے کہ مسلمان تمام لوگوں سے عدل اور احسان کا سلوک کریں چاہے وہ ان کے مخالف اور دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔یہ انصاف کا وہ اعلیٰ معیار ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔لیکن اگر موجودہ اسلامی حکومتیں ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔لہٰذا ان حکومتوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اسلام کو موردالزام ٹھہرانا ناانصافی اور غلط ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پھر سے کہتا ہوں کہ مغربی دنیا بھی ذمہ داری سے بَری نہیں ہے اور یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ ذاتی مفادات پورے کریں یا غیر جانبدارانہ طور پر ہماری آئندہ نسلوں کے بہتر اور روشن مستقبل کے لئے کام کریں۔اگر ہر پالیسی کی بنیاد عدل اور انصاف پر ہوگی تو تمام اختلافات جنہوں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے خود بخود بغیر کسی فساد، خون ریزی اور ظلم کا رستہ اپنائے حل ہوجائیں گے۔اگر ہم حقیقت میں امن چاہتے ہیں تو ہمیں عدل سے کام لینا ہوگا۔ہمیں عدل وانصاف کو اہمیت دینا ہوگی۔جیسا کہ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنے لئے پسند کریں۔ہمیں دوسروں کے حقوق کی پاسداری کے لئے بھی ویسا ہی عزم اور جوش دکھانا چاہئے جیسا کہ ہم اپنے لئے دکھاتے ہیں۔ہمیں اپنی سوچ کو بلند کرنا چاہئے اور اپنے فائدہ کی بجائے صرف وہی دیکھنا چاہئے جو دنیا کے لئے اچھا ہے۔اس دور میں امن قائم کرنے کے یہی ذرائع ہیں۔

خطاب کے آخر میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں دل کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام فریقوں اور تمام قوموں کو فہم وفراست عطاء کرے تا وہ انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے بے غرض ہوکر مل جل کر کام کرنے والے ہوں۔ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضورانور کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یونیورسٹی کے چانسلر Greg Sorbara اور منسٹر رضامریدی صاحب کے ساتھ گیسٹ روم میں تشریف لے آئے۔ یہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔اس دوران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یونیورسٹی کے چانسلر اور منسٹر رضامریدی صاحب سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آٹھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واپس پیس ویلیج کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلیج تشریف آوری ہوئی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ڈاکٹر ابراہیم احمد منیب صاحب ابن مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ڈاکٹر ابراہیم صاحب کا گھر پیس ویلیج میں ناصر سٹریٹ پر واقع ہے۔ یہاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر قیام فرمایا۔اس دوران ناصر سٹریٹ پر پیس ویلیج کے مکینوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہوچکا تھا اور مسلسل نعرے لگارہا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ بشیر سٹریٹ پر آنا تھا۔یہ سارا راستہ ہی مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ جمع تھے کہ جب بھی ان کے پیارے آقا کا اس راستہ سے گزر ہوگا تو وہ جہاں اپنے آقا کا دیدار کریں

گے وہاں السلام علیکم کہنے کی سعادت پائیں گے۔

رات ساڑھے دس بجے جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر آنے کے لئے پیدل روانہ ہوئے تو ان عشاق نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ ہرطرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہورہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہورہی تھیں۔ اس رات دائیں بائیں ہرطرف سے سینکڑوں کیمرے مسلسل تصاویر بنارہے تھے۔ حضورانور کے ایک ایک لمحے کی تصویر جہاں ان کے دلوں پر بن رہی تھی وہاں ان کے کیمروں میں بھی محفوظ ہورہی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

یارک یونیورسٹی (ٹورانٹو) میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے سامعین کے دلوں پر گہرا اثر ڈالا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ Indigines Elder، Cat Courier Member of University of Toronto نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ایسی باتیں سن کر بہت لطف آتا ہے کہ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کررہے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کی خدمت اور انسانوں کے برابر کے حقوق کے بارہ میں سن کر دل کو خوشی ہوتی ہے۔ جو بات مجھے خاص طور پر پسند آئی، وہ یہ تھی کہ خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بھی کہا وہ دل کی گہرائی سے کہا۔ جب کوئی سچائی کی باتیں دل سے کرتا ہے تو وہ ہمیشہ یادگار رہتی ہیں۔ یہ بھی کہ وہ دنیا کی دوسری طرف سے آکر وہی پیش کررہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کررہا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں شامل ہوا۔

☆ Kenyan، John Muthangi Catholic Priest From North York نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دنیا کے مسائل اور مشکلات کا خوب علم ہے۔ یہ سن کر مَیں بہت حیران ہوا تھا کہ ان کو کتنا گہرا علم ہے۔ جو باتیں انہوں نے قرآن کریم سے پیش کیں وہ نہایت آسان زبان میں سمجھ آگئیں۔ یہ بات خاص طور پر مجھے پسند آئی کہ خلیفہ صاحب نے بیان کیا کہ دنیا میں جو مختلف جنگیں ہورہی ہیں وہ کسی خاص طاقت کی مدد یا اس کی سرپرستی میں ہورہی ہیں اور اگر بڑی حکومتیں امداد کرنا چھوڑ دیں یہ سب کچھ ختم ہوسکتا ہے۔

☆ ایک طالبہ علم Sheryl Cress نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتہ لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہوگیا ہے۔ اب مَیں صرف گمان پر نہیں چل رہی۔ خلیفہ صاحب نے امن کے حوالے سے خوب اچھی باتیں کیں۔ یہ بات خاص طور تعریف کے لائق ہے کہ خلیفہ صاحب نے سمجھایا کہ ہم میں بہت ساری تعلیمات کے حوالہ سے ملتی جلتی ہیں لیکن ہماری ایک دوسرے سے ناآشنائی کی وجہ سے سمجھی نہیں جاتیں۔ یہ بات سمجھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے کہ ہماری اور آپ لوگوں کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اس پروگرام کا انعقاد کیا۔

☆ Candidate of Record، Constantine Tubus Conservative Party Vaughn نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے علاقہ میں بہت احمدی رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے یورپین پارلیمنٹ اور دنیا کے دوسرے حکومتی اداروں میں خطاب کیا ہے۔ اس لحاظ سے آج مجھے خوشی ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے خوب واضح کی کہ آج انسانیت کے لئے امن کتنا ضروری ہے۔ اگر امن نہیں ہے تو باقی سب ہیچ ہے۔ ان کی باتیں نہایت آسان لیکن خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ بات تعریف کے لائق ہے کہ آج کی دنیا میں جبکہ مسلمانوں میں بہت انتہا پسند تنظیمیں فساد برپا کر رہی ہیں ایک ایسی اسلامی جماعت ہے جو کھلے طور پر اس فساد کو بُرا کہتی ہے اور اسلام کے بارہ میں صحیح پیغام پہنچاتی ہے۔

☆ Yousar Albrani جرنلسٹ نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارہ میں بتایا۔ ایک جرنلسٹ ہونے کے لحاظ سے مَیں اکثر امن اور عورتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتی ہوں۔ لیکن جب ایک اتنا بڑا لیڈر اس بارہ میں بات کرتا ہے تو وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو ایک اچھا پیغام دے رہے ہیں۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے وضاحت سے بیان کی کہ اسلامی دنیا میں جو مسائل چل رہے ہیں۔ ان کے پیچھے دوسری حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بات میرے دل کو بہت اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ان کو ذاتی طور پر دکھ ہوتا ہے جب وہ دنیا کے حالات کے بارہ میں پڑھتے ہیں۔ مَیں آپ کو اور خلیفۃ المسیح کو کہوں گی کہ یہ اچھا کام جاری رکھیں کیونکہ اس وقت دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

☆ Swami Bhagwan Shankar، Divine Light Awakening Society Canada نے کہا کہ مَیں عظیم خلیفۃ المسیح کے بارہ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ جو روحانیت ان کو حاصل ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ جب سے مَیں نے ان کو دیکھا ہے میرے دل کو ایک خاص لذّت حاصل تھی۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک روحانیت قائم رہی۔ مَیں ان کے لئے بہت خوش ہوں کہ وہ یہاں آئے۔ ان کے پاس ایک خاص خداداد طاقت ہے۔ وہ دل کی گہرائی سے تمام دنیا کے امن کی بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات نہایت واضح کردی کہ اسلام کا دہشتگردی اور انتہاپسندی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ قرآن کریم کی بات مجھے بہت پسند آئی کہ انسان کو سب سے پہلے خودغرضی کو چھوڑ کر دوسروں کے بارہ میں سوچنا چاہئے۔ بے شک اگر اپنی کوئی برائی یا اپنے کسی قریبی کی برائی کو تسلیم کرنا پڑے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے۔ یہ بات بھی انہوں نے بتائی کہ بڑی حکومتیں چھوٹی حکومتوں پر پابندیاں تو لگادیتی ہیں لیکن ساتھ ہی وہ ایسے کام کرتی ہیں جن سے دنیا کا امن خراب ہوتا ہے اور ان تنظیموں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دنیا میں ہم امن قائم نہیں کرسکتے اگرچہ تمام روحانی کتب میں امن کے بارہ میں لکھا ہے اور ہمارے پاس پیسہ بھی خوب ہے۔ یہ بات بھی خلیفہ صاحب نے سمجھائی کہ اگر ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو ہم اس کی تمام مخلوق سے کیوں نہیں کرتے۔ مَیں یہ نہیں کہوں گا کہ میرے خیال میں بلکہ مجھے کامل یقین ہے کہ خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں کہیں وہ خلوص نیت سے کہیں کیونکہ میرا دل ان کی باتوں سے لرزتا تھا۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک خاص لذّت حاصل ہوتی تھی۔ وہ کسی کو خوش کرنے نہیں آئے تھے نہ ہی کوئی بات منوانے بلکہ ان کی باتیں صرف سچائی کی باتیں تھیں جو خود ہی سمجھ آرہی تھیں۔ مَیں بھی انہیں کی طرح دعا کرتا ہوں کہ انسانیت کو ان تمام اقدار کا علم ہوجائے اور

وہ ان کی قدر کریں۔

☆ ٹورانٹو سے آنے والی ایک مہمان Hillary Puncarad نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے آج اسلام کی بہت سی باتیں پس منظر کے ساتھ ہمیں سمجھائیں جبکہ میڈیا ایسا نہیں کرتا۔ اسلام کے بارہ میں انہوں نے جو باتیں بیان کیں وہ سن کر بہت اچھا لگا۔ مَیں ایک بدھسٹ ہوں اور مجھے بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح کی حیثیت دلائی لاما یا پوپ کی مانند ہے۔ اس بات کی مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں اُن کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں بیٹھ سکی۔ میرے خیال میں بہت لوگوں کو ان کا پیغام دیکھنا اور سننا چاہئے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

☆ Mississauga سے آنے والی ایک مہمان خاتون Sharmaine صاحبہ نے کہا کہ آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کیں وہ بہت حکیمانہ تھیں۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح سیدھی بات کرتے ہیں اور ایسی بات کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے۔ احمدیہ جماعت حقیقی اسلام کا نمونہ ہے لیکن افسوس ہے کہ میڈیا اسلام کی یہ تصویر نہیں پیش کرتا۔ جو بھی باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ سب سچ ہیں۔ مَیں ہمیشہ اسلام کے بارہ میں یہ گمان رکھتی تھی لیکن آج خلیفۃ المسیح نے وہ سب کچھ آسان زبان میں سمجھا دیا۔ جتنا بھی مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے اور مَیں کہوں گی کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں سے مجھے سوچنا پڑتا ہے کہ مَیں کیا خدمت کر رہی ہوں اور مَیں خود کتنی نیک ہوں۔ مَیں اپنی زندگی میں کیا کر رہی ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل ٹھیک کہا کہ دنیا کو صرف پیسے کی فکر ہے لیکن اصل فکر دوسروں کے امن اور ہمدردی کی ہونی چاہئے۔ خلیفۃ المسیح کو بات کرنے کا بہت اچھا انداز حاصل ہے۔ وہ نہایت حکیمانہ طور پر باتیں سمجھاتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو سن کر انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے اور جس سے علم کی مزید پیاس پیدا ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوا ہے کہ تمام سامعین کو یہی محسوس ہوا ہوگا۔

☆ Mario Romaldi مہمان ازنارتھ یارک نے کہا کہ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں وہ سب عام سچائیاں ہیں۔ کوئی بھی شخص جو سن رہا تھا یہ نہیں کہہ سکتا کہ خلیفۃ المسیح کی بات کے ساتھ مَیں متفق نہیں ہوں خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھتا ہو۔ دنیا کا امن صرف سب لوگوں کو مل کر ایک مقصد کے لئے کام کرنے پر حاصل ہوسکتا ہے۔ بہت سے لوگ ہال میں موجود تھے لیکن خلیفہ صاحب نے اس انداز میں باتیں فرمائیں کہ لگ رہا تھا جیسے اکیلا انسان ان سے گفتگو کر رہا ہے۔

29/اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

(حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

میپل، بریمپٹن، ہلٹن، ریگسڈیل، وڈبرج، پیس ویلیج، ویسٹن، احمدیہ ایبوڈ آف پیس، ٹورانٹو، مسس ساگا، بیری، کیجر اور سینٹ کیتھرین۔

علاوہ ازیں امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لے جا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح و اعلان نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان دونوں نکاحوں میں، جو دونوں بچیاں ہیں وہ محمود احمد چیمہ صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کی نواسیاں ہیں۔ گویا کہ ننھیال کی طرف سے یہ خاندان، ان بچیوں کے نانا واقفِ زندگی تھے۔ اسی طرح ماریہ چیمہ جو ہیں وہ واقف زندگی کی بیٹی اور نواسی بھی ہیں۔ یہ خاندان ربوہ میں بڑا لمبا عرصہ رہا بلکہ ابھی بھی یہ جو مختار احمد چیمہ صاحب کا داماد بن رہا ہے یہ ربوہ کا ہی ہے۔

ربوہ میں رہنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو دین کی خدمت کرنے والے تھے یا ان لوگوں نے ربوہ آ کر اپنے بچے وہاں بسائے۔

تنویر احمد مہار صاحب کے والد یا چیمہ صاحب کے داماد کے دادا محکمہ زراعت میں کام کرتے تھے لیکن انہوں نے ساری عمر اپنے بچے ربوہ میں رکھے۔ اس لئے کہ دینی تعلیم ان کو ملتی رہے۔

ربوہ کا جو ماحول تھا، جب تک اس میں حکومت کا دخل نہیں تھا۔ ایک ایسا ماحول تھا جہاں آپس میں ہر ایک ملنے والے کو، ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ ایک دینی ماحول تھا، لغویات سے پاک ماحول تھا، وہ زمانہ تھا جب نہ کوئی ٹی وی (T.V.) تھا، نہ انٹرنیٹ تھا، نہ آئی فون تھا۔ لوگوں کے لئے دلچسپیاں یہ تھیں کہ شام کو کھیل کے میدان میں آئیں۔ نمازوں پر باقاعدہ ہوں، صبح فجر کی نماز پر اطفال الاحمدیہ، بچے اٹھ کر صَلِّ عَلٰی کیا کرتے تھے۔ ہر محلّے سے آوازیں آ رہی ہوتی تھیں۔ ربوہ کا ایک ماحول تھا۔ اِس ماحول میں مکرم محمود احمد چیمہ صاحب کے بچے بھی رہے ہیں۔ محمود احمد چیمہ صاحب تو خود زیادہ تر میدان عمل میں رہے۔ لیکن بچوں کو اکثر ربوہ میں رکھا۔

اسی طرح تنویر احمد مہار صاحب کے خاندان کو مَیں جانتا ہوں۔ انہوں نے بھی ربوہ میں وقت گزارا۔ وہ لوگ اس سوچ کے ساتھ ربوہ میں آئے تھے کہ ہمارے بچوں کو دینی علم حاصل ہو۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے والے ہوں۔ بے شک دنیاوی نوکریاں بھی کیں۔ دنیا بھی کمائی لیکن ساتھ ساتھ دین کا علم اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی سوچ بھی ان میں قائم رہی۔

پس یہ سوچ ہے جو آئندہ نسلوں میں بھی قائم رکھنا ہماری ذمّہ داری ہے۔ ہر قائم ہونے والا رشتہ اِس بات کو یاد رکھے کہ جو اِن کے آباؤ اجداد نے، ان کے باپ دادا نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد پورا کرتے ہوئے قربانیاں دیں۔ اس کو انہوں نے بھی جاری رکھنا ہے۔

یہ جو آیات پڑھی گئی ہیں آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی کل کو دیکھو اور وہ کل یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھو۔ اپنے آپ کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو

حاصل کرنے والے ہو اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود نہ ہو بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین اصل مقصد ہو۔

یہ کل ہر شخص کے لئے، اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی کہ ہر آنے والا دن، دین کی بہتری کی طرف ایک نیا قدم ہونا چاہئے۔ ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہونا چاہئے۔ پھر کل یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس کی طرف نظر رکھو۔

پھر کل یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو چاہے تم کینیڈا میں رہ رہے ہو، امریکہ میں رہ رہے ہو، یہاں کا ماحول جیسا بھی ہے پھر بھی بچوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ قائم رہے۔ ان کی تربیت اِس نہج پر ہو کہ وہ بڑے ہو کر یہ دعا کرنے والے ہوں کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے ماں باپ پر رحم کر جنہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی، ہمیں دین سکھایا، ہمیں اس ماحول کے گند سے بچایا اور خود اللہ تعالیٰ کے قریب کیا۔ گویا کہ پھر ماں باپ کے لئے یہ دعا کر کے بچے اگلے جہان میں بھی ان کے درجات میں بلندی کا باعث بن رہے ہوں گے۔ خود بھی دین سے منسلک ہو کر آئندہ نسلوں کی بھی حفاظت ہوتی چلی جائے گی۔

پس یہ سوچ ہونی چاہئے اور یہ آیات جو اعلان نکاح میں رکھی گئی ہیں اور یہ آخری آیت جو آئندہ کے مستقبل کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص رضا کو حاصل کرنے کی غرض کی سوچ سے رکھی گئی۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔

خوشی کے موقع پر شادیوں کے بعد جوانی میں بہت ساری باتوں کو انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس موقع پر بھی تمہیں خدا یاد رہنا چاہئے اور تمہیں اپنی آئندہ کی زندگی یاد رہنی چاہئے اور تم میں یہ سوچ قائم ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے بچوں کی بھی تربیت کرو۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہو اور ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ خلافت اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق قائم رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ جویریہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم زین نادر ابن مکرم محمد منور نادر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماریہ احمد چیمہ بنت مکرم مختار احمد چیمہ صاحب (وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کا نکاح عزیزم رضاء المحسن مہار ابن مکرم تنویر احمد مہار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

سرائے انصار کینیڈا کا افتتاح

پروگرام کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع عمارت 'سرائے انصار' میں تشریف لائے۔ یہ عمارت مجلس انصار اللہ کینیڈا نے بطور گیسٹ ہاؤس حاصل کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا معائنہ فرمایا اور دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان بھی یہاں ٹھہریں آپ کے پاس ان کا باقاعدہ اندراج ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'بیت مریم' میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے نئے سال کا پروگرام بنا لیا ہے اس پر صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم اس پراسس process میں ہیں کہ ہر سیکرٹری کے ساتھ نیا پروگرام بن رہا ہے۔ ویسے ہم دو سال کا اکٹھا پروگرام بنا لیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کا سال یکم اکتوبر سے شروع ہوا ہے تو پھر ایک مہینے میں نیا پروگرام بن جانا چاہئے تھا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس ہیں اور کتنی مجالس کی طرف سے آپ کو باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ ستمبر 2016ء تک ہماری 84 مجالس تھیں۔ اب اکتوبر 2016ء سے 91 ہو گئی ہیں۔ ریجنز Regions میں بعض نئے حلقے بنے ہیں جن کی وجہ سے تعداد بڑھی ہے۔ مجالس ہمیں باقاعدگی سے رپورٹس بھجواتی ہیں۔ ستمبر تک ہمیں 84 مجالس میں سے 83 مجالس کی رپورٹس موصول ہو چکی ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ رپورٹ پر تبصرہ کس طرح کرتی ہیں؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہر شعبے کی سیکرٹری اپنے شعبہ کے حوالہ سے اپنا تبصرہ لوکل سیکرٹریان کو خود بھجوا دیتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صدر صاحبہ کی طرف سے تبصرہ نہیں جاتا؟ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ صدر صاحبہ سیکرٹریان کے تبصرہ کو چیک کر لیتی ہیں۔ صدر صاحبہ نے بھی حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ رپورٹس کو دیکھتی ہیں۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کا کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک پریس کانفرنس رکھی ہے جو آئندہ ماہ مانٹریال میں ہے۔ ہر ماہ نمائش لگانے کا پروگرام بھی ہے۔ ہم داعیات الی اللہ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال ہماری 24 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جیسا کہ حضور انور نے ہمیں ہدایات دی تھیں کہ ہم ان سے باقاعدگی کے ساتھ اپنا رابطہ رکھیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری داعیات الی اللہ کی تعداد زیادہ بڑھے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 24 کے ساتھ ہی ہمارا رابطہ قائم ہے اور ہر ماہ ہمارا رابطہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو وہاں کی متعلقہ صدر ہے کیا اس کا ان نومبائعات سے رابطہ ہوتا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور متعلقہ صدر کا ان سے رابطہ رہتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا نومبائعات سے باقاعدہ رابطہ رہتا ہے؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے، ہم ان کے ساتھ رپورٹنگ کے ذریعہ بھی رابطے رکھتے ہیں۔ براہ راست بھی رابطہ ہے، واٹس ایپ پر بھی رابطہ ہے۔ ہر ماہ ہماری کانفرنس کال ہوتی ہے جس میں نومبائعات بھی رابطہ کر سکتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات زیادہ تر کس قوم کی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سفید فام کینیڈین 21 ہیں اور 40 ایسی ہیں جو ایشین ممالک کی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر **سیکرٹری تربیت نومبائع** نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں نومبائعات کی تعداد 71 ہے۔ ان میں سے 52 ایسی ہیں جو فعّال ممبرز ہیں اور جو باقی ہیں ان کے لئے ہم

کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ رابطہ کا کیا طریق ہے؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے صدران مجالس رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر ان سے رابطہ نہ ہو سکے تو پھر مردوں کے ذریعہ سے کوشش ہوتی ہے یا مربیان کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مربیان نہیں بلکہ **جن کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں رابطہ کا ذریعہ بھی انہیں کو بنانا چاہئے۔** اس طریق سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جس کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہے وہ آیا صرف تبلیغ میں ہی فعّال ہے یا بعد کے تعلق اور رابطہ میں بھی عملی طور پر کام کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس نے بیعت کروائی ہے کیونکہ بیعت تو ایک لمبا عرصہ کے بعد ہوتی ہے ایک دن میں تو نہیں ہو جاتی تو اس کی دوستی تو قائم رہتی ہے۔ جس نے بیعت کروائی ہے اگر وہ خود نماز پڑھنے والی نہیں، قرآن کریم پڑھنے والی نہیں، ایم۔ٹی۔اے نہیں دیکھتی یا صرف ایک دفعہ جوش میں آکر تبلیغ کی اور پھر جوش ٹھنڈا ہو گیا۔

لوگ تو مختلف وجوہات سے بیعت کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جملہ باتوں سے متأثر ہو جاتے ہیں تو آپ کو یہ سب باتیں دیکھنی چاہئیں اس طرح آپ کو عملی طور پر بیعت کروانے والے کی بھی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ اور جو سیکرٹری تربیت ہے وہ باقاعدہ دیکھے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو سیکرٹری نومبائعات اس کو بتا سکتی ہے اور جو نومبائعات کی حقیقی تربیت ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان 52 نومبائعات میں سے چندہ کے نظام میں کتنی شامل ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ 22 نومبائعات شامل ہیں اور لجنہ کا ممبرشپ چندہ دیتی ہیں۔ باقی بھی کوشش کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ممبرشپ کا چندہ دیتی ہیں یا نہیں۔ انہیں کہیں کہ ایک یا دو ڈالر سال کے ادا کر کے تحریکِ جدید اور وقف جدید میں بھی شامل ہو جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ **سیکرٹریان تحریکِ جدید اور وقفِ جدید** کے پاس لسٹ ہونی چاہئے اور وہ انہیں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں کوئی شرط نہیں ہے کہ کتنا چندہ دینا ہے۔ ممبرشپ چندہ تو آپ نے ہر کمانے والی کا اُس کی آمد پر ایک فیصد رکھا ہوا ہے اور جو نہیں کمانے والی ان کا 24 یا 25 ڈالرز ہے۔

اس پر **سیکرٹری مال** نے عرض کیا کہ 24 ڈالرز ممبرشپ چندہ اور 24 ڈالرز اجتماع کا چندہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے اس ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں کئی دفعہ روک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے **نومبائعات کو چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کی عادت ڈالیں۔ ایک دو ڈالر ادا کریں تو ان کو پھر عادت پڑ جائے گی۔** شروع میں عادت ڈالنے کے لئے ان دونوں چندوں سے شروع کریں **پھر ممبرشپ اور جماعتی چندے بعد میں آئیں گے۔**

حضور انور نے دریافت فرمایا: ان نومبائعات کے لئے کوئی سلیبس بھی بنایا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ تین لیول کا سلیبس تین سالوں تک کے لئے بنا ہوا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات میں سے تربیت کے بعد کتنی Main Stream میں آجاتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا، الحمدللہ کافی بڑی تعداد Main Stream میں آجاتی ہے۔ پھر ڈیوٹیاں بھی دیتی ہیں اور بعض عہدیدار بھی بن جاتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا اگلے سال کا کیا منصوبہ ہے؟ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم نے دو سال کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی ہوئی ہے تو اِن دو سالوں میں، اس سال کی کیا منصوبہ بندی کی ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ قرآن کریم میں سے سورۃ النور کا ترجمہ اور تفسیر شامل ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کلاسز میں کتنی تعداد شامل ہوتی ہے۔ لجنہ کی تجنید کیا ہے؟

اس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ لجنہ کی کل تجنید 10,160 ہے اور جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ رپورٹس کے مطابق ان کے ریکارڈ میں تجنید 9,589 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جنرل سیکرٹری کے پاس جو رپورٹس ہیں ان میں 600 کی کمی ہے۔

حضور انور نے **سیکرٹری مال** سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس تجنید کیا ہے۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ستمبر تک کی رپورٹ کے مطابق جو چندہ ادا کرنے والی ہیں ان کی تعداد 8,690 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے اتنا فرق تو ہونا چاہئے لیکن جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تجنید کا آپس میں فرق نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں مال کے ساتھ فرق ہونا چاہئے وہ ٹھیک ہے۔

حضور انور نے **سیکرٹری تجنید** اور **جنرل سیکرٹری** کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انفارمیشن Update کریں۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ پرچہ بھی لیتی ہیں اور سال کے پرچوں میں شامل ہونے والوں کی کتنی Average آتی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مارچ کے امتحان میں اس دفعہ شامل ہونے والوں کی تعداد 5,500 تھی۔ اور ستمبر میں جو امتحان ہوا تھا اس کا رزلٹ ابھی فائنل نہیں ہوا اس لئے ابھی معین تعداد کا علم نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساڑھے پانچ ہزار تو اچھی تعداد ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ کیا سلیبس میں شامل ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ایک حصہ جو ہے وہ قرآن پاک کا ہے۔ پھر حدیث کا ایک حصہ ہے۔ پھر دعاؤں کا حصہ ہے۔ پھر اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ اس وقت جو کتاب نصاب میں شامل ہے وہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بہت پڑھی لکھی عورتیں ہیں وہ تو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھ لیں گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں ان کے لئے بھی ہلکی پھلکی کوئی چیز رکھیں۔ بہت سارے اسائلم سیکرز یا ریفیوجیز (Refugees) سری لنکا، تھائی لینڈ یا ملیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے بہت سی عورتیں پاکستان سے آنے والی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں کیونکہ پاکستان میں وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے نہیں ہوتے۔ پروگرام، اجلاسات کم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں امتحانوں میں شامل ہونے کی کافی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''کشتی نوح'' میں سے ''ہماری تعلیم'' والا حصہ ہر دفعہ ضرور رکھیں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کو بار بار پڑھو۔** بار بار پڑھ کر کبھی تو یہ احساس ہوگا کہ اس پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''کشتی نوح'' میں خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کے حوالہ سے جو حصہ ہے وہ پڑھیں۔ اوّل تو ساری کتاب ہی پڑھنے والی ہے۔ اس خاص حصّے کو نکال کر عورتوں کو دیں۔ پھر آسان آسان حصّے لے کر پرنٹ کر کے عورتوں کو دیں کہ ان کو پڑھو۔ اس کا امتحان ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جو ''الفضل اخبار'' ربوہ سے چھپتا ہے اس میں میرے خطبات کے سوال و جواب تیار کر کے وہ شائع

کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے ان سوال و جواب میں دیکھیں جو تربیتی اور علمی اور تعلیمی پہلو تھے وہ سارے نکال کر پرنٹ آؤٹ نکال کر خواتین کو دیں کہ اس کو پڑھیں پھر اپنے امتحان میں اس میں سے بھی سوال ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مشکل چیزیں تو آپ پڑھ لیں گے لیکن سمجھ کوئی نہیں آتی۔ اس لئے برکت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب یا اس کا کچھ حصہ ضرور زیر نظر رہنا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ صرف کتاب پڑھ کے ہم نے خانہ پُری نہیں کرنی بلکہ کچھ نہ کچھ سکھانا بھی ہے۔ سکھانے کا فائدہ تبھی ہے کہ ہر بار ان کی نظروں کے سامنے ایک چیز آتی رہی۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میرے خطبات باقاعدہ کتنی خواتین سنتی ہیں؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جو باقاعدہ وقت پر سنتی ہیں ان کی تعداد 3,175 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی تجنید کے مطابق یہ تیسرا حصہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا جو خواتین جمعہ پر آتی ہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی خطبہ کا خلاصہ بیان ہوتا ہے تو اگر لجنہ کی طرف سے کوشش ہو تو اس کا فائدہ ہوگا۔ خود ان کے ذہنوں میں ہوگا تو اپنے خاوندوں کو اپنے بچوں کو Discussion میں بتا سکیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ایک خطبہ ایک مہینہ کا لے لیا کریں۔ اگر سارے نہ بھی لینے ہوں تو ایک خطبہ لے کر جس میں خاص طور پر تربیتی پہلو زیادہ ہوں اِس کے سوال و جواب کو آگے چلائیں۔ اگر ایک مضمون پر خطبات کا سلسلہ ہے تو ان خطبات کو لے لیں۔ مثلاً عملی اور اعتقادی تبدیلی کے اوپر مَیں نے کئی خطبات دیئے تھے۔ اس کے انہوں نے سوال و جواب بنائے ہوئے ہیں تو آپ وہ لے کر سب خواتین کو دے سکتی ہیں ان کی تو ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔ کم از کم اس کے سو صفحات تو ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ حضور انور کا جو بھی تازہ خطبہ ہوتا ہے ہم اس کے سوال و جواب بنا کر مجالس کی سیکرٹری تربیت اور صدران کو فوراً بھجواتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر اس کا فیڈ بیک کیا ہوتا ہے؟ فیڈ بیک بھی تو ہونا چاہئے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم اپنی جنرل باڈی میٹنگ میں، اجلاسات میں، تعلیم اور تربیت کی میٹنگ میں ضرور ڈسکس (discuss) کرتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم نے وصیت کی طرف توجہ دی ہے تو چھ ماہ میں ہماری ایک سو گیارہ ممبرات نے وصیت کی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ کمانے والی خواتین کی تعداد کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 1,269 ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں نصف تعداد 630 یا اس سے کچھ زائد کو موصی ہونا چاہئے۔ گو کہ موصی عورتوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان میں اکثریت وہ ہے جو کمانے والی نہیں۔ پھر نوجوان لڑکیاں ہیں جو سٹوڈنٹ ہیں وہ اس تعداد میں شامل ہیں۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کمانے والوں کی تعداد کا نصف وصیت کے نظام میں شامل ہو۔ یہ سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وصیّت کی طرف لے کر آئیں۔ ''**رسالہ الوصیت**'' جو ہے **اس کو بار بار پڑھوائیں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت کا عام لوگوں کے لئے بھی پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں اسلام کی تاریخ ہے، پھر خلافت کیا ہے، وصیّت کیا ہے، یہ چیزیں اگر پکّی ذہنوں میں بیٹھ جائیں تو اگلی نسلوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ باقی علمی دلائل حاصل کرنے کے لئے تو بہت سا مواد موجود ہے۔ جن کو شوق ہے تبلیغ کا وہ اس کے حصول کے لئے کوشش کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ تربیت کر لیں تو علم آپ ہی حاصل ہو جائے گا۔ شعبہ تعلیم اور تربیت دونوں کو مل کر Co-ordinate کرنا ہوگا۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ابھی ہم نے سلیبس اس طرح بنایا تھا کہ ''کتاب شرائط بیعت'' کے منتخب حصّے شامل کئے تھے کیونکہ ہمیں بعض لجنہ کی طرف سے ایسا اظہار ملا تھا کہ ہم سے کتابیں پڑھی نہیں جاتیں۔ بہت زیادہ سلیبس ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسی لئے تو مَیں نے کہا ہے کہ سلیبس آسان اور مختصر رکھیں۔ اب رسالہ الوصیّت کو رکھیں ایک سال کے لئے۔ اب اسی کو پڑھائیں۔

سیکرٹری خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہی ہیں۔ آپ کے اس علاقہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے۔ کیا لجنہ نے مدد کے لئے کچھ دیا ہے؟

اس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہم نے لوگوں سے چندہ وغیرہ حاصل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے خدمت خلق کے فنڈ میں سے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کو مدد کے لئے دے دیتیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ نیا پلان کریں۔ پچھلے پلان پر نہیں چلنا۔ پہلے آپ نے اجازت لی تھی اور کچھ رقم ہیومینٹی فرسٹ کو دے دیتی تھیں۔ اب آپ نئے طور پر اپنی عاملہ میں ڈسکس کریں کہ کیا کرنا ہے۔ ویسے تو Haiti میں ہیومینٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ تین ہزار 583 ڈالرز ہے۔

حضور انور نے اجتماع کے بجٹ اور اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا اجتماع کا بجٹ ایک لاکھ 67 ہزار ڈالرز تھا۔ اور گزشتہ سال ہمارے اجتماع پر 26 ہزار پانچ صد ڈالرز خرچ آیا تھا۔ اس سال ہمارا اجتماع اگست میں ہوا ہے۔ اس کے اخراجات ابھی فائنل نہیں ہوئے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہم نے افریقہ کے لئے دو لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا تھا جو ہم نے ادا کر دیا ہوا ہے اور اس سال بھی ہمارا پروگرام ہے اور ہم عاملہ میں ڈسکس کر کے اپنا وعدہ بھجوائیں گے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ 2,208 ہے۔ لیکن صدران اور سیکرٹری صاحبان کے مطابق 2,105 ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کی تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ کیا سلیبس بنایا ہوا ہے؟ آپ نے جو تین کیٹگری بنائی ہیں اس میں 7 تا 10 سال کی عمر کا سلیبس کیا ہے، 10 تا 12 سال کی عمر کا کیا سلیبس ہے اور 12 تا 15 سال کا کیا سلیبس ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اجتماع میں صرف کھیلوں کا مقابلہ تو نہیں ہے۔ تلاوت کا مقابلہ کروا دیا۔ آج کل ''آمین'' کروا رہے ہیں۔ لڑکیاں قرآن کریم پڑھنے میں لڑکوں سے نسبتاً بہتر ہیں۔ لیکن پھر بھی لگتا ہے کہ بعضوں نے صرف ''آمین'' کے لئے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ان ملکوں میں تربیت پر زور دیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی ہے، قرآن کریم کا پڑھنا ہے، روزانہ تلاوت کرنا ہے اور جو بارہ تا پندرہ سال کی لڑکیاں ہیں ان کو کچھ نہ کچھ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہئے یا کم از کم جو سورتیں یاد ہیں ان کا ترجمہ سیکھنا چاہئے۔**

اس کے علاوہ عمومی تربیت کی باتیں ہیں اس پہلو سے بھی دیکھیں۔ **یہ بھی دیکھیں کہ خطبہ سننے والی کتنی ہیں۔ اس کو سمجھنے والی کتنی ہیں۔ اردو میں سمجھ نہیں آتی تو اس کا انگلش ترجمہ ہے۔** اگر یہ نہیں تو اس کا خلاصہ انگریزی میں بھی آجاتا ہے۔ وہ دیکھتی ہیں کہ نہیں۔ انگریزی ترجمہ ''الاسلام'' پر آجاتا ہے، پاکستان تحریک جدید سے چار پانچ دنوں میں آجاتا ہے۔ اس کو سنایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ناصرات کو ان ممالک میں سنبھالنا سب سے زیادہ ضروری ہے**۔ سکولوں میں جو کچھ سیکھ کر آتی ہیں پھر اس بارہ میں سوال کرتی ہیں تو ان کے سوالوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر یہاں کی جو مشکلات ہیں جن سے تربیت پر اثر پڑتا ہے ان کو دیکھیں۔ ناصرات کی تربیت کر لیں باقی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ ناصرات کی ویب سائٹ پر ڈالا جاتا ہے تا کہ وہاں سے سن لیں۔ اسی طرح خطبہ کے پوائنٹس لے کر ایک پریزینٹیشن تیار کی جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پوائنٹس لینے والا کون ہے؟ کوئی اچھا ہونا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب مَیں نے لندن میں مربیان سے میٹنگ کی تو مَیں نے انہیں کہا کہ اس کے پوائنٹس نکالو۔ ایک نے تیس پوائنٹس نکالے اور دوسرے نے 67 پوائنٹس نکال لئے تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **سیکرٹری صنعت و تجارت** سے دریافت فرمایا کہ مجھے شکایت آئی ہے کہ جلسہ کے موقع پر سٹالوں میں جالی دار برقعے فروخت ہو رہے تھے۔ یہ کون سے جالی دار بُرقعے ہیں۔

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ جالی دار برقعہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ نیٹ کا کپڑا ہوتا ہے اس پر لائننگ لگی ہوتی ہے۔ اس میں سے لباس نظر نہیں آتا اور یہ چپکتا بھی نہیں ہے۔

حضور انور نے **سیکرٹری اشاعت** سے رسالہ کی اشاعت کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ رسالہ ''النساء'' تین دفعہ سال کے دوران شائع ہوا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم اس رسالہ کے لئے ہر مجلس سے دو آرٹیکل لیتے ہیں اور پھر اِس میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ ہماری ایک کمیٹی بھی ہے جو بھی اعتراضات اسلام کے خلاف آتے ہیں ہم اس کے جوابات فوری طور پر اپنے آرٹیکل میں دیتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ حضور انور کے خطابات میں سے جو تربیت کے حوالے سے نکات ہیں ان کو کتابی شکل میں شائع کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ہے، کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے تربیتِ اولاد کے اوپر ایک کتاب شائع کی ہے اس کا کوئی انگریزی ترجمہ کر سکتا ہے تو کرے۔ امریکہ میں ترجمہ کرنے والے تیز ہیں حالانکہ کینیڈا کو بھی تیز ہونا چاہئے۔

سیکرٹری ضیافت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جو بھی پروگرام ہوتے ہیں اس میں کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں لجنہ کا کتنا حصہ ہے۔ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ چھ لاکھ 37 ہزار ڈالرز لجنہ کا حصہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا کُل وعدہ دو ملین ڈالرز کا ہے۔ تو اس طرح تیسرا حصہ آپ کا ہوا۔

حضور انور نے فرمایا یہ پہلی دفعہ ہوگا کہ مَیں آپ کے ملک سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں آپ کے تحریک جدید کے چندہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ سال 2012ء میں 4,37,000 ڈالرز تھا۔ اور 2013ء میں ہمارا چندہ 4,90,000 تھا۔ 2014ء میں 5,39,000 ڈالرز اور 2015ء میں 6,22,000 ڈالرز تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تقریباً پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماشاء اللہ۔

حضور انور نے **سیکرٹری وقف جدید** سے دریافت فرمایا کہ ابھی دو تین ماہ رہتے ہیں۔ آپ کا چندہ کتنا ہو چکا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا 3,58,000 ڈالرز جمع ہو چکا ہے اور گزشتہ سال ہمارا چندہ پانچ لاکھ 41 ہزار ڈالرز تھا۔

حضور انور نے شاملین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹریان نے بتایا کہ تحریک جدید میں شاملین کی تعداد 14,000 ہے۔ لجنہ اور ناصرات دونوں شامل ہیں۔ جبکہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 13,660 ممبرات میں سے 12,660 ہے۔ یعنی 93 فیصد ممبرات شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال کر دیا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر **سیکرٹری صحت جسمانی** نے بتایا کہ لجنہ کے کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں۔ طاہر ہال میں دن تقسیم کئے ہیں۔ خدام، انصار کے علاوہ لجنہ کے لئے بھی بعض دن مخصوص ہیں۔ اِن میں کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر **محاسبہ** نے بتایا کہ ستمبر 2015ء میں آخری آڈٹ کیا تھا۔ باقی ہر سہ ماہی کے اخراجات کا حساب ہوتا ہے اور رپورٹ کو آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔

معاون صدر (برائے وقف نو) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کی جو عورتیں واقفاتِ نَو ہیں ان کا پروگرام آپ نے وہی رکھنا ہے جو جماعتی ہے اور ان کے سارے پروگرام لجنہ نے خود کرنے ہیں۔ کسی مرد کو لجنہ کی واقفاتِ نَو کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص پروگرام ہو۔ اس کی مجھ سے اجازت لینی ہے۔ اب لجنہ کو آپ نے ہی سنبھالنا ہے۔ لجنہ بھی اور ناصرات بھی، مردوں سے اپنے پروگرام نہیں کروانے۔ مردوں کو اُن کے پروگراموں کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں پڑھی لکھی عورتیں ہیں۔ عائشہ اکیڈیمی چلا رہی ہیں۔ حافظہ قرآن بھی ہیں۔ دینی علم رکھتی ہیں۔ مضامین لکھتی ہیں اس لئے آپ خود اپنے پروگراموں کو ہر جگہ سنبھال سکتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو واقفاتِ نو بچیاں 15 سال سے اوپر ہیں ان سے Bond فل کروائیں۔ جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا اُن سے پوچھیں اگر وہ فل کرنا نہیں چاہتیں تو انہیں کہو پھر واقفاتِ نَو سے فارغ ہو جاؤ۔ جو وقف میں نہیں رہنا چاہتی اس کو وقف سے فارغ کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری انچارج پراپرٹی نے بتایا کہ ہماری دو جائیدادیں ہیں۔ ایک یہ ''بیتِ مریم'' ہے اور ایک ''بیتِ نصرت'' ہے۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کی لسٹ ریکارڈ میں کُل تعداد اور اب تک جو رشتے کروائے ہیں ان کا جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: طلاق اور خلع کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض دفعہ لڑکے باہر سے شادیاں کر کے یہاں آتے ہیں۔ یہاں ان کے رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یا لڑکیاں شادی کر کے باہر سے یہاں آتی ہیں اور یہاں پہنچ کر لڑکوں کو چھوڑ دیتی ہیں اور چند ماہ میں دونوں میاں بیوی میں آپس میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جو رشتے آپ نے کروائے ہیں ان میں سے کتنے طلاق اور خلع پر منتج ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سے تین چار سال پہلے طلاق، خلع کی ریشو (Ratio) عموماً ہر جگہ 13 فیصد تھی اور اب یہ بڑھ کر 19، 20 فیصد ہو چکی ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تربیت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے۔ ایک تو کچھ لڑکیوں میں بھی برداشت نہیں ہے اور دوسری طرف کچھ لڑکوں میں بھی آوارگیاں ہیں۔ دونوں چیزیں شامل ہیں۔ آپ پہلے یہ دیکھا کریں کہ حقائق کیا

ہیں۔ اس کے مطابق ہر معاملہ کو سلجھایا کریں۔ برداشت کا مادہ دونوں میں نہیں رہتا جس کی وجہ سے علیحدگیاں بھی ہوتی ہیں۔ اب یہ بات پرانی ہوگئی ہے کہ اپنا گھر بسانے کے لئے دونوں برداشت کر لیتے تھے تا کہ گھر کی بات باہر نہ نکلے۔ لیکن یہ ماحول اب نہیں ہے۔ اب اگر بات سامنے نہیں آئے گی تو سارے حالات کی ذمہ داری لڑکی کے اوپر آجائے گی۔ اور پھر جو بچے ہیں وہ علیحدہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ تو مسائل کا یہ ایک سلسلہ ہے ہمیں اس سے اچھی طرح سے نپٹنا ہوگا۔

سیکرٹری نے عرض کیا کہ ہمارا ایک پراجیکٹ ہے ہم اس پر کام کرنا چاہتے ہیں جو ہدایات الفضل میں آتی ہیں، ہم ان کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے کریں لیکن الفضل میں آپ کی یوکے کی کلاسز کی کوریج نہیں ہوتی تو یہ ایم۔ٹی۔اے پر آجاتی ہیں۔ ان کی ریکارڈنگ سن لیا کریں۔

بعد ازاں مجلس عاملہ کی سیکرٹریان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کرنے کی اجازت چاہی؟

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ جو بچیاں یونیورسٹی جاتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہم باقاعدہ تعلیم و تربیت کی کلاسوں میں نہیں آسکتیں یا کم آتی ہیں تو ان کے لئے ہم دسمبر میں دو دن کا ایک کیمپ کرتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ کہاں ہوتا ہے، سیکرٹری نے بتایا کہ نیشنل لیول پر اور ریجنل لیول پر ہوتا ہے۔ یہاں جو پانچ ریجن ہیں ان کا اکٹھا پروگرام مسجد بیت الاسلام میں ہوتا ہے اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کتاب ''کشتی نوح'' تھی۔ حضور انور کا یہ ارشاد تھا کہ یہ کتاب پڑھی جائے اور بڑی بچیوں کو سمجھایا بھی جائے۔ ان کو اس بارہ میں بتایا بھی گیا تھا۔

اب اس دفعہ دسمبر میں دوبارہ یہ پروگرام ہے تو اس میں ہم کونسی کتاب یا کونسا عنوان رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت میں سے پوائنٹس نکال کر رکھیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضور انور کے خطبات، خطابات اور ایڈریسز سب لجنہ سنے اور ان پر عمل کرے لیکن ہماری کوششوں میں بہت کمی رہ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوشش میں کمی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فَذَكِّرْ کا حکم دیا ہے، نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو فیصد ٹارگٹ تو سال میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ مَیں بھی اپنے خطبات میں بار بار نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور کرتے رہنا ہے۔ لوگوں کے کانوں میں روئی بھری ہوئی ہے۔ کبھی تو کسی کے کان سے روئی باہر نکلے گی۔ اگلے دن کسی اور کو فرق پڑ جائے گا۔ بہرحال کوشش ہونی چاہئے۔ آپ کی جو نئی نسل ہے ان سے محبت و پیار سے بات کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ سختی سے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ایک آدمی ملنے آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی کا خاندان احمدی نہیں تھا تو یہاں میں ان کو اپنے قریب لایا ہوں۔ لجنہ کے اجلاس میں یا جمعہ کی نماز پر وہ گئی تو وہاں اُسے کہا گیا کہ تمہیں تو احمدیت کا پتہ ہی نہیں تم کہاں سے آگئیں تو اس پر وہ بجائے قریب آنے کے بالکل ہی دوڑ گئی۔ حالانکہ کمزور بھی ہوتی ہیں، کامل تو کوئی نہیں ہے، جو اپنے آپ کو سمجھتی ہیں وہ بھی نہیں۔ اس لئے کمزوروں کو ساتھ ملانا اصل کام ہے۔ جو پہلے ہی فعّال ہیں ان کو شامل کر لینا کوئی کمال نہیں ہے۔ ایسی نوجوان بچیوں کی ٹیم بنائیں جن کی اپنی تربیت اچھی ہے اور مضبوط ایمان کی ہیں۔ وہ اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ تعلق میں بڑھیں اور ان کو جماعتی طور پر قریب لائیں۔ ہر ملک کے حساب سے اور عمر کے حساب سے یہ ٹیمیں بننی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہماری بعض لجنہ ممبرز گزشتہ دس سالوں سے Active نہیں ہیں۔ ان کو ہم کیسے قریب لا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو میں بتا رہا ہوں۔ جو دس دس سالوں سے پیچھے ہیں تو ان کو کچھ عہدیداران کے خلاف شکوے ہیں یا ان کے خاوندوں کو مرد عہدیداران سے شکوے ہیں یا ان کی اپنی دنیاوی ترجیحات زیادہ ہیں تو ان کے ساتھ رابطے کریں۔ ان کے گھر جائیں۔ کم از کم کوئی ذاتی تعلق تو پیدا ہو۔ ایسی ٹیمیں بنائیں جو رابطہ رکھیں۔ اسی سے تربیت شروع ہو جائے گی۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق تربیت کا پلان بننا چاہئے۔

مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں دجّالی طاقتیں بھی زیادہ کام کر رہی ہیں تو ان کے توڑ کے لئے پھر پلاننگ بھی صحیح ہونی چاہئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں **بالحکمة اور موعظه حسنه** کا اصول بتایا ہے کہ پیار سے بات کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس بھیجا تھا تو قولًا لَيِّنًا فرمایا کہ نرم زبان استعمال کرو۔ نرمی سے بات کرو۔ یہ نہیں تھا کہ پہلے دن ہی جا کے سوٹا پھینک کر سانپ بنا دیا یا ہاتھ سفید کر دیا۔ یہ فوری طور پر نہیں تھا۔ معجزہ دکھانے کے باوجود بھی نرم زبان استعمال کی اور آپ لوگوں کے پاس تو معجزہ بھی نہیں اس لئے سخت زبان کو کون سنے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ان لوگوں سے ضرور مشورہ بھی کرو لیکن ان کے ساتھ جو نرمی کا سلوک کرنا ہے اور تمہارا ان کے ساتھ جو محبت و پیار کا سلوک ہے اس نے ہی ان کو تمہارے قریب کیا ہوا ہے۔ اگر آپ جیسی شخصیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ یہ صرف تمہاری شخصیت کی وجہ سے قریب نہیں آرہے بلکہ اپنا نرم رویّہ رکھو تو یہ قریب رہیں گے اور قریب آئیں گے۔ پس جو تمام عہدیدارات ہیں ان کو اور ان کی ٹیموں کو نرم رویے رکھنے ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد رعب نہ ڈالنے لگ جایا کریں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا جس طرح حضور نے ابھی ہدایات دی ہیں ہم یہ سب ہدایات واقفات نو کے لئے بھی جمع کرتی ہیں لیکن وہ اجتماعات پر نہیں آرہیں اور پروگراموں میں حصہ نہیں لے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کے اجتماع پر آنا ضروری ہے۔ ان کے پیچھے پڑو اور پھر دیکھو کہ جنہیں کوئی شوق نہیں ہے تو ان کو کہو کہ ہم تم کو فارغ کرنے کی سفارش کر دیتے ہیں۔ ان کو ایک دو وارننگ دے دو اس کے بعد ان کے بارہ میں مجھے معلومات دے دو۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ حضور انور نے سیکولر ایجوکیشن کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ہم لڑکیوں کو سائنسز کی طرف لے کر جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے لڑکیوں کو ٹیچرز اور ڈاکٹرز بننے کے لئے کہا تھا۔ ویسے عمومی طور پر جس کا رجحان زیادہ ہے وہ خالص سائنس کی طرف بھی آسکتی ہیں۔ وقف نو کی کلاس میں زیادہ ڈاکٹر اور ٹیچر بننے کے بارہ میں کہا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ طالبات کی یونیورسٹی سٹوڈنٹ کی جو کلاس تھی اس میں سارے سوشل سائنس اور دوسری مختلف سائنسز کی طالبات تھیں تو میں نے وہاں کہا تھا جو خالص سائنس ہے اور اس کے مضامین ہیں ان میں بھی ہماری طالبات ہونی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے عرض کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ جو تعلیم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا کام سیکولر ایجوکیشن ہے اور جو تربیت ہے اس کا کام لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تعلیم کے دونوں کام ہیں دینی تعلیم بھی ہے اور ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہے۔ دونوں کام ہی ساتھ ساتھ چلیں گے۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ایک لڑکی نے مجھے کہا مَیں ڈاکٹر نہیں بننا چاہتی، میرے والد مجھے زبردستی ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں۔ میری شادی ہو جانی ہے۔ مَیں نے تو گھر میں رہنا ہے تو مَیں ڈاکٹر کیوں بنوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر پڑھی لکھی ہوں گی تو بچوں کی تربیت اچھی کر لے گی۔ گائیڈنس کر سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔

29/ اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

(حصہ دوم)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا

کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ چھ بج کر 35 منٹ پر شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدران سے اُن کے کاموں کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر نائب صدران نے اپنے سپرد کاموں کے بارہ میں بتایا کہ مختلف ریجنز، علاقے اور عاملہ کے بعض شعبوں کی نگرانی اُن کے سپرد ہے۔

حضور انور نے **قائد عمومی** سے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی 76 مجالس ہیں۔

حضور انور کے اِستفسار پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہمیں مجالس سے آن لائن رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور متعلقہ قائدین اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ مَیں بھی ان رپورٹس اور تبصروں کو دیکھ لیتا ہوں۔

قائد تجنید نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی کل تجنید 4,368 ہے اور پیس ویلج میں انصار کی تجنید 440 ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال کے شروع میں سلیبس تیار کیا گیا تھا۔ ابھی تک تین کوارٹر کی تعلیمی رپورٹ آ گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ امتحان میں حصہ لیتے ہیں؟ اِس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک چوتھائی انصار حصّہ لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 1,366 انصار نے حصّہ لیا اور دوسری سہ ماہی میں 1,169 انصار نے حصّہ لیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ۔

قائد تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر بیعتوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال میں بارہ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ لیفلیٹس تقسیم کرنے اور کتابیں تقسیم کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ کتاب ''لائف آف محمدؐ'' 2,418 تقسیم ہو چکی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں آپ کے پاس تقسیم کے بہت سے مواقع ہیں۔ یو کے میں انصار نے کتاب ''لائف آف محمدؐ'' 80 ہزار سے زیادہ تقسیم کی ہے۔ ایک دوسری کتاب "Pathway to Peace" ایک لاکھ سے زیادہ تقسیم ہو چکی ہے۔

اب انصار اللہ یو کے نے دس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم کرنے کے لئے مانگا ہے۔ آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ قرآن کریم تقسیم کریں۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ اس کے علاوہ انصار تبلیغی سٹالز پر کام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو تبلیغ کا پرانا طریق ہے۔ اب کوئی نئی طرز تبلیغ کی دیکھیں۔ آپ تلاش کریں کہ کن طریقوں سے بااثر تبلیغ کر سکتے ہیں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا بجٹ پانچ لاکھ تین ہزار تھا اور ہم نے چھ لاکھ ڈالر سے زائد اکٹھا کیا اور گزشتہ سال 3,294 انصار نے چندہ دیا ہے جو کہ ہماری تجنید کا اسّی فیصد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوکل ناظمین سے پتہ کروائیں کہ کتنے انصار حصہ لے رہے ہیں۔ گراس رُوٹ لیول پر کام کریں اور شامل ہونے والوں کو شروع سال سے ہی شامل کریں۔ یہ تحریک جدید، وقف جدید کا چندہ نہیں ہے۔ جنہوں نے نہیں دینا وہ کہہ دیں کہ نہیں دینا۔ باقاعدہ انصار کو چندہ کے لحاظ سے ان کا بجٹ بنا کر ایک سسٹم میں لے کر آئیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے فرمایا کہ انصار کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اس بارہ میں آپ نے کیا کوشش کی ہے؟

اس پر قائد تربیت نے بتایا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی پر توجہ دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ انصار کی یہ تربیت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ نوجوانوں کی خاص طور پر تربیت کریں۔ اپنے بچوں کی یہ تربیت بھی کریں کہ جب بچوں کی شادی ہوتی ہے۔ اپنے لڑکوں، لڑکیوں کو صبر اور حوصلہ کرنا سکھائیں۔ اگر کسی کا قصور ہے تو اُسے سمجھائیں۔ لڑکے دنیاداری میں زیادہ پڑے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے شادیاں برباد ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے بھی قصور ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر لڑکوں کے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنے وقف عارضی کروائے ہیں۔ اس پر قائد موصوف نے بتایا کہ 29/ انصار نے وقف عارضی کی ہے اور کچھ نے کینیڈا میں کی ہے اور کچھ نے بیلیز (Belize) میں کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چار ہزار انصار میں سے 29 نے وقف عارضی کی ہے۔ پیچھے پڑ کر وقف عارضی کروائیں۔ جن کو قرآن کریم نہیں پڑھنا آتا ان کی کلاس شروع کروائیں۔ آپ بھی اب کہتے ہوں گے کہ اب نئے سال میں عاملہ میں آنا ہے کہ نہیں جو اگلا آئے گا وہ کرے گا۔ ہر ایک کو آخر تک کوشش کرنی چاہئے۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا کام کیا ہے؟ آپ کا خدمت خلق کا ہی کام ہے۔ Haiti میں زلزلے وغیرہ میں کوئی کام کیا ہے؟ اس پر قائد ایثار نے بتایا کہ لوکل لیول پر کام ہوتا ہے۔ ہسپتال وغیرہ جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوئی نئے جذبے والا پروگرام بنائیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ 46 سال عمر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسی تھوڑی عمر ہے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں، چلا نہیں جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صحیح فرمایا تھا کہ جب تک خادم ہوتا ہے صحیح کام کرتا ہے پھر جب چالیس سال اور ایک دن کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے سارے فرائض ختم۔ اب مَیں بس بیٹھ جاؤں۔ کوئی نیا کام نہ کروں یا سوچوں۔ اب آپ کو چاہئے تھا کہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے تو انصار کے پاس جاتے اور توجہ دلاتے کہ خدمت خلق کے تحت کوئی چندہ دو اور پھر جو بھی ادارہ کام کر رہا ہے، ہیومینٹی فرسٹ یا کوئی اور تو اُس کو دے آتے یا کسی حکومتی ادارے کو دیتے۔ اس طرح کے کام کریں۔

کیا آپ چیرٹی واک (Charity Walk) کرواتے ہیں؟ چیرٹی واک انصار اللہ کی اپنی ہونی چاہئے۔ میڈیا کو اس پر بلائیں تا کہ پتہ لگے کہ ہمارے بزرگ بھی کام کرتے ہیں۔

قائد تحریک جدید نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ ماہ تک انصار اللہ کی طرف سے چار لاکھ ڈالرز کی وصولی ہو چکی تھی اور چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار ایک سو چودہ ہے۔ گزشتہ سال انصار اللہ کی طرف سے تحریک جدید میں پانچ لاکھ 68 ہزار ڈالرز کی ادائیگی ہوئی تھی۔

قائد وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 95 فیصد انصار نے حصّہ لیا تھا اور چار لاکھ 75 ہزار ڈالرز جمع کئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ نے تو کمال کر دیا۔

آڈیٹر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں؟ حسابات چیک کرتے ہیں؟ حساب ٹھیک ہے؟ صرفِ نظر تو نہیں کرتے؟ جس پر آڈیٹر نے بتایا کہ تمام

حسابات اور بل وغیرہ چیک کئے جاتے ہیں۔

قائد صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے کھیلوں کے مقابلے کروایا کریں۔

قائد اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ "نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ" ہمارا رسالہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سال میں اس کے تین ایڈیشن شائع ہونے چاہئیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ پندرہ نومبائع انصار ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری سپرد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کو چندوں کے نظام میں شامل کریں۔ بے شک ابھی انصاراللہ کا چندہ نہ دیں لیکن تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل کریں۔ بے شک دو چار ڈالر سال میں لے کر شامل کریں۔ لیکن ان کو چندہ کی اہمیت کا پتہ لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اُن کی تربیت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ایک ہی جگہ پر ہیں یا ٹورانٹو میں پھیلے ہوئے ہیں؟ اس پر قائد صاحب نے بتایا کہ زیادہ ٹورانٹو کے ایریا میں ہیں۔ اس کے علاوہ دو تین مانٹریال میں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان سب تک آپ کی پہنچ ہو سکتی ہے۔ اِن علاقوں میں آپ کے جو منتظمین ہیں ان سے کہیں کہ ان نومبائعین سے رابطہ رکھیں۔ صرف چندہ کی تحریک ہی نہیں بلکہ دینی علم بھی ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ چندہ تو بس اس لئے ہے کہ ان کو پتہ چلے کہ قربانی کرنی ہے اور جماعت کے ساتھ تعلق قائم رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کا ان سے باقاعدہ رابطہ رہے گا۔ لیکن تربیت کے پروگرام بھی بنائیں۔

ایڈیشنل قائد مال نے بتایا کہ وہ قائد مال کی مدد کرتے ہیں۔

معاونین صدر نے بتایا کہ صدر صاحب کی طرف سے جو کام سپرد ہو وہ انجام دیتے ہیں۔

ناظم یارک (York) ریجن نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ریجن میں انصار کی تعداد 330 ہے اور رپورٹس میں کافی کمزوری ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ رپورٹس میں کمزوری ہے تو پھر ناظم ہونے کا کیا فائدہ؟ اگر کوشش کرتے ہیں تو پھر کچھ کام تو ہونا چاہئے۔ آپ کی رپورٹس پچاس فیصد سے کم نہیں ہونی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ناظمین سے ان کے علاقوں، ان کے سپرد مجالس اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا قاضی کے طور پر ایک واقف زندگی یا مربی کا نام پیش ہو سکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کے لئے نام پیش ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کا نام صدر کے لئے پیش نہیں ہو سکتا۔ قاضی عاملہ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ صدر نہیں ہو سکتا۔ اگر قواعد میں نہیں لکھا ہوا تو پھر روایت یہی ہے کہ صدر نہیں ہو سکتا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں انصاراللہ کا رسالہ شائع کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری کے ساتھ رابطہ کرنا چاہئے یا خود ہی کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انصاراللہ ایک الگ تنظیم ہے۔ آپ اپنے معاملات میں آزاد ہیں سوائے اس کے کہ انصاراللہ یہاں پر باقاعدہ رجسٹرڈ نہیں ہے اس لئے ٹیکس وغیرہ کے مسائل آپ کی جماعت کے پاس ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ آزاد ہیں۔ کسی کے ذریعہ سے کام نہیں کرنا۔ آپ کا براہ راست میرے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایک ممبر جماعت ہونے کی حیثیت سے آپ جماعت کے تحت ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ عمومی طور پر نظر آتا ہے کہ خدام حضور کے ساتھ کافی کاموں میں نظر آتے ہیں لیکن انصاراللہ پیچھے ہیں۔ جماعتی سسٹم کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پیچھے نہیں کیا۔ خود ہی ہٹے ہیں۔ جماعتی سسٹم دونوں کے لئے برابر ہے۔ جن جن ملکوں میں خدام مستعد اور فعّال ہیں وہ براہ راست تعلق رکھتے ہیں اور لندن آتے ہیں اور میٹنگ بھی کرتے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ حضور انور اگلے سال کے لئے تعلیم کی تھیم (Theme) مقرر کر دیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ خود ہی جائزہ لیں کہ کون سے اہم ایشو ہیں اور پھر اس کے مطابق مقرر کر لیں۔ الفضل میں جو میرے خطبات میں سے بعض سوالات آتے ہیں ان کو بھی سلیبس میں شامل کر دیں۔

☆ **ایک سوال یہ کیا گیا** کہ جو کتابیں ہم نے تقسیم کرنی ہیں۔ اگر یہاں شائع کروائی جائیں تو چالیس فیصد بچت ہو سکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تفصیل سے سارا جائزہ لے کر مجھے لکھ کر بھجوا دیں۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ کیا قدرتی آفات کے لئے، خدمت خلق کے لئے، خود فنڈنگ کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: صدر انصاراللہ کی درخواست آنی چاہئے، امیر جماعت اور سیکرٹری مال اس بات کی گارنٹی دیں اور لکھ کر دیں کہ لازمی چندہ جات پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ پھر مَیں اس کو منظور کر دوں گا۔

اگر فنڈنگ باہر سے کرنی ہو تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چیرٹی واک کریں گے تو باہر سے فنڈنگ ہوگی۔ یو کے انصاراللہ نے اس طرح ساڑھے تین، چار لاکھ پاؤنڈز جمع کئے ہیں جس میں سے زیادہ سے زیادہ اسّی ہزار احمدیوں کے ہوں گے باقی سب باہر سے جمع ہوئے تھے۔ خدام الاحمدیہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اگر آپ یہاں Charities کے ذریعہ قدرتی آفات میں مختلف آرگنائزیشن اور دیگر اداروں کو رقم دیں تو میڈیا کو بھی بلائیں تا کہ عوام کو اس خدمت کا پتہ لگے۔ اِس لئے نہیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں بلکہ اس لئے کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے اور تبلیغ کے لئے نئے راستے کھلیں۔ عوام میں ایک احساس پیدا ہوگا کہ جماعت ضرورت مندوں کی مدد کر رہی ہے۔

☆ **ایک ممبر نے آن لائن سسٹم کے حوالہ سے سوال کیا** کہ بعض دفعہ تجنید یا اس طرح کی دوسری ذاتی تفصیلات چاہئے ہوتی ہیں۔ کیا وہ لے سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کا سیکیورٹی کے لحاظ سے محفوظ سسٹم ہے تو لے لیں۔ اگر مالی معاملات ہیں تو بعض لوگ نہیں دینا چاہتے۔ بعض آپ کے ممبر ایسے ہوں گے جو اصولاً نہیں ہونے چاہئیں لیکن ٹیکس بچانے کی خاطر اپنی انکم نہیں دکھاتے وہ اپنی معلومات نہ دیں۔ لیکن جنرل معلومات دینی چاہئے۔ بس سسٹم سیکیور ہونا چاہئے۔

☆ **ایک ممبر نے عرض کیا** کہ بعض انصار کو کہا جائے کہ انصار کے کوئی پروگرام یا لوکل اجلاس عام میں شامل ہوں تو کہتے ہیں ہم نے بہت سے جماعتی پروگرام میں حصّہ لے لیا ہے۔ تو اس وجہ سے ہماری حاضری کم ہو جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔ فکر نہ کریں۔ آپ پاکستان میں جب خادم تھے آپ کے اس وقت سال میں چار امتحان ہوتے ہوں گے۔ کیا سب خدام چاروں امتحان دیتے تھے؟ بس یہ تو ہوتا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ ہم نے بہت علم حاصل کر لیا ہے تو اصولاً انہیں نہیں کہنا چاہئے۔ بس آپ صرف توجّہ دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ مَیں نے بہت علم حاصل کر لیا ہے غلط ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں کیا ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مضمون ہوتے ہیں، کوئی کام کی بات نہیں ہوتی۔ ہمیں اس سے زیادہ علم ہے۔ آپؓ نے فرمایا مَیں روزانہ الفضل پڑھتا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی فقرہ یا بعض دفعہ نیا مضمون مل جاتا ہے جو فائدہ مند ہوتا ہے

اور نئی چیز ہوتی ہے۔ شاید ان لوگوں کا میرے سے زیادہ علم ہو جو نہیں پڑھنا چاہتے۔ اِس قسم کے لوگوں کا یہی جواب ہے۔ انسان کو علم کا تکبّر ہی مارتا ہے۔ جو متکبّر ہے وہ ڈھیٹ بھی ہوتا ہے۔ جب ڈھیٹ انسان ہوتا ہے تو وہ پبلک میں بلا وجہ بولے گا اور باقیوں کو بھی خراب کرے گا۔ اس لئے ناظمین اور زعماء کو پہلے ہی دیکھ لینا چاہئے کہ کس طرح کا بندہ ہے اور کس طرح ڈیل کرنا ہے۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** ابھی نماز پر حاضری اچھی ہوتی ہے بعد میں اس کو کس طرح قائم رکھیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس دو سو ساٹھ گھر بہت قریب ہیں۔ میرے خیال میں یہاں کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہوگی۔ حاضری تو اچھی ہونی چاہئے۔ انصار کو نمازی بنا دیں تو نوجوان خود آئیں گے اور بچے بھی آئیں گے۔ مَیں نے انصار کو توجہ دلائی ہے کہ بچوں کی تربیت بھی کریں۔ بوڑھوں کو تو اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہئے کسی وقت بھی بلاوا آجائے۔ پس توجہ دلانا آپ کا کام ہے وہ آپ کرتے رہیں۔ یہ تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ ابھی تو مَیں عارضی طور پر یہاں ہوں۔ اگر مَیں مستقل طور پر یہاں رہوں تو تب بھی حاضری کم ہو جائے۔

مسجد فضل لندن میں بھی مَیں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد ان کی فجر کی حاضری کم ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر جب گرمیوں کے دن ہوتے ہیں، جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس دفعہ بھی آپ نے دیکھا ہوگا، مارچ و اپریل میں، مَیں نے جو خطبہ دیا تھا اس میں بتایا تھا کہ اب گرمیاں آرہی ہیں تو حاضری فجر کی قائم رکھنی ہے حالانکہ وہاں تو ڈیڑھ دو سو آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ نہیں بھری ہوتی۔ یہ تو اوپر نیچے چلتا رہتا ہے۔ اسی لئے تو اتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ اگر لوگ خود ہی یہ سب کرنے لگ جائیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔ پھر نہ ناظم کی، نہ زعیم کی اور نہ قائد کی ضرورت ہے۔

☆ **ایک ممبر نے یہ سوال کیا** کہ کیا مجلس عاملہ کے ممبر دوسرے شہروں سے بھی ہو سکتے ہیں یا صرف یہاں سے ہی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی رواج چل رہا ہے۔ ٹورانٹو کے علاقہ میں چار پانچ ہزار تو ہوں گے۔ عموماً ہر ملک میں یہی ہے کہ جہاں مرکز ہے اُسی علاقہ سے ہوتے ہیں سوائے امریکہ کے۔ امریکہ کو اجازت دی ہوئی ہے کیونکہ وہ پھیلے ہوئے ہیں اس لئے وہ ہر صوبے میں سے لے لیتے ہیں۔ وہاں یہ روایت خدام میں اور انصار میں بھی جماعتی طور پر چل رہی ہے۔ ابھی تک مَیں نے اس روایت کو بدلا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بدل بھی دیا جائے۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ بعض دفعہ ای میل یا واٹس اَیپ پر خلافت یا جماعت کے نظام کے خلاف کوئی گمنام پیغام آتا ہے۔ اس کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اسی طرح گمنام جواب دے دیا کریں۔ آج کل واٹس اَیپ پر بھی گمنام خط آتے ہیں۔ میرے پاس بھی آتے ہیں۔ اس پر کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔ میں اگر صدر یا امیر جماعت کو بھیجتا ہوں۔ اس لئے نہیں بھیجتا کہ اس پر کارروائی کرو۔ اس لئے کہ علم میں آجائے کہ اس طرح کے لوگ آپ کی جماعت میں ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں۔ تا کہ آپ لوگ عمومی طور پر اس کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی بنائیں۔ سوشل میڈیا پر جواب دے دیا کریں۔ باقی تو یہ چیزیں چلتی رہیں گی۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ سوشل میڈیا کے حوالے سے آپ نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ لڑکیاں اکاؤنٹ نہ بنائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ تصویریں نہ لگائیں۔ عمومی طور پر فیس بک میں مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ بہتر یہی ہے کہ لڑکیاں نہ کریں اور لڑکے بھی نہ کریں۔ اس سے تعلق بڑھتا رہتا ہے۔ اگر تبلیغ کا بہانہ ہے تو لڑکے لڑکوں کو اور لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں۔ بعض دفعہ لڑکیوں میں بھی اس طرح ہوتا ہے کہ بعض دفعہ دوسری طرف سے لڑکا لڑکی بن کر رابطہ رکھ رہا ہوتا ہے۔ جماعت کے اپنے فیس بک کے اکاؤنٹ ہیں۔ 'الاسلام' کا بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تبلیغ کریں تو ٹھیک ہے۔ بعض کیس ایسے ہوئے ہیں کہ بے شک چند ایک ہی ہوئے ہیں کہ لڑکیوں نے فیس بک پر جانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ان کے دماغوں میں زہر بھرنا شروع کر دیا گیا اس حد تک کہ وہ جماعت کے خلاف ہو گئیں۔ اپنے خاندان کے خلاف بھی ہو گئیں۔ اصل میں وہ شادیوں کی وجہ سے پریشان تھیں۔ رشتے غیر احمدیوں میں جا کر کرلئے۔ یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے بچنے کی ضرورت ہے۔

میں نے عام طور پر لڑکوں کو بھی کہا ہے۔ لڑکیوں کا کیونکہ عزت اور عصمت کا سوال ہے اس لئے خاص زور دیا تھا۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو کہا تھا۔ کئی لوگوں کو مَیں جواب دیتا ہوں کہ اگر تبلیغ کرنی ہے تو جماعتی اکاؤنٹ سے کرو۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ حضور یورپ میں اکثر جاتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے وہاں کی جماعتیں ایکٹو ہیں۔ یہاں پر حضورِ انور کے آنے کی برکت سے لوگ ایکٹو ہو گئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس کو آپ قائم رکھیں۔ یورپ میں بھی بعض جگہ سستی ہو جاتی ہے۔ آپ کے پیس ویلیج میں چار سو چالیس انصار ہیں۔ لیکن زیادہ سے زیادہ تیس چالیس انصار ہیں جو مسجد نہیں آسکتے۔ مسجد میں فجر پر آخری تین چار صفیں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس وقت خدام بھی آئے ہوئے ہیں اور باہر سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں۔ ان دنوں میں بھی صفیں خالی ہیں۔ جرمنی کی مسجد میں میرے خیال میں سات آٹھ سو نمازی آسکتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی میں جب جاؤں تو بیس پچیس کلومیٹر سے بھی لوگ سفر کر کے فجر پر چار بجے پہنچ جاتے ہیں۔ اور مسجد بھری ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگوں میں شائد رقت زیادہ ہے۔ نمازیں پڑھتے ہوئے لگتا ہے ایک خاص ماحول ہے۔ یہاں پر تو سردی ہے چھ سات گھنٹے آپ گھر جا کر سوتے ہیں۔ پھر بھی تین چار صفیں خالی ہیں۔ کیا انقلاب لائے۔ آج کل بھی یہ حالات ہیں تو ابھی مجھے آئے ہوئے مہینہ بھی نہیں ہوا۔ اگر میں دو مہینہ بھی رہوں تو میرے خیال سے صرف اگلی دو صفیں ہوا کریں گی۔ اگر انصار آجائیں تو سات سو میں سے ساڑھے تین سو چار سو کی جگہ وہ لے لیں۔ کافی مہمان بھی آج کل آئے ہوئے ہیں۔ خدام اور اطفال بھی آجاتے ہیں۔ تو سات سو کی جگہ پوری ہونی چاہئے۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ اللہ کے فضل سے مسی ساگا جو پینتالیس کلومیٹر بنتا ہے وہاں سے ایک بڑی تعداد آتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے آتے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی دُور دُور سے آتے ہیں۔ آسٹریلیا میں جب مسجد بنی تھی۔ قریب ترین جو ادارہ تھا وہ بیس میل پر تھا۔ میں نے سمجھا تھا کہ بعض لوگ عموماً آتے ہیں۔ تو جب پوچھا تو اکثر نے کہا کہ ہم فجر اور عشاء پر ریگولر آتے ہیں۔ وہاں تو مَیں صرف دو دوروں پر گیا ہوں۔ وہ میرے علاوہ بھی وہاں آرہے ہوتے ہیں۔ روزانہ فجر اور عشاء پر بیس میل دور سے آرہے ہوتے ہیں۔ یہ تو احساس کی بات ہے۔ میں یہاں چھ دفعہ آچکا ہوں۔ آسٹریلیا میں دو دفعہ گیا ہوں۔ وہاں جانے کے لئے انیس گھنٹے کی فلائٹ چاہئے۔ آپ کے پاس چھ سات گھنٹے میں بندہ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی جن کو احساس ہے وہ آتے ہیں۔

☆ **ایک ممبر نے سوال کیا** کہ کیلگری میں بعض لوگوں کے گھر مسجد سے بہت دور ہیں حضور ہماری راہنمائی فرمادیں کہ اگر ایک ایک حلقہ میں مسجد بن جائے تو بہتری آسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ٹھیک ہے، مسجدیں تو جماعت کو ہر جگہ بنانی چاہئیں۔ جہاں سو دو سو آدمی ہے چھوٹی مسجدیں بنائیں اور زیادہ بنائیں۔ اس سے تبلیغ کے میدان بھی زیادہ کھلیں گے اور تربیت بھی زیادہ ہوگی۔ ریجنز میں بڑی بڑی مسجدیں بنانی ہیں۔

ایک یہاں بن گئی، اس سے بڑی کیلگری میں بن گئی، اس سے آگے 1500 کلومیٹر پر وینکوور میں مسجد بن گئی۔ ٹھیک ہے یہاں فاصلے زیادہ ہیں اس لئے بڑی بنا دیں۔ اب چھوٹی مسجدیں بنانے پر بھی رجحان ہونا چاہئے جہاں دوسو آدمی نماز پڑھ سکے۔ وہ سستی بھی بن سکتی ہیں۔ آپ لوکل امیر صاحب سے بھی بات کریں اور نیشنل امیر صاحب سے بھی۔ ہر جگہ بات کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں تو ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پڑھتا ہوں کہ اگر جماعت کا تعارف کروانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔ یہ بات جماعتی فورم پر رکھیں۔ مسجدیں چھوٹی چھوٹی بنا دیں، یہ ضروری ہے۔ کیلگری اتنی بڑی جماعت ہے وہاں پر چھوٹی چھوٹی مساجد بننی چاہئیں۔ یہاں بھی مسجدوں کی ضرورت ہے اور مسس ساگا میں تو باقاعدہ کوئی مسجد نہیں ہے۔ دو ہزار کے قریب وہاں تجنید ہے۔ کیلگری کی کل تجنید تین ہزار ہے۔ مسجد کے علاقہ میں چھ سات سو لوگ ہوں گے۔ آٹھ دس کلومیٹر کے اندر ایک ہزار۔ آپ نے اب کیلگری کو 9 حلقوں میں تقسیم بھی کیا ہے۔ تو وہاں دو تین مسجدیں تو ہونی چاہئیں۔

کیلگری میں جن صاحب کے سپرد مسجد کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے انہیں حضورِ انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے شکائتیں آتی رہتی ہیں کہ آپ سختی کرتے ہیں۔ سختی کرنا ضروری نہیں۔ پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جاتے ہوئے کہا کہ قول لیّن سے کام لینا، تو کیا احمدیوں کو بھی آرام سے نہیں سمجھا سکتے۔ ٹھیک ہے بچے بعض دفعہ چیزیں توڑ دیتے ہیں۔ ہماری مسجد بیت الفتوح لندن میں، اس کی لفٹ روز خراب رہتی تھی۔ اب تو خیر آگ کی وجہ سے استعمال نہیں ہو رہی۔ اس میں بھی بچے جا کر دھکے دے دے کر اس کا سسٹم ہلا دیتے تھے اور ہر روز وہاں مستری آیا ہوتا تھا۔ پھر وہاں ڈیوٹی لگانی پڑی تھی۔ تو کسی کی ڈیوٹی لگا دیں۔ ایک مہینہ جب وہ دیکھیں گے کہ یہاں کوئی ڈیوٹی پر ہے جو پیار سے سمجھاتا ہے تو آپ ہی وہاں سے دوڑ جائیں گے۔ مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کروا دینا اور سختی کرنا غلط طریقہ ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اب روانی سے کام چل رہا ہے۔ اب کہنا چھوڑ دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بھی نہیں کہ جماعت کے اموال کی حفاظت نہ کرو۔ جہاں شکایت ہوتی ہے پتہ کریں۔ اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کریں۔ لوگوں کو سمجھانے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا کے مبلغین کی
حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بج کر چالیس منٹ پر کینیڈا اور اس کے سپرد ممالک بیلیز، پیراگوئے، ایکواڈور، بولیویا، یوروگوئے اور جمیکا میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دریافت فرمایا کہ کیا مبلغین کی ماہوار میٹنگ ہوتی ہے؟

اس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سارے مربیان شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کال کے ذریعہ ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ میں مبلغین کی رپورٹس اور کارگزاری پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مبلغین اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ فیلڈ میں کیا مسائل اور مشکلات ہیں، ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغین نے بتایا کہ یہ میٹنگ ظہر اور عصر کے درمیان تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت تک ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ تمام مبلغین کی رپورٹس کارگزاری باقاعدہ مرکز میں آ رہی ہیں۔ مبلغ انچارج باقاعدہ Compile کر کے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض مبلغین مجھے رپورٹس کے علاوہ زائد خط بھی لکھتے ہیں اور بعض مجھے ذاتی طور پر کوئی خط نہیں لکھتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ تو ہفتے میں تین لکھ دیتے ہیں، کوئی مہینہ میں دو لکھ دیتے ہیں، کوئی چھ مہینے بعد شاید ایک لکھتے ہوں۔ نئے مربیان جو گزشتہ سال وہاں لندن میں رہ کر آئے ہیں ان کی میرے ساتھ ریگولر خط و کتابت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیلڈ میں آپ کے کیا مسائل ہیں۔ کیلگری کے مبلغ سے دریافت فرمایا کہ کیلگری میں جماعتی طور پر عہدیداران ہیں ان کے ساتھ کیا مسائل ہیں؟

اس پر مبلغ نے بتایا کہ نوجوانوں میں Generation Gap ہے لیکن Culture Clash زیادہ ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں کہ یہ کلچر ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب نوجوانوں کی تربیت صحیح ہو رہی ہو۔ خدام الاحمدیہ کے Level پر بھی اور مربیان کے ذریعہ بھی تو ان کو پھر دین اور Culture کے بارہ میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ Culture تو کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں، پانچ نمازیں پڑھنا کوئی Culture نہیں ہے۔ قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کوئی Culture نہیں ہے۔ ہاں جب وہ تربیت اور مذہب اور دینی تعلیمات پر عمل زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائے تو پھر یہ باتیں Culture کا حصہ بن جاتی ہیں۔ تو اس لحاظ سے مذہب Culture پر اثر ڈالتا ہے۔

فرمایا: لیکن مذہب کی جو بنیادی تعلیم ہے اس کو تو نوجوانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کریں۔ نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کے تقرر ہیں وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں۔ بوڑھوں کی اصلاح آپ سے نہیں ہونی۔ وہ اپنی عمر کو پہنچ چکے ہیں Rigid ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک دماغ، ایک سوچ بن چکی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں یہ ڈالیں کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے رول ماڈل سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے، اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ لوگوں نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔

فرمایا: اس لئے کوئی بیچ میں واسطہ نہیں ہے کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل ہوں۔ شام کے وقت جو کھیلیں ہوتی ہیں ان میں آپ خود ان نوجوانوں کو شامل کر کے اپنے قریب لائیں۔ یہ نوجوان انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کوئی ان کو کام نہیں ہوتا۔ ان کو مسجد کے قریب لائیں۔ Indoor گیم ہے، اس میں شامل ہوں، پھر جب کھلا موسم آتا ہے تو Outdoor گیمز بھی ہیں۔ اس میں حصہ لیں اور نوجوانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ Interactive پروگرام کریں اور اس طرح نوجوانوں کو اپنے قریب لائیں تا کہ اگلی نسل کو سنبھال سکیں۔ یہ اصل کام ہے آپ لوگوں کا اور اس معاشرے میں نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلیج کے بعض لڑکوں میں بعض برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہے نشہ کرنے کی۔ صرف سگریٹ نہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ پاؤڈر ڈالتے ہیں یا

جو بھی دوسرا کرتے ہیں۔ان کا آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں ان میں اگر برائیاں ہیں تو ان کو پرے نہ دھکیلیں۔ ذاتی رابطہ قائم کرکے برائیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں کی نوجوانی کی عمر ہے اور آپ خدّام کی Age Group کے ہیں اور یہاں کے پلے بڑھے ہیں، زبان بھی وہی بولتے ہیں، عمر بھی وہی ہے، دین کا علم بھی ہے۔اس لحاظ سے آپ لوگ نوجوانوں کو قریب لانے میں اپنا کردار زیادہ ادا کرسکتے ہیں۔صرف خطبہ دے دیا، نماز پڑھالی، اتنا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں بھی آپ لوگ متعیّن ہیں فجر کی نماز باقاعدہ پڑھانی ہے۔ چاہے کوئی آئے یا نہ آئے۔ مساجد کھلنی چاہئیں، سنٹر کھلنے چاہئیں۔ یہی میں نے آپ لوگوں کو کہا ہوا ہے اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی باقاعدہ ہونی چاہئے۔ باقی نمازوں کے بارہ میں میں نے کہا تھا اگر آپ اپنے سٹیشن پر ہیں کہیں دورے پر نہیں گئے ہوئے، تو باقی نمازوں میں بھی آپ نے باقاعدہ اپنا سنٹر یا مسجد جہاں بھی ہے کھول کے اذان دے کے پانچ سات منٹ انتظار کرکے نماز پڑھ لینی ہے۔لیکن یہ نہیں کہ لوگ آتے نہیں اس لئے ہم نے Centre نہیں کھولنا۔کوئی آئے یا نہ آئے آپ نے باقاعدہ اپنے مرکز کو کھولنا ہے۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ جہاں مَیں متعین ہوں وہاں سنٹر گھر میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: گھر میں ہو لیکن لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سنٹر ہے اور یہاں نماز ہوتی ہے اور انہوں نے آنا ہے اور پھر ایسے لوگ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کے گھروں کو Visit کریں اور یہ Visit دوستانہ Visit ہوں۔صرف یہ نہیں کہ جا کے ان کو نصیحتیں کرنا شروع کردیں کہ تم نماز پہ نہیں آتے۔ پہلے ان کے ساتھ تعلق پیدا کریں، قریب لائیں اور بتائیں کہ مرکز کھلا ہوتا ہے۔ ہلکی پھلکی باتوں میں ان کو مسجد کی طرف یا مشن ہاؤس میں آنے کی طرف دعوت دیں اور بتائیں وہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔آپ نمازوں کے لئے آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی اپنا تجربہ بیان کرسکتا ہے کہ آپ لوگوں کے رویّوں کی وجہ سے نوجوانوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو۔

ایک مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ آٹواہ میں جب میری پوسٹنگ ہوئی تو امیر صاحب کی Instruction کے مطابق کہ نوجوانوں کے ساتھ کام کیا جائے کیونکہ وہ وہاں پر اتنے Active نہیں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کھیلوں کے پروگراموں کے ذریعہ وہاں خدام کو Active کیا ہے۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور کافی Improvement ہے اور پچاس فیصد نوجوان مسجد سے Attach ہوگئے ہیں۔

مبلغ سلسلہ وان نے بتایا کہ خدّام اور اطفال کی باقاعدہ کلاسز لیتا ہوں جس کی وجہ سے کافی بچے اور خدام Attract ہوگئے ہیں اور اتنا زیادہ تعلق ہوگیا تھا کہ اب جب میری تقرری دوسرے سنٹر میں ہوئی ہے تو یہ بچے اور نوجوان کہتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب ہمیں واپس دے دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جامعہ کینیڈا کے پڑھے ہوئے دو مربیان آسٹریلیا گئے ہیں اور وہاں کی جماعت کے افراد کی طرف سے مجھے خط آنے لگ گئے ہیں کہ ان نوجوان مربیان کے آنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ خاص طور پر Interactive پروگرام بھی ہوتے ہیں اور بڑوں کے ساتھ بھی پروگرام ہوتے ہیں۔تو آپ لوگوں کو اس طرح کام کرنا چاہئے کہ دوسروں کو نظر آئے اور لوگ محسوس کریں اور جماعت کو بھی نظر آرہا ہو کہ اس مشنری کے آنے سے انقلاب پیدا ہوا ہے۔

فرمایا: پہلے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ہمیں زبان سمجھ نہیں آتی اور بچے بھی کہتے تھے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اب آپ لوگوں کو زبان کا تو کوئی مسئلہ نہیں، یہیں پلے بڑھے ہو، یہیں کے پڑھے ہوئے ہو۔ یہ بہانہ کوئی نہیں ہے صرف زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یوکے سے ہر جگہ مبلغ گئے ہیں۔ امریکہ میں بعض مبلغ یہاں کینیڈا سے گئے ہیں ان کے کاموں پر لوگوں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں۔لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں شاید لوگوں کو لکھنے کی عادت نہیں یا آپ لوگوں کی کام کرنے میں کمی ہے۔ ایک تو کام ویسے ہی ظاہر ہونا چاہئے جو جماعتی طور پر بھی نظر آجائے۔

حضور انور نے مبلغ انچارج سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ مبلغین کے کام سے مطمئن ہیں؟

اس پر مبلغ انچارج صاحب نے کہا کام میں کمزوری زیادہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اس لئے ہر ماہ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا کہ جہاں جہاں کمزوریاں ہیں، نشاندہی کرکے ہر ایک کو بتائیں ہر ایک سے انفرادی طور پر جائزہ لیں۔ ایک جنرل جائزہ ہوتا ہے۔ ایک انفرادی طور پر بھی جائزہ لینا چاہئے اور ہر ایک کو مشنری انچارج صاحب کی طرف سے اس کے کام پر، اس کی رپورٹ پر تبصرہ جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ یہ کام ہونے چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا۔ اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے Explore کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کرسکتے ہیں۔آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کرکے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

☆ مسس ساگا کے مبلغ صاحب نے عرض کیا: حضور کے خطبات کا جب سے خلاصہ پیش کرنے کا کام شروع کیا ہے اس سے ایک چیز واضح نظر آرہی ہے کہ اب بہت زیادہ لوگ خطبوں کو سننے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انگلش میں خطبہ کا خلاصہ جو ہے وہ ایک تو alislam پر بھی آجاتا ہے، ایک وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے آتا ہے وہ اگلے جمعہ سنایا جاسکتا ہے۔لیکن کیونکہ آپ کے وقت کا فرق ہے۔اسی لئے اسی دن آپ کے جمعہ سے پہلے آپ کو یہاں جماعتی نظام کے تحت تیار کیا ہوا خلاصہ مل جاتا ہے۔اس میں مزید تفصیل میں جانا ہو اور خطبہ میں مزید باتیں شامل کرنی ہوں تو آپ آسانی سے کرسکتے ہیں۔زائد Points بنانے ہوں تو بنالیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر ایک کی اپنی استعداد ہے کہ وہ خطبہ میں سے کتنے Points نکالتا ہے۔ جامعہ احمدیہ یوکے سے نئے فارغ ہونے والے مربیان سے میری میٹنگ تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ملاقات میں جو باتیں ہوئی ہیں ان کے پوائنٹس (Points) بناؤ تو ایک لڑکے نے 35,30 پوائنٹس بنا کے مجھے دیئے۔ میں نے کہا: بڑی اچھی بات ہے۔ میرا خیال تھا کہ کافی ہوگئے ہیں۔ایک دوسرا لڑکا جو بڑا ہوشیار ہے۔ بڑی باریکیوں میں جا کر دیکھتا ہے۔ اس نے اسی ملاقات سے 67 پوائنٹس نکال کے دے دیئے، تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے، کسی کی کم ہے اور کسی کی زیادہ ہے۔اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خطبہ کو صحیح طرح سمجھ کر پھر اس میں سے Points نکالنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ جرمنی میں مَیں نے ان کی Convocation کے Function پر ان کو نصائح کی تھیں۔ میں نے طلباء سے کہا کہ اس میں سے پوائنٹس نکالو۔ تو زیادہ سے زیادہ جو پوائنٹس نکالے گئے وہ 40 تھے۔ حالانکہ میں نے وہاں باون (52) پوائنٹس لکھے ہوئے تھے۔ تو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ گہرائی میں جا کر سمجھا کرو۔

☆ ایک مبلغ نے عرض کیا: حضور انور کا خطبہ صبح آتا ہے۔ یہاں جماعتی انتظام کے تحت تیار ہو کے سب مبلغین کو دوپہر سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اسی دن ہم یہاں خطبہ میں سناتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پہنچ جاتا ہے تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر نہیں پہنچتا تو آپ لوگوں نے تو خود بھی خطبہ سنا ہوتا ہے اور اس سے زائد کوئی بات ذہن میں ہو تو وہ بھی بیان کر دیا کریں۔

☆ ایک مبلغ نے عرض کیا کہ نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے پروگرام ہوتے ہیں تو کئی دفعہ خدام اس طرح کے سوال پوچھتے ہیں جیسے نظام جماعت پر کوئی اعتراض ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پوچھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، ان کو مطمئن کرنا چاہئے اور بڑے ٹھنڈے طریقہ سے ان کو جواب دو اور اگر نظام جماعت کے بارہ میں کسی سوال کے اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو مجھے لکھو میں اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا پھر ان کو بتا دیں۔ بلا جھجک مجھے لکھو۔ بہت سارے سوال جو نوجوانوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اس کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع پہ اور اس کے علاوہ تربیتی کلاس میں بھی جامعہ کے طلباء کے ساتھ ایک سیشن شروع کیا تا کہ ان نوجوانوں کو انہی کی عمر کے ایسے نوجوان مربیان جو دینی علم رکھتے ہیں جواب دے سکیں اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

مثلاً مالی نظام پر کچھ نوجوانوں کو Reservation تھی۔ اس پر جامعہ کے Senior کلاس کے لڑکوں نے سوال و جواب میں ان کو تفصیل سے جماعت کے مالی نظام اور چندوں کے بارہ میں بتایا تو وہ نوجوان جو پہلے سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کوئی صدقہ دے رہے ہیں یا کسی مولوی کو سنبھالنے کے لئے کوئی مدد کر رہے ہیں۔ جب صحیح مالی نظام کا پتہ لگا تو وہ لڑکے جو کئی سالوں سے چندے نہیں دے رہے تھے خود اپنے چندے لے کے اور اپنا حساب لے کے سیکرٹری مال کے پاس آئے کہ اب ہمیں جماعت کے مالی نظام کا پتہ لگا اور ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم اتنا عرصہ چندہ نہیں دیتے رہے، ہم یہ چندہ دینے آئے ہیں۔ جو بھی سوال ہے اس کا جواب دو تو اس کا صحیح اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ چپ کرا دو کہ نہیں نہیں ایسے اعتراض نہ کرو۔ آپ ہر ایک کا اعتراض سنیں پھر اس کا جواب دیں تا کہ سوال کرنے والے کی تسلی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی لاجک (Logic) نہ ہو۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ جب ایسا نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مجھ سے بھی براہ راست لوگ سوال کر دیتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا پیس ویلج کا ایک لڑکا ہے جو کافی برے کاموں میں، Drugs وغیرہ میں ملوّث ہے۔ ایک دفعہ میں نماز پر جا رہا تھا تو وہ راستہ میں مل گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ نماز پڑھنے جاتا ہے کہ نہیں؟ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اس کو مسجد سے Ban کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کون تمہیں Ban کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ۔ تو جب میں اسے اندر لے گیا تو میرے ساتھ ہی اس نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ مجھے فون بھی کرتا رہا اور اس طرح میرا اس سے تعلق بن گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ضروری چیز ہے Ban تو نہیں کرنا۔ بعض عہدیدار Rigid ہوتے ہیں۔ تو ان کی وجہ سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے عہدیداروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں اور Grievances بڑھ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے ان کے گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ جس سے پھر ایک فاصلہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔ دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ کے کام کرنا ہے خواہ کتنا بڑا کوئی ہو۔ جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ اس کے بعد اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔ انتظامی جواب ہے یا سوال ہے یا کسی قسم کا بھی ہے مجھے لکھ دو۔

☆ ایک مبلغ نے سوال کیا کہ یہاں سال میں دس (10) دن کے لئے طلباء کی کلاس ہوتی ہے تو اس میں نوجوانوں سے سوال و جواب کا پروگرام رکھا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کے صدر کو مشورہ بھی دو۔ جن کے دماغوں میں نوجوانوں کو سنبھالنے کے لئے کوئی تجاویز آتی ہیں وہ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دیں اور مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں۔

☆ ایک مبلغ نے عرض کیا ایک مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی ڈنڈا اور پولیس تو ہے نہیں جو بند کروا دیں۔ ہم نے سمجھانا ہی ہے اور میں سمجھاتا رہتا ہوں اور میں خطبات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کے نوجوانوں سے، بچوں سے اچھے دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو پھر والدین جو مرضی باتیں کرتے رہیں وہ بچے آ کر آپ کو بتائیں گے۔ آپ دیکھیں اگر عہدیدار غلط ہیں تو امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اس طرح سے دلوں میں بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدظنیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئے، اس کا علاج ہونا چاہئے۔ اور اگر تین ہفتے میں، چار ہفتے میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی ردعمل جماعتی نظام کی طرف سے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے لکھ کر دیں۔

☆ کینیڈا کے سپرد ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنی جماعتیں منظّم کریں۔ آپ کو چھ ماہ، سال بعد مَیں نے انڈیپنڈنٹ کر دینا ہے۔ پھر آپ کے اپنے جلسے اور پروگرام ہوں گے۔ آپ جو کینیڈا کے تحت ہیں یہ تو صرف ابتدائی طور پہ تھا تا کہ آپ Establish ہو جائیں پھر آہستہ آہستہ سب ملک Independent ہونے ہیں۔ بلکہ وہاں کی عاملہ بھی میں نے کہا تھا بنالیں۔ جہاں جہاں دس، پندرہ، بیس احمدی ہو گئے ہیں وہاں عاملہ بنائیں اور جو مربی انچارج ہے وہ صدر جماعت ہوگا۔ باقی عاملہ Elect کر لیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔ اس لئے اب خود تبلیغ اور تربیت کے لئے طریقے Explore کریں۔

☆ ایک مبلغ نے عرض کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں پر میرے علاوہ صرف ایک اور فیملی ہے تو کس طرح تبلیغ کے کام کرنے چاہئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغ کے طریقے دیکھیں۔ یہ جو ہدایات ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے جنرل ہوتی ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ آپ کے وہاں تھوڑے لوگ ہیں، آپ نے تبلیغ کر کے جماعت کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعائیں بھی کرنی پڑیں گی رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بڑھائے اور پھر کوشش بھی کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے ہی کام ہوگا۔ سب مبلغین نفلوں کی عادت ڈالیں۔ پرانے زمانہ میں آپ کے مبلغ انچارج مکرم مبارک نذیر صاحب کے والد صاحب سیرالیون، نائیجیریا اور

غانا وغیرہ گئے تو ان کے بارہ میں یہی رپورٹس ہیں کہ دعائیں کرتے ہوئے انہوں نے جماعتیں بنادی تھیں۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جو نئے احمدی ہوئے ہیں، پہلے تو ان کو وقف جدید، تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالو۔ جو وہ دے سکتے ہیں، اپنی خوشی سے دیں۔ پھر جب وہ چندہ دینا شروع کر دیں اور عادت پڑ جائے تو ان کو بتاؤ کہ یہ تو ایسا چندہ تھا جو آپ کو عادت ڈالنے کے لئے تھا، لیکن جماعت میں ایک نظام ایسا بھی رائج ہے جو مستقل چندہ کا ہے اور اس میں 1/16 تک چندہ دینا ہوتا ہے اور آپ اپنے حالات کے مطابق دیکھ لیں کہ آپ دے سکتے ہیں یا ابھی نہیں دے سکتے۔ یا اس میں سے اپنے کمزور مالی حالات یا تنگی کی وجہ سے ایک حصہ یا اگر سارا ہی معاف کروانا ہو تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔

فرمایا: بہرحال آپ نے ان کو نظام میں پوری طرح سمونا ہے۔ افریقہ میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض ایسے احمدی ہیں جو بیعت کرتے ہیں اور ساتھ ہی چندہ کا نظام پوچھتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض ہیں جو بڑی دیر سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ایمانی حالت پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ احمدیت کو سمجھا ہے اور نظام کو سمجھا ہے اور نظام کے ساتھ Attached ہے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ ان کو عادت ڈالیں اور وقف جدید، تحریک جدید کے چندے میں شامل کریں۔ خاص طور پر وقف جدید میں شامل کریں چاہے سال کے دو ڈالر یا چار ڈالر ہی دیں۔ یا جو فیملی ممبر ہے وہ دو دو ڈالر دے دیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کو نظام کے بارے میں سمجھاتے رہیں۔ جب تربیت ہو جائے گی، تعلق ہو جائے گا، سمجھ جائیں گے تو پھر وہ خود ہی Main Stream میں شامل ہو جائیں گی اور ان کو سارے نظام کا، چندوں کا بھی پتہ لگ جائے گا۔

حضور انور نے ان نئے ممالک کے مبلغین کو جہاں ابھی جماعت کا آغاز ہے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

وہاں تو کوئی سیکرٹری مال نہیں ہے آپ امیر صاحب کینیڈا سے ایک رسید بک لے لیں، عمومی طور پر مربیان کو روکا ہوا ہے کہ انہوں نے مالی معاملات میں Involve نہیں ہونا۔ یہ عمومی ہدایت ہے جہاں جماعتیں ہیں۔ لیکن جو نئے ممالک ہیں، اب مثلاً Belize میں، Paraguay میں یا Islands میں نئی نئی جماعتیں جو قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں مربی ہی صدر جماعت ہے۔ جب وہ صدر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مالی معاملات میں Involve ہوگا۔ آپ چندہ لیں اور باقاعدہ اس کی رسید بنا کر دیں اور وہ جمع کروا دیا کریں۔ Exceptions ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن عموماً یہی ہے کہ جہاں دوسرے کام کرنے والے افراد میسر ہیں وہاں مربیان مالی معاملات میں Involve نہ ہوں۔ جب ان نئے ممالک میں جماعت انشاء اللہ بڑھے گی تو پھر جماعت کے لوگوں کے سپرد یہ کام ہو جائے گا۔

☆ ملک Paraguay کے مبلغ نے سپینش زبان سیکھنے کے حوالہ سے راہنمائی چاہی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کینیڈا میں رہ کر کچھ تو سیکھ لیا ہے اب وہاں جا کر بھی دیکھیں کہ کوئی ایسے شارٹ کورسز ہوں جو وہاں ہوتے ہوں تو اس میں داخلہ لے لیں اور زبان سیکھیں۔ مربیان جہاں جہاں بھی جا رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ جب لوگوں سے بات چیت شروع کریں تو کوشش کر کے مقامی زبان میں کریں اور اپنی زبان میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ وہاں کے کسی ادارہ میں داخلہ لیں اور مزید کورسز کریں۔ پہلے جائزہ لے لیں کہ کس قسم کے کورسز فائدہ مند ہیں، اس کی فیس اور اخراجات جو ہیں وہ لکھ کر بھجوائیں۔ آپ نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی کرنے ہیں، پڑھائی بھی، تبلیغ بھی، تربیت بھی اور اپنی اصلاح بھی۔ چاروں کام اکٹھے چلیں گے۔

☆ مربی سلسلہ Belize نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Belize میں اب جماعت کی تعداد تقریباً 100 ہوگئی ہے۔ اس وقت خاکسار ہی صدر جماعت ہے۔ سیکرٹری مال جیمو یل صاحب ہیں یہ لوکل احمدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو ساتھ ساتھ دیکھنا پڑے گا، نگرانی کرنی پڑے گی۔ جو بھی چندے وصول ہوں ساتھ ساتھ لیتے رہیں اور جمع کرواتے رہیں۔ بلاوجہ کسی کے ایمان کو آزمانا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ غریب لوگوں کی Temptation زیادہ ہو جاتی ہے اگر مال زیادہ دیر جیب میں پڑا رہے۔

مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ سیکرٹری مال صاحب صرف چندہ کا حساب رکھتے ہیں اور چندہ کی رقم ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ساتھ ساتھ جمع کرواتے رہا کریں۔

☆ ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ساؤتھ امریکن ممالک میں جو نومبائعین ہیں وہ کافی غریب ہیں تو بعض اوقات وہ جماعت کے پاس مالی مدد کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مدد کے لئے آتے ہیں اور وہ Genuine کیسز ہیں تو آپ خدمت خلق کا بجٹ بنا کے یہاں اپنے امیر جماعت کو بھیج دیا کریں۔ مدد اور تالیف قلب کا بجٹ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کو مل جائے گا۔

حضور انور نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تربیت کرو۔ ہمارا کام تربیت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ذَکِّرْ کا حکم آیا ہے وہ کئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چاہے کوئی بڑا ہے چھوٹا ہے۔ آپ لوگ اس لئے یہاں پر متعین کئے گئے ہیں کہ آپ نے تربیت کرنی ہے اور تبلیغ کرنی ہے۔ یہ دونوں کام ہیں۔ بس ایمانداری سے ان کاموں کو کئے جاؤ اور کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کا خوف ہونا چاہئے باقی کسی بندے کا خوف نہیں کھانا۔ اور اگر کہیں مسائل ہیں تو میرے سے رابطہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام دیا ہوا ہے اس نظام کو سمجھو اور اس کے مطابق چلو۔ اللہ حافظ ہو۔

مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں تمام مبلغین نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس (40) بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

محمد انصر حاشر، عبدالوکیل، عریب احمد خان، بلال احمد منہاس، اذن خالد بھلی، اسماعیل حیدر، عدنان احمد، مسرور احمد، حسیب نعمان، نورالدین طارق، عزیز احمد خان، ذیشان عارف سندھو، یاسر منصور، ریّان احمد مرزا، فرحان انس ایاز، ثمر نور خان، بسال احمد، فاران ورک، عبیر احمد چٹھہ۔

ماہ نور طارق، نائمہ منہاس، عائشہ طاہر، فاتح ابراہیم، یسریٰ نسیم چوہدری، ماہدہ رحمٰن مرزا، ایشل منصور، شازیہ نثار، زارہ بٹ، عائزہ عاطف، ملائکہ چوہدری، رملہ ڈوگر، زارہ خان، عطیہ منور، علیزہ احسان، شافیہ درثمین، عائکہ بشریٰ احمد، ماہدہ نورالنہار احمد، فزہ بھلی، ہانیہ خلود، کاشفہ نوید۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ ''سرائے محبت'' سے باہر بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین اور نوجوان بچے بچیاں ساڑھے نو بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

(باقی صفحہ 39)

دعا کی اہمیت اور آداب

مکرم عبدالحق شاکر صاحب

دعا کا میدان بڑا وسیع ہے اور اس کے کچھ اصول و آداب ہیں جن کو سمجھنے کے لئے وقت اور صبر کی ضرورت ہے۔ سننا اور قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی دو بہت ہی پیاری صفات ہیں۔ جس طرح وہ ایک ہزار سال پہلے اپنے بندوں کی دعائیں سنتا تھا، آج بھی سنتا ہے۔ اور جس طرح دس ہزار سال پہلے اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا تھا آج بھی قبول کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ قائم رہنے والی صفات کا مالک ہے۔ بندہ جو بھی دعا کرتا ہے اسے اپنے لئے مفید سمجھ کر کرتا ہے لیکن اصل حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ جو دعائیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں مفید ہوں انہیں مناسب وقت آنے پر ضرور قبول کرتا ہے۔ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کے آداب کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ دعا کے آداب کا مضمون بہت وسیع ہے۔ اس جگہ ہم اپنی استعداد کے مطابق کچھ اہم امور تحریر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں اور دعا کرتے کرتے تھک کر بیٹھ نہ جائیں بلکہ زندگی کے آخری سانس تک دعائیں کرتے رہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ مناسب وقت آنے پر دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ قادر و توانا ہے اور عظیم الشان قدرتوں کا مالک ہے۔ اور اس کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں۔ بلکہ انسان کے نزدیک جو ناممکن ہوتا ہے اسے وہ دعا کے نتیجہ میں ممکن بنا دیتا ہے۔ ہمیں سب سے بڑھ کر اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور اس بات پر کامل یقین رکھیں کہ جو مستحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے۔ افسوس کہ بہت سے لوگ بے صبری اور ناشکری دکھاتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں۔ اور دعائیں کرنا چھوڑ کر مایوسی اور نادانی کے راستہ پر لوٹ جاتے ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے کام لینا چھوڑ دے۔ بلکہ ضروری ہے کہ اللہ پاک نے جو نعمتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں ہم اپنی طاقت کے مطابق ان سے پورا پورا کام لیں۔ جہاں تک کوشش کرنے کا تعلق ہے اس کا پورا حق ادا کریں۔ اور پھر اللہ پاک کے حضور دعا بھی کریں۔

کچھ لوگ اصل حاجت روا اور مالکِ حقیقی کو چھوڑ کر خود ساختہ خداؤں کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ ان شعبدہ بازوں، جادوگروں، ڈبہ پیروں اور ڈرامے باز لوگوں کے پیچھے جانے اور بھاری بھاری فیسیں ادا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے مانگیں۔ بھلا عاجز انسان کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خود اللہ تعالیٰ کے در پر حاضری دے اور اس سے مانگے جو ایسے خزانوں کا مالک ہے جن میں کبھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اور جہاں ہمیں کوئی فیس بھی ادا نہیں کرنی پڑتی۔ ایسے لوگ جو خود دولت اور دنیا کے بھوکے ہوں، ان کا اللہ تعالیٰ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ مخلوق کا حق دبانے والا ظالم ہے اور ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے اور دعائیں مانگنے سے ایک انعام تو ہر دفعہ اسی وقت حاصل ہو جاتا ہے، یعنی ذہنی اور قلبی سکون۔ یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ اے مالکِ کل مجھے نیک لوگوں کا ماحول عطا فرما۔ اور ایسے ماحول کی تلاش بھی جاری رکھیں جہاں اچھے لوگ آباد ہوں اور خوب سے خوب تر کی جدو جہد کرتے رہیں۔ یاد رکھیں دنیا میں ہر قسم کے لوگ آباد ہیں، اچھے بھی اور برے بھی۔ جب آپ برے لوگوں کی سوسائٹی سے دور رہیں گے، تو اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں کا ماحول عطا فرمائے گا اور اچھے کاموں کی توفیق بخشے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

’’جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور اُن کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی اور قالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابلِ مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے، تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ اور ہماری اس تقریر میں ان نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظرِ خطا کار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں۔ اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل، نہ خدا کا قائل، وہ ان پر فتح پاتا ہے۔ اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسر آ سکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے، وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے، اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔

(باقی صفحہ 39)

ونڈسر میں یادگارِ امن (Peace Monument)

ایک شاندار افتتاحی تقریب

صوبائی ممبر، میئر سٹی آف ونڈسر، دیگر معزز شخصیات کی شمولیت اور ذرائع ابلاغ میں بھرپور اشاعت

مکرم پروفیسر محمد اعظم نوید صاحب

ونڈسر کا مختصر تعارف

ونڈسر کو 'دی سٹی آف روزز' (The City of Roses) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کینیڈا کا جنوب مغرب کی طرف آخری شہر ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام پیس ویلیج ٹورانٹو سے ونڈسر کا فاصلہ تقریباً ساڑھے تین سو کلومیٹر ہے۔ اس شہر کی کل آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد تقریباً 300 ہے۔ ونڈسر کو آٹوموٹیو کیپٹل آف کینیڈا (Automotive Capital of Canada) بھی کہتے ہیں۔ ونڈسر رئیل سٹیٹس Real Estates میں کینیڈا کا دوسرا سستا ترین شہر ہے۔ اس لئے اس کی آبادی میں جماعت احمدیہ کے افراد سمیت تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ونڈسر اور امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ کے درمیان دریائے ڈیٹرائٹ بہتا ہے۔

یادگارِ امن کی مختصر تاریخ

جماعت احمدیہ ونڈسر نے 2016ء میں جماعت کی 50ویں سالگرہ کے موقع پر یہ یادگارِ امن (Peace Monument) ونڈسر سٹی کو پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ جس کی تکمیل 2017ء میں ہوئی۔ جب کہ کینیڈا کو 150 سال اور ونڈسر کو 125 سال ہوا چاہتے ہیں۔ اس طرح سٹی کی اجازت سے ان تینوں جشنوں کو اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور یہ یادگارِ امن (Peace Monument) تینوں سالگرہوں کا ایک شاندار تاریخی تحفہ ہے۔

یادگارِ امن کی تقریب رونمائی

20 اکتوبر 2017ء کو ونڈسر میں یادگارِ امن کی ایک خوبصورت اور پروقار تقریب رونمائی ہوئی۔ اس میں شمولیت کے لئے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا ایک وفد کے ہمراہ ونڈسر تشریف لائے۔

اس یادگارِ امن کی رونمائی کے لئے جناب میئر سٹی آف ونڈسر Drew Dilkens سے درخواست کی گئی تھی۔ وہ اور ان کے آفس سے بہت سے اور افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں Heidi Baillargeon, Landscape Architect نے حاضرین سے خطاب بھی کیا۔

مقامی ایم پی پی پرسی ہاٹ فیلڈ (Percy Hatfield - MPP - Windsor - Tecumseh) بھی تشریف لائے۔ ان کے علاوہ ممبران جماعت احمدیہ ونڈسر اور شہر کی کئی معروف شخصیات نے شرکت کی۔

ساڑھے گیارہ بجے اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا انعام الرحمان صاحب مربی سلسلہ ونڈسر نے کی۔

مکرم ڈاکٹر علیم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ونڈسر نے احباب وخواتین کو خوش آمدید کہا اور یادگارِ امن کی تقریب کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔

مکرم سید عبدالحی طاہر صاحب کا مختصر خطاب

اور اس پراجیکٹ کے انچارج مکرم سید عبدالحی طاہر صاحب نے اس پروجیکٹ کی تفصیلات اور اس کے خدوخال بیان کئے۔ اور بتایا کہ اس پراجیکٹ پر انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ نومبر 2015ء میں کام شروع کیا تھا۔ سٹی کے مختلف دفاتر کے افسران نے اس پر خصوصی طور پر کافی کام کیا ہے۔ ان میں سے بعض اس تقریب میں شامل بھی تھے۔

مکرم سید عبدالحی طاہر صاحب نے ان سب افراد کو ایک ایک کر کے سٹیج پر بلایا اور ان کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ ان کے علاوہ انہوں نے ان سب کمپنیوں کے نمائندگان کو سٹیج پر بلایا جنہوں نے اس پراجیکٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیا۔

آپ نے آخر میں محترمہ سدرہ طاہر صاحبہ کو سٹیج پر بلایا۔ جو اس یادگارِ امن (Peace Monument) کی ایک ہونہار آرٹسٹ ہیں۔

محترمہ سدرہ طاہرہ صاحبہ کا خطاب

محترمہ سدرہ طاہر صاحبہ نے یادگار (sculpture) کے حصوں کی وضاحت کی اور بتایا کی اس کا بیس base ایک سے زیادہ ہاتھوں سے بنا ہے اور ہاتھ ایک سے زیادہ رنگ کے ہیں، جس کا مطلب ایک دوسرے کے اختلافات کو باہر سے دیکھنے کی اہمیت کو پہچاننا ہے، اور اس بات کا احساس کرنا ہے کہ ہم سب باہر سے مختلف نظر آنے کے باوجود دراصل اندر سے ایک ہیں۔ ہم سب مشترکہ مقاصد کے لئے ایک ہی قدر مشترک کے حامل ہیں۔ اور سب مل کر ہی اس دنیا کو پُر امن بنا سکتے ہیں۔ اس پر لکھا ہوا جملہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' اس کا سب سے اہم حصہ ہے۔ کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے اختلافات سے قطع نظر، ہم سب برابر کی محبت کے مستحق ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ یادگار امن اس خوبصورت شہر میں سب کو امن اور سلامتی کا پیغام دے گی اور محبت کی علامت کے طور پر نہ صرف کام کرے گی بلکہ اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ ابھرے گی۔

یاد رہے کہ اس یادگارِ امن (Peace Monument) کے اردگرد عوام اور سیاحوں کے بیٹھنے اور اس خوبصورت نظارہ سے لطف اندوز ہونے کے لئے دیدہ زیب چار بینچ لگا دئے گئے ہیں جن پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے چاروں خلفاء کی محبت بھری یاد کے طور پر ان کے اسماء گرامی یعنی حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول، حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع درج ہیں۔

Percy Hatfield ممبر صوبائی اسمبلی کا خطاب

محترمہ سدرہ صاحبہ کے خطاب کے بعد صوبائی اسمبلی کے ممبر Percy Hatfield-Windsor - Tecumseh نے خطاب فرمایا اور کہا کہ:

''میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس یادگارِ امن (Peace Monument) کے لئے اس سے بہتر کوئی اور مقام ہو

سکتا ہے۔ دریا کے اوپر کی طرف امن کا فوارہ (Peace Fountain) ہے اوراب ادہر ہمارے پاس یہ یادگارِ امن ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت ہی اہم اور ناگزیر ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہم ملک میں پانچویں سب سے زیادہ اور محفوظ ترین برادری ہیں۔ یہ یادگارِ امن ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاتی ہے۔ ہم اس کے لئے آپ کی کمیونٹی کے صوبہ اونٹاریو کی جانب سے بے حد شکر گزار ہیں کہ آپ کی کمیونٹی نے نہ صرف ونڈسر کو اپنا گھر بنایا ہے بلکہ آپ نے ونڈسر کو اپنایا بھی ہے۔''

میئر سٹی آف ونڈسر Drew Dilkens کا خطاب

ان کے بعد میئر سٹی آف ونڈسر Drew Dilkens اسٹیج پر تشریف لائے اور فرمایا۔

''یہ ایک ملین ڈالر کا نظارہ ہے۔ میں اس یادگارِ امن کے لئے اس سے بہتر جگہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ میرا خیال ہے کہ ایک یا دو سال پہلے احمدیہ کمیونٹی کی قیادت نے مجھ سے بار بار رجوع کیا اور ملنے کی درخواست کی اور بالآخر ہماری ملاقات طے پا گئی۔ مکرم ڈاکٹر علیم خان، مکرم عبدالحی طاہر کے ساتھ آئے اور یادگارِ امن کے اس نادر خیال کو پیش کیا۔ احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ کام کرنے کا یہ ایک اہم اور خوبصورت موقع تھا، وہ یہ کہ جو وہ کہتے ہیں وہ ہمیشہ پورا کرتے ہیں۔ ان کو میرا جواب تھا ہمیں بتائیں کہ ہم کس طرح آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔

ہم نے اکٹھے مل کر کام کیا اور یہاں ہم آج اس خوبصورت یادگارِ امن کے ساتھ ہیں۔ ہم اس کے لئے آپ کی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس شہر میں بہت سی قومیں آباد ہیں اور ہم ہر ایک کے نقطۂ نظر، ان کی نسل اور مذہب کا احترام کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم اس کا جشن منا سکتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ ملٹی نیشنل ہونا ہمیں ہم آہنگ کرتا ہے، بہتر، مضبوط اور توانا بناتا ہے۔''

دیگر افسران کا شکریہ

پھر سٹی آف ونڈسر کے میئر نے جماعت احمدیہ، سٹی ونڈسر پارک ڈیپارٹمنٹ، انجینئرز اور کنٹریکٹرز حضرات کا شکریہ ادا کیا جن کی مدد سے یہ مضبوط یادگارِ امن (Peace Monument) وجود میں آئی اور امید کی جاتی ہے کہ یہ کئی دہائیوں تک کمیونٹی کے لئے امن وسلامتی اور صدعزت وافتخار کی علامت کے طور پر موجود رہے گی۔ انشاء اللہ

مکرم امیر صاحب کینیڈا کا خطاب

آخر پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطاب فرمایا۔ اور کہا کہ پچھلا سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے بہت اچھا رہا۔ کینیڈا میں ہماری جماعت کے قیام کو پچاس سال مکمل ہوئے۔ اس سال میں جہاں بہت سے اور اچھے واقعات ہوئے ان میں سے ایک یہ شاندار واقعہ ونڈسر میں ہوا ہے جو ہم اس سے پہلے نہ کر سکے۔ اور یہ واقعہ اس خوبصورت یادگارِ امن (Peace Monument) کا وجود میں آنا ہے۔ آپ سے امید کی جاتی ہے کہ دوسری (communities) بھی اس کے نقش قدم پر چلیں گی۔

پھر آپ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ایک خوبصورت نصب العین ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ 1980ء میں سپین میں مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثالث رحمہ اللہ نے نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسجد بنانے کا مقصد خدائے واحد و یگانہ کی عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں اور اسلام ہمیں محبت، اخوت، ہمدردی، عاجزی اور انکساری کا درس دیتا ہے۔ اور سب کے لئے یہ پیغام ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔''

اس مختصر سے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا اور میئر سٹی آف ونڈسر نے یادگارِ امن (Peace Monument) کی تختی کی نقاب کشائی کر کے اس کا افتتاح فرمایا۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کیا گیا۔

ذرائع ابلاغ میں بھرپور اشاعت

اس تقریب کا ونڈسر اور اونٹاریو کے ذرائع ابلاغ یعنی اخبارات، رسائل وجرائد، ٹی وی، سوشل میڈیا نے اس یادگارِ امن (Peace Monument) کو بڑی اہمیت دی اور اس کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔ جن میں سی ٹی وی ونڈسر، سٹار سی بی سی اور بہت سے انٹرنیٹ کے میڈیا پر اس خبر کو نشر کیا گیا۔ الحمدللہ

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے اس یادگارِ امن (Peace Monument) کو اخوت ومحبت اور امن وسلامتی کا گہوارہ بنا دے۔ آمین

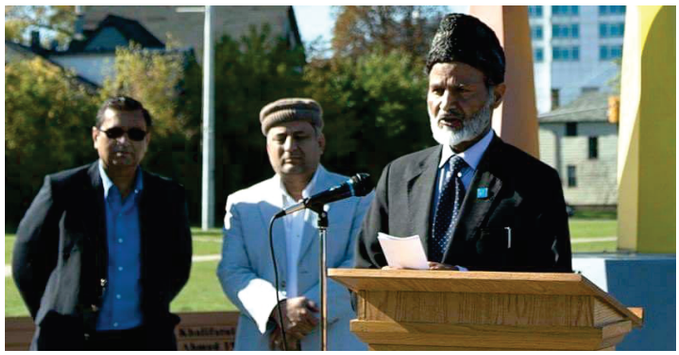

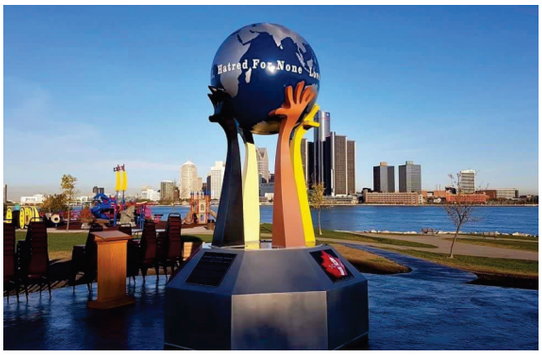
Hatred For None

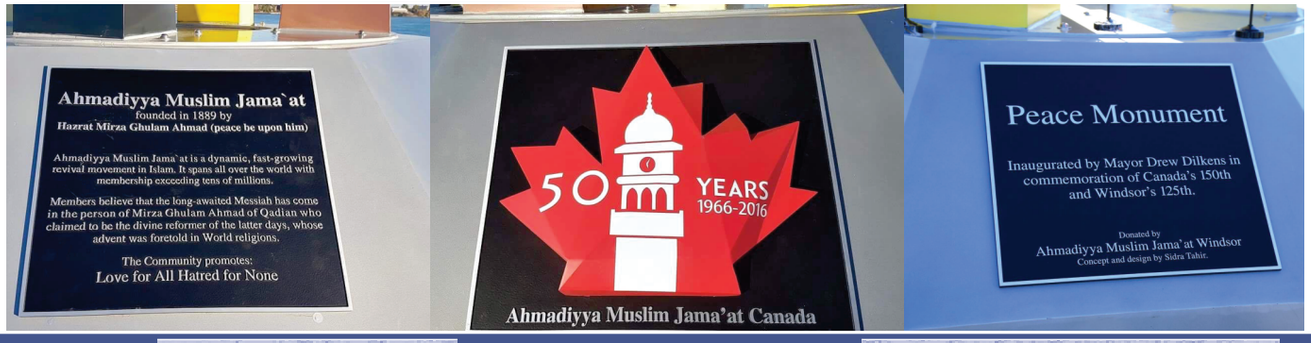
Ahmadiyya Muslim Jama`at
founded in 1889 by
Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be upon him)
Ahmadiyya Muslim Jama`at is a dynamic, fast-growing revival movement in Islam. It spans all over the world with membership exceeding tens of millions.
Members believe that the long-awaited Messiah has come in the person of Mirza Ghulam Ahmad of Qadian who claimed to be the divine reformer of the latter days, whose advent was foretold in World religions.
The Community promotes:
Love for All Hatred for None
50
YEARS
1966-2016
Ahmadiyya Muslim Jama'at Canada
Peace Monument
Inaugurated by Mayor Drew Dilkens in commemoration of Canada's 150th and Windsor's 125th.
Donated by
Ahmadiyya Muslim Jama'at Windsor
Concept and design by Sidra Tahir.

بقیہ از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

اور نوجوان مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

پیس ویلیج کے یہ مکین اس بات کے منتظر تھے کہ کسی وقت بھی ان کے دل و جان سے پیارے آقا اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائیں گے تو جہاں ان کی بستی کی گلیاں قدم بوسی کا شرف پائیں گی وہاں اس کے مکین بھی اپنے گھروں کے سامنے اپنے پیارے آقا کے دیدار کی سعادت پائیں گے۔

دس بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بشیر سٹریٹ پر پیدل روانہ ہوئے۔ پیس ویلیج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزیّن ہے۔

ہزاروں کی تعداد میں تو لوگ پہلے ہی اپنے گھروں سے باہر تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی جو گھروں کے اندر تھے وہ بھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور!' کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ ہر کوئی اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ ان کا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ بڑی عمر کے بچے بچیاں اپنے کیمروں سے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ ہر گھر کے باہر بالکونی میں، سیڑھیوں پر اور پھر آگے سڑک پر کھڑے مرد و خواتین اور بچے بچیاں بڑی تعداد میں قدم قدم پر اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے، ان کے بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے اور بعضوں سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے۔ کتنے ہی بابرکت لمحات تھے جو ان کے گھروں کی دہلیز تک آن پہنچے تھے۔

بشیر سٹریٹ پر چلتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''عبدالسلام سٹریٹ'' پر تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے ''احمدیہ ایونیو'' پر تشریف لے آئے۔ سارا پیس ویلیج، یہ امن کی بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف اس قدر ہجوم تھا کہ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ قدم قدم پر نعرے بلند ہو رہے تھے اور ہر قدم پر ان ناقابل بیان مناظر کی سینکڑوں تصاویر بن رہی تھیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کر دیں۔ اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بعض فیملیز حضور انور کے انتہائی قریب آ جاتیں۔ حضور انور ان کا حال دریافت فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔

آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور یہ امن کی بستی روحانی خوشبو سے معطر تھی۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے وہاں ان کی آنکھیں بھی خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ حضور انور نے جب ایک بچے کو پیار کیا اور اپنا ہاتھ لگایا تو اس کی ماں نے اپنے بچے کو سینے سے لگا لیا اور روتے ہوئے چہرہ کے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیا جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق و محبت اور فدائیت کی ان گنت داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلاء ملی۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں، یہ خوشیاں اور یہ رونقیں اس بستی کے لئے اور اس کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

یہ ایمان افروز مناظر گیارہ بج کر دس منٹ پر اس وقت اپنے اختتام کو پہنچے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع رہائش گاہ ''سرائے محبت'' تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔20 جنوری، 27 جنوری اور 03 فروری 2017ء)

بقیہ از دعا کی اہمیت اور آداب

اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔ اور ان کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اطمینان اور سچی خوشحالی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور روح کی سچی خوشحالی تدابیر سے ہرگز نہیں ملتی بلکہ محض دعا سے ملتی ہے۔ مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہری مراد یابی یا نامرادی کو دیکھ کر مدارِ فیصلہ اسی کو ٹھہرا دیتے ہیں۔ اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر ان ہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دعا میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچی مراد یابی کی دولتِ عظمیٰ پاتے ہیں۔''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 236-238)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

''جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے، تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے، جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں، اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیوں کر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔ بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً و حقاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے وہ اس کام کے ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔ اور اس قبولیتِ دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے۔ اور اسی طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پُر ہو کر جذباتِ نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ کے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے کہ گویا صرف ایک روح رہ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بے شمار دولت اور مال اور اسبابِ تنعم کے دولتِ حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ اور وہ کامیابیاں اس کے دل پر کوئی

نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر اگر اس کو کچھ ایمان بھی ہو تو ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اس کو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا۔''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 239-240)

آخر پر یہی کہنا چاہوں گا کہ کثرت سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خالقِ کائنات، میں بہت کمزور اور ناکارہ انسان ہوں۔ تیری مدد کے بغیر تیری محبت حاصل نہیں کرسکتا۔ مجھے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخش۔ اور دعا کرتے وقت ایسی کیفیت عطا فرما اور میری زبان پر ایسے الفاظ جاری فرمادے جو تیرے فضل کو جذب کرسکیں اور تیرے دربار میں قبولیت کا درجہ پاسکیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی اہمیت اور آداب سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، یارب العالمین۔

بقیہ از اعلانات

لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلیق، ملنسار، خلافت سے عقیدت و محبت رکھتی تھیں۔

محترمہ ساجدہ زکریا صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد خاں صاحب پیس ویلج کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ شاہدہ بشیر صاحبہ

20 نومبر 2017ء کو محترمہ شاہدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ بشیر احمد صاحب مرحوم 72 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ محترمہ نسیم بٹ صاحبہ، مسس ساگا، محترمہ آنسہ فاروقی صاحبہ اور محترمہ عائشہ بٹ صاحبہ ٹورانٹو سینٹر کی ہمشیرہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نیا سال 2018ء تمام احمدیوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت ہمیشہ کی طرح ترقیات کی منازل طے کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے۔

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنے تمام قارئین کرام کی خدمت میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

کُلُّ عَامٍ وَاَنْتُمْ بِخَیْرٍ

مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب کی ایک تاریخی اور نادر تصویر

مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر کی وفات کے موقع پر گزشتہ ماہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے دسمبر 2017ء کے شمار میں صفحہ 33 پر ایک تاریخی اور نادر تصویر دفتر وکالت تبشیر ربوہ سے موصول ہوئی تھی جس کے ساتھ بعض نام نامعلوم ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہوسکے۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ ہم مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست پر تمام اسمائے گرامی بھجوادئے ہیں۔ اب دوبارہ یہ تاریخی اور نادر تصویر تمام صحیح ناموں کے ساتھ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے تاکہ تاریخی ریکارڈ میں محفوظ رہے۔ (ادارہ)

اراکین مجلس عاملہ، خدام الاحمدیہ ربوہ

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف): چوہدری سعید احمد عالم گیر صاحب، سید میر داؤد احمد صاحب، حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، مولانا غلام باری سیفؔ صاحب

کھڑے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف): حسن محمد خاں عارفؔ صاحب، محمد اشرف بھیروی صاحب، مولانا قریشی مقبول احمد صاحب، کپٹن محمد حسین چیمہ صاحب (باڈی گارڈ)، ملک محمد رفیق صاحب، عملہ حفاظت نامعلوم، سید عبدالباسط صاحب، مولانا محمد احمد ثاقبؔ صاحب، مولانا دوست محمد شاہدؔ صاحب

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ امۃ الاسلام صاحبہ

3 دسمبر 2017ء کو محترمہ امۃ الاسلام صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار الحق صاحب، بریمپٹن جماعت 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

4 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 5 دسمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔

آپ مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار اور خلیق خاتون تھیں۔ مرحومہ مکرم رحمت حق صاحب مرحوم کی بہو تھیں جو مسجد بیت الحمد مسس ساگا کی 2006-2004ء میں بڑے اخلاص سے خدمات بجالاتے رہے۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے مکرم ظہیر الحق صاحب، مکرم قمر الحق صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ شازیہ افتخار صاحبہ اور محترمہ نازیہ افتخار صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

24 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ امۃ البصیر صاحبہ

2 نومبر 2017ء کو محترمہ امۃ البصیر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالحکیم ناصر صاحب نیویارک میں 64 سال کی عمر میں اچانک وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کو اپنے حلقہ کی لجنہ اماء اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ ایک نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، صدقہ وخیرات کرنے والی ہر دل عزیز خاتون تھیں۔ آپ کے جنازہ میں ہندو، سکھ اور عیسائی بھی شریک ہوئے۔

مرحومہ، مکرم مولوی صدرالدین کھوکھر صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مکرم مولانا عبدالحفیظ صاحب مشنری لندن یو کے کی بھاوجہ، محترمہ امۃ المومن صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود دکھوکھر صاحب صدر جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی بڑی ہمشیرہ اور محترمہ امۃ الولی پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم شعیب احمد پاشا صاحب وان کی خالہ تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر محترمہ امۃ البصیر صاحبہ کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالرحمٰن سلیم صاحب

10 نومبر 2017ء کو مکرم عبدالرحمٰن سلیم صاحب کولمبس اوہایو امریکہ میں 99 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہت ہمدرد، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ناصر محمود ملک، سلور سپرنگ، میری لینڈ امریکہ کے والد محترم تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 نومبر 2017ء کو بارہ بجے دوپہر محترمہ مبارکہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد باجوہ صاحب مرحوم آف نارتھ ویلز یو کے کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم عبدالرحمٰن سلیم صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ ثریا طاہر صاحبہ

13 نومبر 2017ء کو محترمہ ثریا طاہر صاحبہ ایم اے اہلیہ مکرم پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب 68 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

16 نومبر 2017ء کو مکرم مولانا شاہ رخ صاحب مشنری کیلگری نے نماز ظہر کے بعد مسجد بیت النور کیلگری میں نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا سید طٰہٰ احمد صاحب مشنری کیلگری نے دعا کروائی۔

مرحومہ نہایت سادہ، ملنسار، محبت کرنے والی، خلافت سے قلبی لگاؤ رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے اپنے تمام چندہ جات ادا کرتی تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خالد محمود صاحب ونی پیگ، مکرم عباس محمود صاحب اور مکرم قاسم محمود صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کے بہت سے اعزہ واقارب امریکہ میں مقیم ہیں۔

☆ محترمہ بشیر ظفر صاحبہ

16 نومبر 2017ء کو محترمہ بشیر ظفر صاحبہ 79 سال کی عمر میں لندن یو کے میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی نماز جنازہ لندن میں 21 نومبر کو ادا کی گئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ نعیم مسرت مہتاب صاحبہ، پیس ویلج ایسٹ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم عرفان محمود صاحب

17 نومبر 2017ء کو مکرم عرفان محمود صاحب شیخوپورہ میں 37 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم رفیق احمد قمر صاحب ریجنل امیر نارتھ انٹاریو کے بھتیجے اور مکرم لقمان احمد صاحب جنرل سیکرٹری مارکھم کے چچازاد بھائی تھے۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مکرم عرفان محمود صاحب کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ محترمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ

18 نومبر 2017ء کو محترمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ ربوہ میں 96 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(باقی صفحہ 40)